خیر الناس من ینفع الناس

ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی

مئی 2025ء بمطابق ذیقعد 1446ھ

Monthly
FAIZ-UL-ISLAM
Rawalpindi ABC

May 2025

زیر سرپرستی **انجمن فیض الاسلام راولپنڈی**

یوم تاسیس انجمن و یومِ اقبال کے موقع پر فیض آباد کیمپس میں منعقدہ تقریب جس میں سابق صوبائی وزیر صحت ڈاکٹر جمال ناصر نے مہمان خصوصی کے

طور پر شرکت کی۔ اس موقع پر صدر انجمن اور دیگر عہدیداران و سماجی شخصیات بھی موجود تھے۔ انجمن کے مختلف مراکز کے بچوں نے ملی نغمے اور ٹیبلو پیش کیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان اور دیگر اہم ممالک میں پڑھا جانے والا کثیر الاشاعت دینی و علمی مجلہ

اسلامی شعائر، ثقافتی اقدار، تعلیمی ترقی اور معاشرتی اصلاح و بہبود کا داعی

آغاز اشاعت 1949ء

بانی مدیر راجہ غلام قادر (مرحوم)

ABC سے باقاعدہ تصدیق شدہ

ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی

جلد نمبر 77 | مئی 2025ء بمطابق ذیقعد ۱۴۴۶ھ | شمارہ نمبر 5

مجلس ادارت

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	مدیر اعلیٰ
راجہ محمد صابر حسین	مدیر منتظم/ طابع و ناشر
قاری خورشید احمد	مدیر
محمد بدر منیر	مدیر رابطہ کاری

مجلس مشاورت

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	(صدر)
محترمہ اظہار فاطمہ	(سینئر نائب صدر)
لیفٹیننٹ کرنل میاں محمد جمیل اطہر (ر)	(نائب صدر اول)
انجینئر صلاح الدین رفاعی	(نائب صدر دوم)
گروپ کیپٹن پرویز اختر (ر)	(جنرل سیکریٹری)
طاہر ضیاء	(جوائنٹ سیکریٹری)
راجہ محمد صابر حسین	(سیکریٹری مالیات)
محمد بدر منیر	(سیکریٹری نشر و اشاعت)

مندرجات

ارشادات		۲
حمد مبارک	ڈاکٹر نعیم ظفر	۳
نعت	ابوالمجاہد، زاہد سیتاپور (انڈیا)	۴
اداریہ	پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد	۵
القرآن	قاری خورشید احمد	۷
درس حدیث	سعید صدیقی	۱۱
رحمۃ للعالمینؐ	شیخ الحدیث مولانا فضل الرحیم اشرفی	۱۵
حج بیت اللہ کے دنیاوی اور اخری فوائد	قاری خورشید احمد	۱۹
شاہ ولی اللہ (محدث دہلوی) اور تحریک احیائے دین	نظر احمد عثمانی	۲۳
راشی کا انجام	منشی عبدالرحمٰن خان	۲۸
محقق سُون سکیسر۔نوشہرہ کا سرور اعوان	محمد شاہد رانا	۳۲
یکجہتی کشمیر کے عظیم راہنما	منور احمد راجپوت	۳۷
یوم تکبیر	لیفٹیننٹ کرنل (ر) میاں محمد جمیل اطہر	۴۳
اطلاعات انجمن	مرتب: تاج محمد جان	۴۴

رسالے کے مندرجات سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں

زر اشتراک: پاکستان فی پرچہ 100 روپے، سالانہ 1000 روپے

طابع و ناشر: راجہ محمد صابر حسین فیض الاسلام پرنٹنگ پریس راولپنڈی
مقام اشاعت اقبال روڈ راولپنڈی، فون صدر دفتر: ۵۷۷۲۹۰۹، ۵۵۳۲۹۰۹
فیض آباد: ۴۵۷۵۶۸۸_۴۵۷۵۶۸۷ مندرہ: ۳۵۹۱۷۰۵_۰۵۱

E-Mall:appnaghar2002@yahoo.com & falz-ul-Islam@anjumanfalz-ul-Is lam.com

Web site:http://www.afir.org.pk

القرآن

اے ایمان والو۔! ہم نے تمہیں جو مال و دولت عطا کی ہے، اس میں سے دوسروں پر بھی خرچ کرو۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ کوئی لین دین ہو سکے گا اور نہ کوئی دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش اور ظالم وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کی روش اختیار کی ہے۔ [سورۃ البقرہ (۲): آیت نمبر ۲۵۴]

فرمان رسول ﷺ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص، اپنے ماں باپ کی خدمت کرتا ہے، اُن کے ساتھ حسنِ سلوک کا مظاہرہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھا دیتا ہے۔ (کامل ابن عدی)

قائداعظم نے فرمایا

مجھے امید ہے کہ آپ اپنے کارخانے کی منصوبہ بندی میں کارکنوں کے لیے مناسب رہائش گاہوں اور دیگر ضروری سہولتوں کا خیال رکھیں گے کیونکہ مطمئن مزدوروں کے بغیر کوئی صنعت پھل پھول نہیں سکتی۔ بلاشبہ ترقی کے لیے سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے مگر قومی ترقی سو فیصد سرمایہ کی محتاج نہیں ہوتی۔ اس کا انحصار انسانی کوشش و محنت پر ہوتا ہے۔

(ولیکا ٹیکسٹائل ملز کا افتتاح۔ ۲۶۔ ستمبر ۱۹۴۷ء)

فرمودۂ اقبال

گرچہ ہے دلکشا بہت حسنِ فرنگ کی بہار
طائرکِ بلند بال ، دانہ دوام سے گزر
کوہ شگاف تیری ضرب ، تجھ سے کشادِ شرق و غرب
تیغِ بلال کی طرح عیشِ نیام سے گزر
تیرا امام بے حضور ، تیری نماز بے سرور
ایسی نماز سے گزر ، ایسے امام سے گزر

حمد مبارک

ڈاکٹر نعیم ظفر

سب سے اعلیٰ و ارفع ہمارا خدا ہے
شہ رگ کے ہے قریب کہاں وہ جدا ہے

رحمان ہے رحیم ہے غفور ہے وہ
ہر کوئی تو اسی لیے اُس کا شیدا ہے

اک بار بھی جو پکارے اُسے دل سے
دور ہوتا اس کا پھر سب گِلا ہے

یہ جان یہ مال یہ عزت یہ آبرو
ہمیں تو یہ سب اسی سے مِلا ہے

ان کا ہی رہوں بس ہو کر میں
اپنی تو فقط یہی حرفِ دعا ہے

اس در کو چھوڑ کر کہاں جائیں
کون اُس کے علاوہ اور اِلٰہ ہے

باغ و بر سب اس نے ہی بنائے
کائنات کا سب غنچہ اِسی سے کِھلا ہے

ہم پر رحمتوں کے کیے سائے نعیم
اپنا محبوب ﷺ اسی نے ہمیں دیا ہے

نعت

ابوالمجاہد، زاہد سیتاپور (انڈیا)

جہالت میں ڈوبی ہوئی تھیں فضائیں ضلالت سے بہکی ہوئی تھیں ہوائیں
گھٹا کفر و الحاد کی چھا رہی تھی شعاعِ عدالت مٹی جارہی تھی
بجھی جا رہی تھیں اخوت کی شمعیں مٹی جارہی تھیں محبت کی رسمیں
نگاہِ خرد سے اُبلتی تھی ظلمت ہر انسان تھا دشمنِ آدمیت
غریبوں پہ ہر ظلم بے جا روا تھا خودی میں جو ڈوبا ہوا تھا خدا تھا
الگ تھے سبھی شاہراہِ ہدیٰ سے بہت دور تھے بارگاہِ خدا سے
ہر اک قوم اور ملک کے بُت جدا تھے خدا کی خدائی میں لاکھوں خدا تھے
خدا کو ترس آیا اہلِ زمیں پر مشیت نے انگڑائی لی مسکرا کر

فجاء الرسول بشیرًا ونذیرًا
فصلوا علیہ کثیرا کثیرًا

وہ سلطانِ دین تاجدارِ رسالت وہ جس کی محبت خدا کی محبت
وہ جس نے عداوت کی زنجیر توڑی وہ جس نے جہالت کی گردن مروڑی
وہ بندوں کو جس نے خدا سے ملایا وہ کانٹوں کو جس نے گلستانِ بنایا
وہ جس نے عروجِ آدمیت کو بخشا وہ ابرِ کرم جو کہ ہر سمت برسا
وہ ذرّوں کو دی رونقِ طور جس نے اندھیرے پہ کی بارشِ نور جس نے
فضاؤں کو جس نے منور بنایا ہواؤں کو جس نے معطر بنایا

وہی ہے وہی غایتِ ہر دوعالم
وہی ہے وہی رحمتِ ہر دوعالم

بشکریہ: ماہنامہ، معارف، انڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

محترم قارئین کرام

یکم مئی کا دن دنیا میں یوم مئی (Labour Day) کے طور پر منایا جاتا ہے۔اسی طرح پاکستان میں بھی یہ دن منایا جاتا ہے اور اس دن مزدوروں کیساتھ یکجہتی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں مختلف مقامات پر مزدوروں کی ریلیاں اور جلسے جلوس منعقد کیئے جاتے ہیں اور مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کے لیے زور دیا جاتا ہے۔دراصل یہ دن شکاگو (امریکہ) میں پہلی دفعہ یکم مئی 1886ء کو منایا گیا جس میں مطالبہ کیا گیا کہ مزدور سے ایک دن میں آٹھ گھنٹے سے زیادہ کام نہ لیا جائے یہ اس لیے تھا کہ امریکی فیکٹریوں میں مزدوروں سے (خاص طور پر کالے مزدروں سے) ہمہ وقت کام لیا جاتا تھا اوران کے اوقات مقرر نہیں تھے۔ ان کو حقوق نہیں دیئے جاتے تھے صرف کھانا کھلایا جاتا تھا اور سونے کی جگہ دی جاتی تھی۔اس تحریک کے نتیجے میں یکم مئی 1889ء میں پیرس (فرانس) میں سوشلسٹ پارٹیوں کا مظاہرہ ہوا جس میں طے کیا گیا کہ ایک مزدور سے ایک دن میں آٹھ گھنٹے سے زیادہ کام نہ لیا جائے۔اسی تسلسل میں آج کل یکم مئی کو یوم مئی کے طور پر منایا جاتا ہے۔

25 اپریل 2025ء کو بھارت نے اعلان کیا کہ وہ 1960ء کے سندھ طاس معاہدہ کو معطل کر رہا ہے اور تین دریاؤں (سندھ، جہلم، چناب) کا پانی بند کر دیگا۔ ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی نے اس سے قبل بارہا اعلان کیا تھا کہ وہ پاکستان کا پانی بند کرے گا اور پاکستانی زمینوں کو بنجر بنا دے گا۔ نریندر مودی یہ اس لیے کر رہا ہے کہ اس نے پاکستان کو آج تک تسلیم نہیں کیا وہ پاکستان کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ اس کے اس عمل سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ ہندوستان پاکستان پر جنگ مسلط کرنا چاہتا ہے اور پاکستان کو صفحۂ ہستی

سے مٹانے کی کوشش کریگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نریندر مودی کے ان ناپاک عزائم کو ناکام کرے اور پاکستانی قوم، حکومت اور افواج پاکستان کو ہمت دے کہ اگر ایسی صورت حال بنتی ہے تو اس کے سامنے سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑے ہو جائیں، پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے اور برصغیر پاک وہند میں مسلم تہذیب کا امین ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرے اور اس کو قائم ودائم رکھنے کے لیے پاکستانی قوم اور افواج پاکستان مستعد اور مصمم ارادہ رکھتی ہے۔

ہم تمام ڈونرز حضرات، یتیم وغریب بچوں اوران کے والدین ولواحقین سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے حضور دعا کریں کہ وہ پاکستان کو ہمیشہ قائم ودائم رکھے (آمین ثم آمین)

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد
(تمغۂ امتیاز)
مدیر اعلیٰ

"تم جنت میں نہیں جاسکتے جب تک ایمان نہ لے آؤ، اور اچھے مؤمن نہیں بن سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں، جس کے کرنے سے تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ وہ یہ کہ اپنے درمیان سلام کو عام کرو"۔

(حدیث، مسلم)

القرآن

دعاؤں اور نیک اعمال کی قبولیت کی بشارت

قاری خورشید احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ ۖ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۖ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ○ [سورۃ آل عمران (۳)، آیت نمبر:۱۹۵]

ترجمہ:۔ان کے رب نے ان کی دُعاؤں کو یہ کہہ کر شرفِ قبولیت بخشا کہ میں تم میں سے کسی کے عمل کو ضائع کرنے والا نہیں ہوں خواہ مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔لہٰذا جن لوگوں نے میری خاطر اپنے وطن چھوڑے اور جو میری راہ میں اپنے گھر سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور میری خاطر لڑے اور مارے گئے ان کے سب قصور معاف کردوں گا اور ان کو ایسے باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ اللہ کی طرف سے ان کا ثواب ہوگا اور بہترین جزا اللہ کے پاس ہے۔

تفسیر

ان کے رب نے ان کی دُعاؤں کو یہ کہہ کر شرف قبولیت بخشا کہ میں تم میں سے کسی کے عمل کو ضائع کرنے والا نہیں ہوں خواہ مرد ہو یا عورت۔تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو یعنی مرد ہو یا عورت ہمارے یہاں کسی کی محنت ضائع نہیں جاتی۔جو کام کرے گا اس کا پھل پائے گا۔یہاں عمل شرط ہے نیک عمل کر کے ایک عورت بھی اپنی استعداد کے مطابق آخرت کے وہ درجات حاصل کرسکتی ہے جو مرد حاصل کر سکتے ہیں۔جب تم مرد و عورت ایک نوع انسانی

کے افراد ہو، ایک آدم سے پیدا ہوئے، ایک رشتہ ایمانی میں منسلک ہو، ایک اجتماعی زندگی اور امور معاشرت میں شریک رہتے ہو تو اعمال کے نتائج اور ان کے ثمرات میں بھی اپنے کو ایک ہی سمجھو۔ روایات میں ہے کہ ام سلمہؓ نے عرض کیا تھا یارسولؐ اللہ قرآن میں کہیں ہم عورتوں کی ہجرت وغیرہ اور اعمالِ حسنہ کا بالتخصیص ذکر نہیں آتا۔ اس کا جواب اس آیت میں دیا گیا۔

گویا تم سب انسان ہو اور میری نگاہ میں یکساں ہو۔ میرے یہاں دستور نہیں کہ عورت اور مرد، آقا اور غلام، کالے اور گورے، اونچ اور نیچ کے لیے انصاف کے اصول اور قبیلے کے معیار الگ الگ ہوں۔

ایمان وعمل میں عورت کا مقام

لااضیع۔ لاکر بتادیا ہے کہ عمل پر ثمرات ونتائج کا مرتب کرنا محض اللہ کے قبضے میں ہے بعضکم من بعض یہ تصریح ہے اس بات کی کہ انسانیت مرد وعورت میں مشترک ہے اس لیے حکم بھی دونوں کا مشترک ہے۔ دونوں جنسوں کے درمیان اشتراک انسانیت کی یہ تعلیم ساتویں صدی میں قرآن دے رہا ہے جبکہ انگلستان اور ہندوستان دونوں جگہ عورت ہونا خود ایک جرم تھا اور عورت کا وجود منحوس تھا۔ عورت غریب محض اس لیے کہ عورت تھی درجات سے اور اعمال کے ثوابوں سے محروم تھی اس گمراہی کو مٹانے کے لیے قرآن نے صراحۃً بتادیا ہے مرد وعورت ہونے کا عمل اور اجر عمل پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ نماز مرد کی بھی قبول ہے اور عورت کی بھی۔ روزہ، زکوٰۃ، حج اور تمام اعمال کا یہی حال ہے۔ دراصل ساتویں صدی مسیحی میں جب قرآن نے یہ آواز بلند کی تو دنیا اس حقیقت سے یک قلم نا آشنا تھی کہ مردوں کے مقابلے میں عورتوں کے اعمال بھی قابل پذیرائی ہوسکتے ہیں۔ ان کے قانون نے عورت کی ہستی صرف اس شکل میں دیکھی تھی کہ وہ مرد کے لیے اولاد کی پیدائش کا ذریعہ ہے اور اس کی نجات اس پر موقوف ہے کہ مرد کی خدمت گزاری میں اپنی زندگی فنا کردے۔ یہودی قانون عورت کو مرد کی جائداد تصور کرتا تھا اور خاندانی زندگی میں اس کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ مسیحی کلیسا کا فیصلہ یہ تھا کہ انسان ہونے کی حیثیت سے مرد وعورت یکساں نہیں ہیں انسان صرف مرد ہے اور عورت میں انسانی روح کی جگہ ایک دوسری روح بولتی ہے۔ رومی قانون نے بھی عورت کی جگہ مرد سے بدرجہا نیچی رکھی۔ لیکن قرآن نے صاف صاف اعلان کردیا کہ انسانیت دونوں کا مشترکہ سرمایہ ہے اور انسان ہونے میں دونوں برابر ہیں بعضکم من بعض مرد ہو یا عورت سب ایک دوسرے کی جنس ہیں اور عمل کے نتائج کا قانون سب کے لیے یکساں ہے۔ قرآن نے ایک فقرہ بول کر انسان کی معاشرتی زندگی میں سب سے بڑے انقلاب کا اعلان

کر دیا۔

سورۃ البقرہ میں قرآن نے عورتوں اور مردوں کے حقوق میں مساوات کا اعلان کیا تھا اور اس آیت میں دونوں کے ایمان وعمل اور اجر وثواب میں برابری کا۔

انفرادی زندگی

چونکہ قرآن انفرادی اور اجتماعی زندگی کی دنیوی اور اخروی فلاح کا منشور ہے اس لیے وہ فرد اور اجتماع دونوں کو مخاطب کرتا ہے۔ اس آیت گرامی نے پہلے فرد کی دنیوی اور اخروی فلاح کی دستوری دفعہ بتائی ہے ایمان وعمل کے میدان میں ہر فرد ایک ذمہ دار ہستی ہے اسے دنیا میں ایمان وعمل کا سرمایہ فراہم کرنا اور آخرت میں خدا کے حضور جوابدہ ہونا ہے۔ اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ہر فرد کو اپنی عملی زندگی میں کچھ اختیارات ہوں جن سے کام لیتے ہوئے وہ اپنی دنیا اور عاقبت سنوار سکے۔ ہر فرد کو وہ وسائل حاصل ہونے چاہئیں جو زندگی کو قائم رکھنے ترقی دینے اس کا تزکیہ کرنے میں اس کے مددگار ہوسکیں۔ اسی طرح ہر فرد اس کا حق رکھتا ہے کہ وہ اپنے ماحول کی تشکیل اجتماعی اداروں کے قیام اور ان کے مصالح جیسے اہم امور میں دخل دے ان امور میں سارے افراد کی حیثیت مساوی ہے۔ مرد وعورت سب ان ابتدائی، تمدنی اور معاشرتی اعمال میں یکساں شریک ہیں۔ اس آیت میں اسی دستوری دفعہ کو واضح کیا گیا ہے۔

اجتماعی زندگی کے اعمال

لہٰذا جن لوگوں نے میری خاطر اپنے وطن چھوڑے اور جو گھر سے بے گھر کیے گئے اور جن کو میری راہ میں تکلیفیں دی گئیں اور میری خاطر لڑے اور میرے لیے مارے گئے۔ یعنی جب کسی عمل کرنے والے کا چھوٹا موٹا عمل بھی ضائع نہیں ہوتا تو پھر ان مردان خدا کا پوچھنا ہی کیا ہے؟ جنہوں نے کفر وعصیان چھوڑنے کے ساتھ دارالکفر بھی چھوڑ دیا۔ وطن خویش اقارب، اہل وعیال اور مال ومنال سب کو خیر باد کہہ دیا اور دارالاسلام کی طرف نکل کھڑے ہوئے، کفار نے ان پر وہ ظلم توڑے کہ گھروں میں ٹھہرنا محال ہوگیا۔ وطن چھوڑنے اور گھربار ترک کرنے پر بھی دشمنوں نے چین نہ لینے دیا۔ طرح طرح کی ایذائیں پہنچاتے رہے اور یہ سب کچھ اس لیے ہوا کہ وہ میرا نام لیتے تھے اور میرا کلمہ پڑھتے تھے۔ یخرجون الرسول وایاکم ان تومنوا باللہ ربکم اور وہ لڑے اور لڑ کر جان دے دی۔

اس آیت میں بتایا ہے کہ افراد اجتماع کا اصل سرمایہ ہیں انہی کی بنیاد پر اجتماع کی صالحیت کا انحصار ہے اور

CamScanner

ان ہی کی کامیابی اجتماع کا مقصود ہے۔افراد جب مل جل کر کام کرتے ہیں تو اس سے ہیئت اجتماعی وجود میں آتی ہے اور قرآن کے نزدیک اجتماع ایک با مقصد ہیئت ہے۔اس کے مقاصد اور مزاج کا مطالعہ بتاتا ہے کہ فرد و اجتماع کے مابین کسی ٹکراؤ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔اجتماعیت افراد ہی کے مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ ہے۔افراد اس کے ذریعہ اپنے مشترکہ مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اجتماع فرد کے لیے رحمت ہے کہ یہ ہر فرد کی تمام مادی اور روحانی مفادات کا نگران و محافظ اور ان کی ترقی اور تزکیہ کا ذریعہ ہے اسی کے بطن سے ہجرت، جہاد، راہِ خدا میں مصائب جھیلنے اور مرنے مارنے کے اجتماعی اعمال جنم لیتے ہیں۔اس اجتماعی عمل میں جو لوگ سر دھڑ کی بازیاں لگا کر اُترے تھے۔سب ایک سے ایک بڑھ کر قربانیاں کر رہے تھے اور ایمان واسلام کے جرم میں معاندین اسلام کے ہاتھوں لرزہ خیز مظالم کا ہدف بن رہے تھے۔خاص طور پر کمزوروں یعنی عورتوں، غلاموں پر جو ستم ڈھائے جا رہے تھے ان کو سن کر تو آج بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ یہ نبوت کا اعجازی کارنامہ ہے کہ ان کی یہ ستم رانیاں کسی ایک شخص کو بھی نبوت سے ہٹانے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

اس آیت میں ان پانچ باتوں کی طرف اشارہ کیا ہے جو اس دنیا میں قوموں اور ملکوں کی بقا و قیام کی اصلی بنیاد ہیں۔یعنی جماعت، سمع وطاعت، ہجرت اور جہاد اجتماعیت کی طرف الذین اشارہ کر رہا ہے۔سمع وطاعت کے لیے ان اعمال کی نسبت خود بول رہی ہے کہ یہ سننے والے اور طاعت کی سرشاریوں سے مالا مال تھے۔تو اللہ نے دعائیں بھی قبول فرمائیں اور کامیابی سے بھی ہمکنار ہوئے۔

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، کہنے لگا: یارسول اللہؐ۔: میرا دل بہت ہی سخت ہے۔اس کا کیا علاج کروں''۔؟ آپؐ نے فرمایا: یتیموں کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا کرو، اور غریبوں کو کھانا کھلایا کرو''۔

[مسند احمد بن حنبل]

درسِ حدیث

(چالیس احادیث مبارکہ)

عنوان: تعمیر، سیرت و اصلاح معاشرہ

(5)

سعیدہ صدیقی ☆

38۔ صلوا خمسکم وصوموا شھرکم و ادّو زکوٰۃ اموالکم واطیعوا ذا امرکم تدخلوا جنۃ ربکم (احمد وترمذی)

ترجمہ: ''اپنی پانچ نمازیں ادا کیا کرو۔ اپنے مہینہ (رمضان) کے روزے رکھا کرو۔ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ اپنے حاکمِ اسلام کی اطاعت کرو۔ اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔''

Say your (obligatory) prayers five times a day, pay the obligatory annual charity (zakah),obey your Muslim emperor (khalifah) and you will enter into the Paradise of your Lord (Allah).

تشریح: اس حدیث میں نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی ادائیگی اور اسلامی احکام جاری کرنے والے مسلمان حاکم کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ سب کی بنیادی اہمیت ظاہر ہے۔ حج کا ذکر نہیں فرمایا گیا کیوں کہ اس حدیث میں سب کو یا اکثر مسلمانوں کو پیش آنے والے فرائض بیان فرمانا مقصود تھا۔ حج کم ہی لوگوں پر فرض ہوتا ہے اور وہ بھی ساری عمر میں ایک دفعہ ادا کرنا ہی فرض ہے۔

39۔ الفرق بین الکفر والایمان ترک الصلوٰۃ (ترمذی)

ترجمہ: ''کفر اور ایمان کے درمیان نماز ہی حدِ فاصل ہے۔''

Salah (five times obligatory prayers in a day) differentiates between a Muslim and a non-believer.

☆ والدہ محترمہ، ڈاکٹر، پروفیسر میجر (ر) سیف الدین سیف رفائی

تشریح: قبولِ اسلام کے بعد روزہ رمضان کی آمد پر، زکوٰۃ سال گذرنے پر، حج زندگی میں ایک بار استطاعت ہونے پر، اور جہاد اس کا وقت آنے پر فرض ہوتا ہے۔ لیکن نماز کلمہ پڑھنے کے بعد سب فرائض سے پہلے عائد ہو جاتی ہے اور اسے ادا کرنا اس کے ایمان کا سب سے پہلا عملی ثبوت ہے۔ قرآن کریم میں نماز کو ایمان بھی کہا گیا ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں مسندِ احمد، دارمی اور بیہقی کی حدیث ہے۔ میدانِ حشر میں سب سے پہلا سوال نماز ہی کے بارے میں ہوگا۔ اگر نماز قبول ہوگئی تو بقیہ حساب ہوگا ورنہ ہمیشہ کی ناکامی (خسران) کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

''جو شخص نماز ادا نہ کرے اسے قیامت کے دن روشنی، اپنے مومن ہونے کی دلیل، اور آخر کار نجات نہیں ملے گی۔ اور اسے قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔''

محدثین کرام نے ایک حدیث کی تشریح میں بیان کیا ہے کہ دولت میں مگن اور مصروف رہ کر نماز سے غفلت کرنے والا قارون کے ساتھ، سیاست اور حکومت میں مصروف رہنے والا فرعون کے ساتھ، وزارت کی مصروفیت کی وجہ سے نماز نہ ادا کرنے والا ہامان کے ساتھ، اور سرداری کے گھمنڈ میں رہ کر نماز ترک کرنے والا اُبی بن خلف کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

اُبی بن خلف مشرک تھا اور حضور ﷺ کا سخت دشمن تھا۔ قرآن کریم سے واضح ہے کہ نماز اسلامی نظام کو قائم کرنے اور قائم رکھنے کے لیے بھی نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے۔

واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔

''(اسلامی نظام قائم کرنے کے لیے) صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔''

اسے چھوڑ دینے کے بعد دینِ حق کا قائم رہنا ناممکن ہے۔ اسی لیے حضورِ پُر نور ﷺ اسلامی حکومت کے گورنروں اور دوسرے حکام کو یہ ہدایت دیا کرتے تھے۔ ''میرے نزدیک تمہاری سب سے بڑی ذمہ داری نماز قائم کرنا ہے''۔ جنابِ رسولِ اکرم ﷺ نے نماز کو ایمان و اسلام کا پیمانہ قرار دیا ہے۔ ارشاد ہے۔ الصلوٰۃ مکیال فمن وفّی وفّی له ومن طفّف فقد علمتم ماقال الله فیه یعنی ویل للمطففین۔

ترجمہ: یعنی نماز پیمانہ ہے، جو اس میں پورا اُترا اُسے پورا نتیجہ ملے گا اور جس نے اس میں کمی کی تو تم کو معلوم ہی ہے کہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے۔ یعنی ''ناکامی، نامرادی اور دوزخ ہے کمی کرنے والے کے لیے''۔

مطلب یہ ہے کہ کسی بھی چیز کا وزن یا طول و عرض جاننے کے لیے پیمانہ کا صحیح ہونا جس طرح ضروری ہے اسی

طرح ایمان واسلام کی درستی کے لیے نماز کا مکمل ہونا ضروری ہے۔ کاش کہ جس طرح حکومت چیزوں کی ناپ تول کے پیمانے درست رکھوانے کا انتظام کرتی ہے وہ نماز (صلوٰۃ) کا نظام بھی قائم کرتی۔ جیسا کہ قرآن کریم میں فرمان ہے۔

الذین ان مکنٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر۔

ترجمہ ''اسلامی حکمران وہ ہیں جن کو ہم زمین میں اقتدار عطا کریں تو وہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ کی ادائیگی کا نظام قائم کریں، معروفات (نیکیوں) کو پھیلائیں اور منکرات (برے کاموں) کو روکیں''۔

40۔ من صلّیٰ علیّ واحدۃ، صلّے اللہ علیہ عشرا (مسلم، ترمذی، ابوداؤد)

ترجمہ: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے، یعنی اللہ سے مجھ پر رحمت اور سلامتی نازل ہونے کی دعا مانگے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔''

Allah grants ten mercies to him who recites durood (prescribed prayer for Holy Prophet) once.

تشریح: محسنِ انسانیت جناب رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام انسانوں پر اور خصوصاً اہلِ ایمان پر جو عظیم احسانات ہیں ان کا حق ادا کرنا تو درکنار ان کا صحیح اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ حق شناسی اور احسان مندی کا تقاضا ہے کہ ہم آپ ﷺ کے احسانات کا حق ادا کریں۔ لیکن ہم آپؐ سے انتہائی محبت رکھنے، آپ ﷺ کی انتہائی تعظیم کرنے اور آپ ﷺ کی ہر ممکن اطاعت کرنے کے بعد بھی آپؐ کا حق ادا کرنے سے عاجز وقاصر ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ ہم اس قادر وقیوم کی بارگاہ میں دُعا مانگتے رہا کریں کہ اے ربِ رحیم! تو ہماری طرف سے اپنی رحمتیں نبی رحمت ﷺ پر نازل فرما۔ اسی دُعا کا نام صلوٰۃ وسلام ہے۔ صلوٰۃ وسلام کے ساتھ مانگی ہوئی دُعا قبول ہوتی ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ صلوٰۃ وسلام قبول فرماتا ہے تو اس کے ساتھ اس کی برکت سے باقی دُعا بھی قبول فرما لیتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ دُعا کی ابتدا میں حمد کے بعد، پھر درمیان میں، اور پھر آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والا صفات پر صلوٰۃ وسلام بھیجا جائے تو قبولیت یقینی ہے کیوں کہ یہ بات خدا کی شانِ رحمت سے بعید ہے کہ دُعا کے تین حصے قبول فرما لے اور باقی کو رد کر دے۔ دعا کے شروع اور آخر میں درود شریف نہ پڑھا جائے تو دعا زمین اور آسمان کے

درمیان معلق (لٹکی) رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتی۔ دعا کی قبولیت کے لیے حلال کمائی سے زندگی کے تمام کام کرنا، سچ بولنا، والدین کی نافرمانی نہ کرنا، قطع رحمی نہ کرنا، اسلام کے شعائر کا مذاق نہ اڑانا لازمی ہے۔ دعا سے تمام گناہ معاف ہو سکتے ہیں لیکن حقوق العباد سے متعلق گناہ معاف نہیں ہوتے جب تک متعلقہ شخص معاف نہ کر دے۔ اگر وہ شخص دستیاب نہ ہو تو اس کے لیے کثرت سے استغفار اور صدقہ خیرات کرنے سے معافی کا امکان ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاُمَّتِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَّكَ وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّشَهِيْدًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ۔ اٰمِيْنَ۔ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

”میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے والا نہیں، خواہ کوئی مرد ہو یا عورت۔ تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ جن لوگوں نے میری خاطر اپنا وطن چھوڑا، اپنے گھروں سے نکالے گئے، میری وجہ سے ستائے گئے، میرے لیے جنگ کی اور مارے گئے، میں ان کی ساری خطائیں معاف کر دوں گا اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن، کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی“۔

[آل عمران، ۱۹۵]

رحمۃ للعالمین ﷺ

شیخ الحدیث مولانا فضل الرحیم اشرفی

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اُن پر رحم کرو جو زمین پر ہیں تم پر وہ رحم کرے گا جو آسمان میں ہے'' (رواہ الترمذی)

اللہ ارحم الراحمین نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا، رحمۃ للعالمینؐ کو ذات رحیم نے رحمت بنا کر بھیجنے کے ساتھ ساتھ پیغمبر رحمت بھی بنا کر بھیجا، رسالت کے تقاضوں میں شان رحیمی کو عام کرنا بھی شامل تھا۔

رسول اللہ ﷺ تمام جہانوں اور تمام مخلوق کے لیے کیسے رحمت بنے؟ سیرت طیبہ کا ایک ایک پہلو روشن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے انسانیت کے ہر فرد نے فیض پایا ہے وہ آپ ﷺ کا دوست تھا یا دشمن کافر تھا یا مسلمان، بچہ تھا یا بوڑھا، آقا تھا یا غلام، مرد ہو یا عورت، آپ ﷺ مکمل رحمۃ للعالمین تھے چاہے عالم انسان کا مطالعہ کیجئے یا عالم حیوانات، عالم نباتات ہو یا عالم جمادات، عالم ملائکہ ہو یا عالم جنات ہر جہاں پر رحمت کے نقوش موجود ہیں۔

اُمت کے لیے رحمت کا نقش اس موقعہ پر بہت گہرا دکھائی دیتا ہے جب کسی روز آندھی یا گھٹا آسمان پر چھا جاتی تو آپ ﷺ کے چہرہ انور پر غم وفکر کے آثار نمایاں ہو جاتے۔ آپ ﷺ بے چینی سے کبھی آگے بڑھتے کبھی پیچھے ہٹتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فکر ہونے لگتی کہ کہیں یہ عذاب کی آندھی یا عذاب والے بادل نہ ہوں، جن سے پہلی قومیں تباہ ہو چکی تھیں، جب بارش ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مسرت وخوشی طاری ہو جاتی۔

جہاں کسی پر بے بسی اور بے کسی دیکھی وہاں رحمت کا بادل خوب برسا، خود تعاون فرمایا، دوسروں کو تعاون کا حکم دیا، بے حساب ثواب کی بشارتیں سنائیں، یتیم پر اتنی رحمت برسائی کہ آج امت اگر آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلے تو یتیم کے دل سے یتیمی کا احساس ہی ختم ہو جائے۔ فرمایا: جو شخص محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے اس کے ہر اس بال کے بدلے میں نیکیاں ملتی ہیں جس پر اس کا ہاتھ پڑتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''اے عائشہؓ غریبوں سے محبت رکھ! اور ان کو اپنے قریب کر،

CamScanner

اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے دن اپنے قریب کرے گا۔ بچوں پر بھی رحمت وشفقت کے نشانات چمکتے دکھتے نظر آتے ہیں، کسی بدو نے بچوں کو پیار کرتے دیکھ کر حیرانگی ظاہر کی اور کہا کہ ہم تو ایسا نہیں کرتے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تمہارے دل سے رحمت نکال دے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔؟

آپؐ نے غلاموں پر بھی رحمت ومہربانی کے اعلیٰ ترین نمونے پیش کیے۔ زبان سے بھی فرمایا، عملاً کرکے بھی دکھایا کہ یہ غلام تمہارے بھائی ہیں، جو تم خود کھاؤ وہ انہیں بھی کھلاؤ، جو تم پہنو، انہیں بھی پہناؤ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت میں غلام آتے تو آزادی کا پروانہ لے کر جاتے، زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ غلام ہی تھے آپ ﷺ نے انہیں آزاد فرمادیا۔

ان کے باپ انہیں لینے آئے تو انہوں نے واپسی سے انکار کردیا اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے کو ترجیح دی۔ ایک شخص نے پوچھ لیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں غلام کا قصور کتنی مرتبہ معاف کروں؟ بار بار پوچھا جواب میں خاموشی چھائی رہی تیسری بار سوال کے جواب میں رحمت سے بھرپور جواب ارشاد فرمایا کہ ہر روز ستر بار معاف کیا کرو۔

جب عورت کے مقدس مرتبہ پر نظر ڈالیں تو اس صنف کے ہر مرحلہ میں رسول اللہ ﷺ کی رحمت جھلکتی نظر آتی ہے۔ جب یہ عورت دنیا میں بیٹی کی صورت دنیا میں قدم رکھتی تھی تو زندہ مٹی تلے دبا دیا جاتا، باپ کے لیے بدنما داغ معاشرہ پر بوجھ سمجھا جاتا۔ رحمۃ للعالمین ﷺ یہ ارشاد باری تعالیٰ لے کر آئے ولا تقتلوا أولادکم ہرگز اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔

قیامت کے روز پوچھا جائے گا اس زندہ درگور لڑکی سے واذا الموءودة سئلت بأی ذنب قتلت کہ تجھے کس گناہ کی پاداش میں قتل کیا گیا، آج ہمارے معاشرے میں بھی لڑکی کی پیدائش پر اظہار افسوس کیا جاتا ہے لیکن رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا کہ جو تین لڑکیوں کی پرورش کرے، انہیں ادب سکھائے، پھر ان کی شادی کردے، ان سے اچھا سلوک کرے تو اس کے لیے جنت کی بشارت ہے۔

جب یہ عورت بیوی کے روپ میں نظر آئے تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوی کے منہ میں ایک لقمہ بھی دو گے تو وہ بھی صدقہ اور ثواب کا باعث ہوگا جب یہ عورت ماں کے مقدس رشتہ میں پہنچی تو ارشاد فرمایا کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔

گذشتہ اُمتوں میں جب کسی سے گناہ سرزد ہو جاتا تو اس گناہ کی توبہ بڑی سخت ہوتی تھی۔ جب تک وہ

انسان اپنے آپ کو مار کر ختم نہ کر دیتا وہ گناہ اس کے کندھوں پر رہتا۔ لیکن رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے بھی رحمت بن کر آئے اور توبہ کا اتنا آسان طریقہ بتایا کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سرزد ہو جائے تو دونوں ہاتھ دعا کی صورت میں اٹھا کر دل سے معافی مانگ لی جائے، آنکھوں سے ندامت کے آنسو بہا دیے جائیں یہ انسان ایسا ہو جاتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب له

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کافروں تک کے حق میں جوش مارتی رہتی تھی۔ ان کی نجات کی فکر ہر وقت دامن گیر رہتی، کفار کی حالت دیکھ کر کڑھتے تھے کہ یہ لوگ شرک و کفر سے باز نہیں آتے اور قیامت کے روز دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔ قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے اسی کیفیت کو بیان فرمایا:

لعلك باخع نفسك الّا یکونوا مؤمنین (الشعراء:۳)

یعنی اگر یہ کفار ایمان نہ لائے تو شاید آپ اپنی جان بھی دے دیں۔ پہلی امتوں پر نافرمانی کی وجہ سے عذاب نازل ہوتا تھا لیکن رحمۃ للعالمین ﷺ کی برکت سے کفار دنیاوی عذاب سے محفوظ ہو گئے۔

دین اسلام کی مخالفت کرنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے جہاد بھی فرمایا، مختلف مقامات پر مختلف اسباب کی بناء پر کفار کے ساتھ جنگیں بھی ہوئی لیکن رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کو بھی رحمت بنا دیا۔ یہ جنگ کیسے رحمت بنی، اس کے لیے ہمیں قبل از اسلام جنگی طریقوں کا اسلامی طریقوں اور اصولوں سے موازنہ کرنا ہوگا۔

اسلام سے پہلے جنگ کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ کوئی قوم بھی کسی قوم پر چڑھائی کرتی تو اس کا آخری نقطہ مخالف قوم کا نام ونشان مٹانا ہوتا تھا۔ دشمن کا ہر فرد قابل گردن زدنی تھا فوجوں کی پیش قدمی میں فصلوں کی تباہی، باغات کی بربادی، عمارات کو گرانا، عبادت گاہوں اور مقدس مقامات کی بے حرمتی اور عزت وآبرو کو پامال کرنا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ بستیوں کی لوٹ مار، آتش زنی، قتل عام ایک معمول بن چکا تھا۔ اس وقت فوجی نظام اخلاقی حدود اور پابندیوں سے بالکل آزاد تھا۔

لیکن جب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کا ایک نیا تصور پیش فرمایا اور برائی کے روکنے کو مقصد جنگ بنایا، پھر جنگ کا نام جنگ نہ رہا، بلکہ یہ جہاد فی سبیل اللہ قرار پایا۔ یعنی اللہ کے راستہ میں محنت اور کوشش کرنا۔ فی سبیل اللہ کے لفظ ہی سے واضح ہے کہ یہ جہاد نفس کی خواہش کسی ملک کے قبضہ یا اقتدار حاصل کرنے کے لیے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو جاری کرنے اور شر کو دور کرنے کی خاطر ہو گا۔

CamScanner

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے دوران بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کے قتل سے منع فرمایا۔ درختوں کو کاٹنے، فصلوں کو اجاڑنے اور عمارتوں کو تباہ کرنے سے منع فرمایا۔ اسی تربیت کا یہ نتیجہ نکلا کہ جنگ بھی رحمت بن گئی۔ اس کی بہت واضح دلیل یہ بھی سامنے آئی کہ عہد نبوی ﷺ میں دس سال کے دوران تقریباً دس لاکھ مربع میل کا علاقہ فتح ہوا۔ جس میں یقیناً کئی ملین آبادی تھی، جب یومیہ اوسط نکالی گئی تو معلوم ہوا کہ روزانہ تقریباً ۲۷۴ مربع میل اوسط سے دس سال تک فتوحات کا سلسلہ ہجرت سے وفات تک جاری رہا لیکن دشمن کے کل افراد جو قتل ہوئے، مسلمانوں کا نقصان اس سے بھی کم ہوا۔ یہ سب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت ہی کی برکات ہیں۔

جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں تو عالم حیوانات پر بھی ان کی رحمت کے نمونے موجود ہیں۔ اپنے صحابی کے ہاتھ پر پرندے کے بچے چادر میں لپٹے ہوئے دیکھ کر حکم فرمایا کہ جاؤ ان کی جگہ پر رکھ آؤ۔

ایک انصاری کے باغ میں گزر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اونٹ بلبلایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی گردن پر شفقت سے ہاتھ پھیرا مالک کو بلا کر سمجھایا کہ ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو۔ اپنے جانوروں کو آپس میں لڑانے اور ان کا تماشا دیکھنے سے منع فرمایا۔ جانوروں پر نشانہ بازی سیکھنے سے اور جانوروں کے چہروں پر داغ لگانے سے منع فرمایا اور یوں عالم حیوانات کے لیے باعث رحمت ہوئے۔ عالم نباتات اور عالم جمادات کو بھی رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے انوارات سے حصہ ملا۔ زمین پیاسی ہوئی، درخت سوکھنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھاتے، بارانِ رحمت کا نزول ہوتا، مردہ زمین زندہ ہو جاتی، ہر قسم کے نباتات لہرانے لگتے، عالم جنات اور عالم ملائکہ نے بھی رحمۃ للعالمین ﷺ سے فیوض و برکات حاصل کیں، جن کا تذکرہ احادیث میں موجود ہے۔

آج کا انسان بھی اگر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے شیریں چشمہ سے سیراب ہونا چاہے تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنا ضروری ہوگا، جب ہی یہ انسان معاشرہ کے لیے باعث رحمت ہوگا اور معاشرہ اور پوری کائنات اس انسان کے لیے باعث رحمت بنے گی اور پھر پوری کائنات کا خالق و مالک بھی اس بندہ پر رحمت اور مہربانی کی بارش برسائے گا۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا:

ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء

تم ان لوگوں پر رحم کرو جو زمین میں ہیں تم پر وہ رحم کرے گا جو آسمان میں ہے۔

حج بیت اللہ کے دنیاوی اور اخروی فوائد

(1)

قاری خورشید احمد

علماء اسلام نے حج کی بہت سی حکمتیں بیان کی ہیں اور ہر ہر فعل کے اسرار علیحدہ ذکر کیے ہیں جو کتب حج میں تفصیل سے درج ہیں۔ان میں سے چند اسرار و حکمتیں پیش خدمت ہیں۔

۱۔ اس میں بیت اللہ شریف کی تعظیم ہے کیوں کہ وہ شعائر اللہ میں سے ہے اور اس کی تعظیم خدا تعالیٰ کی تعظیم ہے۔

۲۔ عظیم الشان اسلامی اجتماع منعقد ہوتا ہے کیوں کہ ہر سلطنت اور ہر ملت کے لیے ایک اجتماع کا دن ہوتا ہے جس میں اعلیٰ ادنیٰ سب جمع ہوتے ہیں تاکہ ایک دوسرے کو پہچانیں اور دین وملت کے احکام سیکھیں اور اس کے شعائر کی تعظیم کریں اور حج مسلمانوں کے جمع ہونے کا اور ان کی عظمت کے ظاہر ہونے کا اور ان کے لشکروں کے جمع ہونے کا اور ان کے دین کی تعظیم کا دن ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا (ترجمہ:اور جب کہ ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے مرجع اور ان کے لیے امن کی جگہ بنایا)

۳۔ اس دستور کے ساتھ موافقت کرنا جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے دور سے لوگوں میں وراثۃً چلا آرہا ہے کیوں کہ وہ دونوں ملت حنفیہ کے امام اور پیش وا تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی ملت کو ظاہر کرنے کے لیے اور سب ملتوں پر اس کو غالب کرنے کے لیے مبعوث فرمائے گئے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ (ترجمہ: یہ تمہارے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت ہے)۔پس اس ملت کے ان دونوں اماموں سے جو طریقہ چلا آرہا ہے اس کی حفاظت کرنا ضروری ہوا جیسے فطرت کے خصائل اور امور حج ،چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:''اپنے مشاعر پر قائم رہو کیوں کہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی وراثت سے تم کو یہ ورثہ ملا ہے۔

۴۔ حج میں ایسے امور مقرر ہیں جن میں ہر خاص و عام کے لیے سہولت ہے جیسے منیٰ میں اُترنا اور مزدلفہ میں رات کو قیام کرنا، کیوں کہ ایسے امور مقرر نہ کیے جاتے تو حاجیوں کو سخت دشواری پیش آتی اور اگر اس کی تاکید اور پابندی نہ کی جاتی تو اس کثرت اور انتشار کی وجہ سے لوگ ایک بات پر متفق نہ ہوتے۔

۵۔ حج میں ایسے اعمال ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے بجالانے والا موحد ہے اور حق کا تابع ہے اور ملت اسلامیہ کا پابند ہے اور اس ملت کے پیشواؤں پر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انعامات فرمائے ہیں جیسا کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا وہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہے۔ پس حج میں توحید اور اطاعت خالق وحدہٗ لاشریک کا مظاہرہ ہے کیوں کہ افعال حج سے مقصود اطاعت رب البیت ہے نہ کہ درودیوار اور میدانِ عرفات، جب ہم کو وہاں کی حاضری کا حکم دیا گیا تو ہم محض اظہارِ عبودیت اور کامل انقیاد ظاہر کرنے کے لیے اپنے مالک و خالق کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے حاضر ہو گئے۔

٦۔ اہلِ جاہلیت حج کیا کرتے تھے اور حج ان کے دین کے اصول میں سے تھا لیکن انہوں نے اس کے اندر ایسے اعمال کو جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منقول نہیں تھے از خود بنا لیے تھے ان اعمال میں شرک پایا جاتا تھا جیسے اساف اور نائلہ کی تعظیم اور تلبیہ میں اُن کا یہ کہنا لاشریك لك الا شریکا هولك اور یہ اعمال ایسے تھے جن سے نہایت تاکید کے ساتھ روکنا ضروری تھا اور بعض اعمال ایسے تھے جن کو وہ بطورِ فخر و خود پسندی اپنی طرف سے کیا کرتے تھے جیسے قریش کا یہ کہنا کہ ہم حق تعالیٰ کے ہمسایہ ہیں اس واسطے ہم اللہ تعالیٰ کے حرم سے نہیں نکلیں گے پس یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ الآیہ (پھر جہاں سے اور لوگ چلیں تم بھی وہیں سے چلو)۔ غرض کہ حج کرنے والوں کی شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے نفس کو عاجز و غلام بنائیں اور حج کی جن مصالح کا اعتبار کیا گیا ہے وہ اعلاء کلمۃ اللہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کی موافقت اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی یاد ہے۔ پس شریعتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ان تمام غلط کاموں کی اصلاح کی گئی جو زمانہ جاہلیت میں لوگ حج میں کرتے تھے اور اصل عبادت کو باقی رکھا گیا ہے تاکہ یہ قدیم عبادت قائم رہے اور شعائر الٰہیہ کی عظمت و شوکت کا اظہار ہوتا رہے۔

۷۔ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے مختلف ممالک کے اہل الرائے اگر کوئی لائحہ عمل تجویز کریں تو اس کی تشکیل اور اشاعت کے لیے یہ بہترین موقع ہے۔

۸۔ تمام اسلامی ممالک کے افراد کے درمیان باہمی تعارف واتحاد واتفاق اور تعلقات کی وسعت کے لیے حج ایک بہترین ذریعہ ہے کیونکہ اس موقع پر ملت اسلامیہ کا ایک عظیم الشان اور بے نظیر اجتماع ہوتا ہے، مشرق ومغرب وجنوب وشمال سے لوگ جوق در جوق آتے ہیں اور باہمی الفت ومحبت اور تعارف حاصل کرتے ہیں۔ آج کل کی اصطلاح میں اس کو ''کل عالمی اسلامی کانفرنس'' کہہ سکتے ہیں۔ یہ ایسا عظیم الشان اجتماع ہے کہ دنیا میں کہیں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

۹۔ زبانوں کے شوقین حضرات کے لیے حج کے زمانہ سے بہترین موقع شاید نہ مل سکے کہ ایک ہی جگہ عربی، اردو، ترکی، فارسی، ہندی، پشتو، چینی، جاوی، انگریزی وغیرہ وغیرہ ہر زبان کے واقف لوگ ملیں گے۔

۱۰۔ سپاہیانہ زندگی جو اسلامی زندگی کا خصوصی شعار ہے حج کے سفر میں پوری طرح پائی جاتی ہے لباس ومعاش میں بھی اور چلنے پھرنے میں بھی۔

۱۱۔ سرمایہ داری کے خلاف امیر وغریب میں مساوات پیدا کرنے کی جو کوششیں کی جاتی ہیں اسلام کا ہر رکن نماز، روزہ، حج اور زکوۃ اس مقصد کو نہایت آسان اور کامیاب طریقہ سے پورا کرتا ہے، اسلامی اصول سے بہتر کوئی نظام حیات آج تک دنیا پیش کرنے سے قاصر رہی۔ بشرطیکہ ان احکام کو اسلام کی صحیح تعلیم کے ماتحت ادا کیا جائے۔

۱۲۔ دنیا کے مختلف طبقات میں مساوات پیدا کرنے کے لیے بھی حج بہترین عمل ہے کہ امیر، غریب، بادشاہ، فقیر، ہندی، عربی، ترکی اور چینی وغیرہ، سب ایک ہی حال میں ایک ہی لباس میں ایک ہی مشغلہ میں خاص وقت تک ایک جگہ رہتے ہیں۔

۱۳۔ اشاعت اسلام کے شائقین دینی احکام کی اشاعت وتبلیغ کا بطور خاص اہتمام کریں، مقامی حضرات باہر سے آنے والے مہمانوں کی اصل خاطر اور ضیافت اس کو سمجھیں کہ ان میں دینی جذبہ قوت پکڑے اور دین کے احکام پر عمل کا ولولہ اور شوق پیدا ہو، ان میں جو ضعف بد دینی کے اثرات ہوں وہ زائل ہو جائیں، اسی طرح باہر سے آنے والے حضرات بھی اس کو مقامی اصحاب کی اعانت سمجھیں تو دین جس قدر فروغ ہو اظہر من الشمس ہے۔ (یعنی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے)

۱۴۔ غربا اور امراء کا مل جل کر رہنا جو مستقل طور پر ایک مقصود عمل ہے کہ اس کی وجہ سے ایک طرف امراء میں

سے نخوت اور غرور دور ہو، دوسری طرف غربا کا حوصلہ بڑھے، وہ حج میں ایسے کامل طور سے پایا جاتا ہے کہ جس کی مثال دوسری جگہ نہیں ملتی، امراء اپنی جسمانی ضروریات کی وجہ سے غرباء کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ باربرداری، کھانا پکانا اور تمام ضروریات کا ان کو خود پورا کرنا مشکل ہوتا ہے، دوسری جانب غربا کی مالی ضروریات ان کو امراء کی طرف متوجہ کرتی جس کی وجہ سے ان دونوں طبقوں کا اختلاط بڑھ جاتا ہے جو بسا اوقات تعارف اور مدارات سے بڑھ کر محبت اور دوستی تک پہنچ جاتا ہے جس کا سفرِ حج میں پوری طرح مشاہدہ ہوتا رہتا ہے۔

۱۵۔ مسلمانوں کے اجتماع کو بالخصوص جبکہ وہ عاجزی مسکنت، زاری اور تضرع کے ساتھ ہو اللہ جل شانہ کی رحمت اور لطف وکرم کے متوجہ کرنے میں جتنا دخل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے، حج کا موقع اس کا بہترین منظر ہے کہ عرفات کا میدان اس کا خصوصی مظہر ہے۔

۱۶۔ آثارِ قدیمہ کا تحفظ اور اسلاف بالخصوص پہلے انبیاء کرام کے احوال کا علم اور استحضار سفرِ حج کا خصوصی ثمرہ ہے۔

۱۷۔ انبیاء کرام کے واقعات کا استحضار اور ان کے اخلاق واوصاف اور صبر ورضا کا نقشہ جب سامنے ہوتو بے اختیار ان کے اتباع کا داعیہ پیدا ہوگا اس لیے حج تزکیہ نفس اور تہذیبِ اخلاق کے لیے بہترین ذریعہ ہے۔

۱۸۔ معاشی حیثیت سے دنیا کی معلومات کا ذریعہ سفرِ حج سے بہتر نہیں ہے کہ ہر ملک کی مصنوعات، ایجادات، آلات کے حالات اور اس قسم کی جتنی تفصیلات معلوم کرنا چاہیں اس سفر میں بہترین طریقہ سے حاصل ہوسکتی ہیں۔

۱۹۔ علمی حیثیت سے سفرِ حج نہایت بہتر سفر ہے کہ اس موقع پر ہر جگہ کے علماء موجود ہوتے ہیں ان کی علمی حیثیت اور ہر مقام علمی مراکز، علمی کارنامے، ان کی ترقیات اور تنزل اور اُن کے اسباب پر تفصیل سے اطلاع ہوسکتی ہے اور مختلف نوع کے مسائل افادہ اور استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

۲۰۔ دنیا بھر کے اولیاء ابدال واقطاب کا ایک بہت بڑا طبقہ ہر سال شرکت کرتا ہے لہٰذا اُن کے فیوض وبرکات، انوار وکمالات سے استفادہ کا بہترین موقع ہے۔ (جاری)

شاہ ولی اللہ (محدث دہلویؒ)

اور

تحریک احیائے دین

(2)

نظر احمد عثمانی

برصغیر میں بعد میں آنے والے مسلمان حکمرانوں نے تبلیغ اسلام اور فروغ دین کے لیے کوئی کارہائے نمایاں انجام نہیں دیا کیوں کہ یہ اُن لوگوں کی ترجیحات میں ہی نہ تھا۔ یہی برصغیر میں اسلام کے تیزی سے نہ پھیلنے کی بنیاد بنی۔

شاہ صاحب کی ''تحریک احیاء دین'' کے لیے ایک سے زیادہ محاذ موجود تھے۔ سب سے بڑا مسئلہ مسلمانوں کا معاشرتی، تہذیبی اور اخلاقی انحطاط تھا۔ مسلمانوں اور ہندوؤں نے برصغیر میں کئی صدیاں ایک ساتھ گزاری تھیں (ایسے میں خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے کے مصداق) صدیوں کے اس میل جول کا نتیجہ یہ نکلا کہ غریب اور کم تعلیم یافتہ لوگ اسلامی تعلیمات سے روگردانی کر کے ہندوؤں کے زیر اثر غیر اسلامی شعائر کو اپنا چکے تھے۔ اگر ہندو اپنے دیوی، دیوتاؤں سے مندروں میں بھگوان اور مندر میں رکھی مورتیوں سے حاجت طلب کرتے تھے تو اب مسلمان، مزاروں اور خانقاہوں پر اور پیروں کی قبروں پر سجدہ کر کے اُن کے پجاری بن گئے تھے۔۔ اُن لوگوں کی تعلیمات یہ تھیں کہ مسلمانوں کو قرآن وحدیث اور سنت رسول کی اتباع کے بجائے مرشد کی خصوصی توجہ، تعویز گنڈوں اور وظیفوں سے بھی یہ مقاصد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

ہندوستان میں پہلے سے موجود لوگوں اور بعد میں مہاجرین کی آمد کے بعد آنے والے نو واردوں کے میل جول سے ایک ملغوبہ سا تشکیل پا چکا تھا اور پا رہا تھا۔

شاہ صاحب نے ان مشرکانہ اعمال اور بدعات کے خلاف علمِ جہاد بلند کیا۔ اب شاہ صاحب اور اُن کے رفقاء کے لیے دوسرا میدانِ کارزار مسلمانوں کا تہذیبی، معاشرتی اور اخلاقی انحطاط تھا۔ مسلمان اور ہندو برصغیر میں

صدیوں سے ایک ساتھ زندگی گزارنے کی وجہ سے مسلمانوں میں جو اخلاقی انحطاط، خدا تعالیٰ کے احکام سے روگردا
اور ہندوانہ رسوم ورواج کو بعض معاملات میں بعینہٖ اور بعض رسوم ورواج کو اپنے تہواروں میں شامل کرنے جیس
بدعات شامل ہیں۔ جیسے ہندوؤں کے ہر تہوار میں گانا بجانا اور ناچ گانا، ڈھول اور موسیقی کے دوسرے دیسی موسیقی
کے آلات کا استعمال ایک کشش (نئے اور پہلی دفعہ دیکھنے والوں کے لیے) اور خصوصی توجہ حاصل کرلیتا ہے یہ تہوا
زیادہ تر موسموں کی مناسبت سے منائے جاتے تھے۔

سردی کی آمد پر دیوالی جہاں میں آئی دیوالی بڑے چراغ چلے

گرمی یا بہار کی آمد سے پہلے ہولی جس میں مرد وزن لڑکے لڑکیاں ایک دوسرے پر رنگ پھینکتے ہیں۔

ہندوؤں کے ان مذہبی تہواروں کو مسلمانوں نے اپنی (شب برأت) جو کہ ایک عبادت کی رات ہے اُس پر
چھتوں پر چراغ جالے اور ۱۰۔۱۲ دن پہلے سے پٹاخے چلانے اور آخری شعبان کو عبادت کے بجائے گھروں کی چھتوں
پر چڑھ کر لڑکے لڑکیاں (آتش بازی) اور پٹاخے اور پھلجڑیاں چلاتے ہیں جن کا عالم اسلام کے دیگر ممالک
میں (خصوصاً عالم عرب میں) اب تک نہ کوئی رواج ہے اور نہ کوئی تصور۔۔ یہ سب حرکتیں گناہ غیر شرعی اور غیر مذہبی
ہیں۔۔ پھر پاکستان میں اب تک بھی فروری کے مہینے میں (بہار کی آمد پر) بسنت منانے کا گزشتہ کچھ سال پیشتر بڑا
چرچا رہا۔

حتیٰ کہ اگر موسم بہتر ہو تو عرب اور گلف ممالک کے علاوہ دور دراز یورپ حتیٰ کہ لاہور اور پنجاب کے بڑے
شہروں میں امریکہ۔ کینڈا۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ جیسے دور افتادہ علاقوں سے درجنوں کے حساب سے پاکستانی یہ
تہوار منانے آتے۔۔ یہ سب ہندوؤں کے ساتھ میل جول کی نشانیاں ہیں۔ شاہ صاحب نے ان غیر اسلامی اور غیر
شرعی بدعات کے خلاف ہر سطح پر مخالفت کی اور مسلمانوں کو پھر سے قرآن وسنت کی طرف رجوع کرنے اور سنتِ
رسولؐ اور صحابۂ کرام کے طرز پر خالصاً شریعتِ محمدی کی اصل روح کے مطابق زندگی بسر کرنے کی نہ صرف تلقین کی بلکہ
ہر سطح پر اس کی بیخ کنی کی۔

شاہ صاحب نے اپنی تعلیمات کی ترویج کے لیے سیدھا سادھا اور ذہن میں آسانی سے سمجھ میں آجانے والا
طریقہ اور لہجہ استعمال کیا۔۔ شاہ صاحب کی تعلیمات کی اصل خوبی ان کی اعتدال پسندی ہے۔ آپ نے دین اسلام کو
ایک عالمگیر اور ہمہ گیر ضابطہ حیات اور ایک ہر لحاظ سے مکمل دین کے طور پر پیش کیا۔ آپ نے مسلمانوں کو دوبارہ سے

صرف قرآن وسنت کی طرف راغب ہونے کی ترغیب دی اور احادیث نبوی اور صحیح اسلامی طریقے (قرآن وسنت)
کے مطابق معاشرتی اور اپنے پورے نظام زندگی کو دوبارہ اس کی اصل بنیادوں پر استوار کرنے کی تلقین تواتر کے
ساتھ کی۔ (کے بعد میں آنے والے)

شاہ صاحب کے افکار، کردار اور سوچ کا ہی اثر تھا۔ احیاء دین کی ہر تحریک پہ شاہ صاحب کی تعلیمات کی
چھاپ صاف نظر آتی ہیں۔ احیاء دین کے لیے جو کوششیں اور جہد مسلسل کا جو کردار شاہ صاحب، اُن کے رفقاء اور
پیروکاروں نے ادا کیا۔ وہ بہت جلد سید احمد شہید" (شہید بالاکوٹ) اور بعد میں آپ کے پیروکاروں نے مستقل مزاجی
سے کسی نہ کسی شکل میں اسے جاری وساری رکھا۔ انتقال کے بعد میں دو قومی نظریہ پیش کر کے اور قائد اعظم اور اس دور
کے فکر ولی اللہی کے وارث علماء کرام کی کوششوں سے آخر کار ایک آزاد اسلامی ملک دنیا کی ایک پہلی اسلامی نظریاتی
مملکت کے صورت میں دنیا کے نقشے پر نمودار ہوئی۔ اہل پاکستان آپ کو ایک رہنما کے طور پر مسلمانانِ برصغیر کے لیے
مستقبل پر نظر رکھنے والے عمیق نظر فلاسفر اور اُمتہ اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ کے ایک مضبوط داعی کے طور پر تاریخِ پاک وہند
اور مسلمانانِ برصغیر کے ایک زیرک پیشوا کے طور پر اپنی ہمہ جہت شخصیت کے ایسے ایسے نقوش چھوڑے ہیں جو آج
ابھی تک شگفتہ اور تر وتازہ ہیں۔

شاہ صاحب کی شخصیت میں جو توازن اور اعتدال تھا وہ ان کے افکار میں بھی جھلکتا ہے۔۔ ہندوستان میں
موجود تصوف کے تمام سلسلوں سے آپ نے پہلے خود استفادہ کیا۔ آپ کی تعلیمات میں اِن سب کی روح کو سمو لیا۔
جامعیت اور اعتدال پسندی جو ہمیں اُن کے افکار میں ملتی ہے۔ وہ ان کی شخصیت کا ہی پرتو ہے۔

شاہ ولی اللہ نے اسلام کو ایک مکمل دین اور ایک مکمل نظامِ حیات کے طور پر پیش کیا۔ سیاست ہو یا معیشت
تصوف کے معاملات سے فقہی مسائل، انفرادی اور اجتماعی زندگی کے روزمرہ مسائل ہوں یا قانون کے مسائل سب
اسلامی احکام کی مفصل انداز میں وضاحت کی۔ اگر ہم یہ کہیں کہ شاہ صاحب نہ صرف اس دور کے بلکہ عصر حاضر کے
ایک بلند پایہ محقق۔ ایک دوربین، سیاسی مدبر اور ایک اعتدال پسند راہنما کے طور پر برصغیر کے مسلمانوں کے لیے ایک
مستقبل پر نظر رکھنے والے عمیق نظر فلاسفر، اسلامی اُمہ کے ایک زیرک پیشوا کے طور پر اپنی خدمات کے سبب نہ صرف
برصغیر پاک وہند بلکہ پوری مسلم اُمہ میں اس ابتلا کے دور میں دور دور تک ان کا ثانی نظر نہیں آتا۔

امام ابوحنیفہ سے لے کر امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام مالک ہوں یا امام غزالی یہ سب اپنے دور کے

متفقہ امام ہیں اوران کی تعریف وتوصیف بیان کرنے میں الفاظ کم پڑ جائیں گے۔لیکن یہ لوگ اسلام کے ابتدائی سے درمیانی تاریخ کے ادوار سے تعلق رکھتے ہیں۔(یہ دورصحابہ کرامؓ اُن کے بعد تابعین اور تبع تابعین اوراُن کے بعد آنے والے علماء کا دور ہے۔لیکن جس طرح انہوں نے (شاہ صاحب نے)افغانستان کے بادشاہ احمد شاہ ابدالی کو ایک خط کے ذریعے ہندوستان پرحملہ کی دعوت دی اور پانی پت میں مرہٹوں کو ذلت آمیز شکست دی اُس نے شاہ صاحب کوایک صرف مذہبی پیشوا سے کہیں بڑھ کر ایک زیرک سیاستدان ایک عظیم مدبر اور عظیم سیاسی راہنما کے طور پر تاریخ میں اپنا قائد مان ۔فکرِ شاہ ولی اللہ وارثین اکیسویں صدی میں بھی اُن کی متعین کردہ طریقوں اورنظریات پرکاربند ہیں اورشاہ ولی اللہ کا فیض اب تک جاری ہے۔

ع　　خدارحمت کن این عاشقانِ پاک طینت را

یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ سلطنت مغلیہ کے دور میں عموماً اور اکبراعظم کے دورِ اقتدار میں دینِ اسلام کی تبلیغ وترویج کواور عام لوگوں کے معتقدات کو بے انتہا نقصان پہنچایا۔اگر چہ مغلوں کے آخری بادشاہ اورنگزیب عالمگیر کے دورمیں خود بادشاہ نے اسلام کے عقائد ونظریے کی بحالی کی کوششیں کیں لیکن ''فتاویٰ عالمگیری'' جیسے شاہ کارکوتصنیف کرنے والے ''درویش صفت'' بادشاہ کی آنکھیں بند ہوتے ہی مغلیہ سلطنت کا شیرازہ منتشر ہوگیا۔اور برصغیر پاک وہند میں مسلمان حکمرانوں کے زوال کا آغاز ہوا تو یہ اُس دور کے علماء حق کی کاوشیں تھیں چاہے وہ مجدد الف ثانیؒ ہوں یا شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی جنہوں نے کلمہ حق بلند کرنے اوراسلام کو ہرطرح کے خطرات سے محفوظ کرنے کی جدوجہد کی اورتمام شعبہ ہائے حیات میں ملتِ اسلامیہ کی قیادت وراہنمائی کا فرض ادا کیا۔

شاہ صاحب کی ان متنوع اورمعتدل شخصیت اوراُن کا ہرشعبہ ہائے زندگی کے لیے ''صراطِ مستقیم'' کا تعین کرنا اُن کوتاریخ میں منفرد اورامتیازی مقام عطا کرتا ہے۔شاہ صاحب کے (وژن) اوراُن کے خیالات ونظریات کی پختگی کے لیے ایک چھوٹا سا واقعہ یوں ہے کہ''ایک مسلمان نے جوایک انگریز کے قاصد (اردلی) کی نوکری کرتا تھا۔ خط لکھ کر وضاحت کی کہ میری عموماً دواور بعض دفعہ تین نمازیں دفتری اوقات میں ادا کرنی ہوتی ہیں۔اصل مسئلہ نمازِ ظہر وعصر میں درپیش ہوتا ہے۔(میری یونیفارم آدھے بازو والی شرٹ اور گھٹنوں سے اوپر نیکر پر مشتمل ہے) لوگوں سے سنا ہے۔انسان جس قوم کی طرح کا لباس پہنتا ہے روزِ محشر اُن لوگوں کے ساتھ ہی اُٹھایا جائے گا۔حل بتائیں۔

جواب: انگریز ایک روشن خیال قوم ہے یا تو آپ ایک الگ جوڑا دفتر میں رکھ لیں اوراپنے صاحب سے

اپنے دینی فریضے کی ادائیگی کے لیے (۱۰۔۱۵ منٹ) زائد مانگ لیں۔اُمید ہے انگریز افسر اس پر راضی ہو جائے گا ورنہ اپنے افسر کی اجازت (صرف موسمِ گرما کے چند مہینوں کے لیے) ایک اور یونیفارم سلوا لیں جس میں دو (2) انچ نیکر لمبا کر لیں نماز کے لیے شرائط میں اوّل جسم کا پاک ہونا، دوم لباس کا پاک ہونا، سوئم ستر کا پورا ہونا ہے۔اُمید ہے ان دو میں اگر ایک بات بھی آپ کے انگریز افسر کے ذہن کو بھاگئی تو آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا (اس

خط کے جواب میں شاہ صاحب نے فرمایا:

”یاد رکھیں اسلام دنیا میں قیامت تک کے لیے آیا ہے اگر متحرک رہے گا تو ہی قیامت تک پہنچ پائے گا اور اگر جامد ہو گیا تو کیسے قیامت تک جائے گا۔

ایک مسلمان نے پوچھا کہ کسی شخص کی نماز کی قبولیت کی کیا دلیل (ثبوت) ہے۔شاہ صاحب نے جواباً تحریر کیا (اس میں کئی حدیث مبارکہ کو سمو دیا) پنجگانہ باقاعدگی سے نماز کا فریضہ ادا کرنے والے مسلمان کی شخصیت کا غور سے مطالعہ کریں کیا اپنے آس پاس کے لوگوں کے ساتھ اُس کے رویے میں کوئی مثبت تبدیلیاں نظر آتی ہیں اگر ایسا ہے تو یہی اُس کی نماز کی قبولیت کی دلیل ہے (اس ایک فقرے میں کئی احادیث، نماز فحش خیالات وحرکات سے روکتی، نماز برائیوں سے باز رہنے کا درس دیتی اور تسکین قلب کا سبب بنتی ہے وغیرہ)

ایک مسلمان نے پوچھا ”گزشتہ کئی برسوں سے باقاعدگی سے پنجگانہ نماز کی ادائیگی نصیب ہو رہی ہے۔لیکن دل میں وسوسے آتے ہیں کہ معلوم نہیں نماز قبول بھی ہو رہی ہے یا نہیں۔شاہ صاحب نے جواباً لکھا ”ہندوستان میں کروڑوں مسلمان آباد ہیں اور نماز پنجگانہ کی ادائیگی کتنے لوگ کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی توفیق عطا کرنا پہلی نماز کی قبولیت کی دلیل ہے۔فکرِ ولی اللہ کی برکت سے پہلے ”سیّد احمد شہید“ کے حق پرست گروہ نے کشمیر وسوات کی وادیوں سے ہوتے ہوئے بالاکوٹ کے مقام پر قربانی وجانثاری کی لازوال داستان رقم کر گیا۔۔بلکہ یہ داستانِ حریت یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ جنگ آزادی (۱۸۵۷ء) علماء حق کی یہ جماعت ایک دفعہ پھر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی قیادت میں باطل قوتوں سے نبرد آزما ہوئے اور آخر میں یہی علماء ربانی ”تحریک پاکستان میں قائدانہ کردار ادا کرتے نظر آئے۔

ع ”خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را“

راشی کا انجام

(2)

منشی عبدالرحمٰن خانؒ☆

حق تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہر انسان کو رزق پہنچانا اپنے ذمہ لیا ہے تا کہ وہ بے فکری سے اس کی عبادت کر سکے۔ لیکن شیطان اس کے دل میں تنگ دستی کا خوف پیدا کر کے اسے عبادت سے بے فکر اور زرکشی کے لیے فکرمند بنا دیتا ہے۔ راشی بھی تنگ دستی کے خوف اور امارت کے شوق میں زیادہ سے زیادہ رشوت لینے کی کوشش کرتا ہے۔ خدا کی بجائے ذرائع پر اور مسبب کی بجائے اسباب پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا کی ربوبیت ورزاقیت پر ایمان نہیں رکھتا۔

انما یامرکم بالسوء والفحشاء (بقرہ:۱۶۹)

وہ (شیطان) تمہیں بُرے اور بے حیائی کے کاموں کا ہی حکم دیتا ہے۔

رشوت کا کاروبار جب چمکتا ہے۔ تو اس وقت شیطان راشی کو قمار خانہ۔ قحبہ خانہ۔ شراب خانہ اور ناچ گھر کی راہ دکھاتا ہے اور راشی اس کی قیادت میں ”بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست“ کا نعرہ لگاتے ہوئے اپنے آقا کے حکم کی تعمیل میں فی الفور وہاں پہنچتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ وہ ان برائیوں اور بے حیائی کے کاموں کا عادی بن جاتا ہے۔ جنہیں شیطان معاشرہ میں پھیلانا چاہتا ہے۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ (بنی اسرائیل:۲۷)

فضول کاموں میں اڑانے والے شیطانوں کے بھائی بند ہوتے ہیں۔

تبذیر مال کے بے موقع یعنی محل معصیت پر خرچ کرنے کو کہتے ہیں۔ جیسے زنا کاری۔ شراب نوشی۔ قمار بازی۔ سینمابینی اور راگ ورنگ میں روپیہ ضائع کرنا۔ اکثر راشیوں کی آمدنی انہی ناجائز کاموں اور فضول خرچیوں کی بھینٹ چڑھ جاتی ہے۔ کیوں کہ حرام کی آمدنی حرام پر ہی خرچ ہوتی ہے۔

راشی عام طور پر رشوت کا لین دین خفیہ طور پر کرتے ہیں تا کہ دوسروں کو پتہ نہ چلے۔ شیطان پر ان کا ایسا

☆ بانی عالمی ادارہ اشاعت علوم اسلامیہ، ملتان

تعاون نا گوار گزرتا ہے۔ کہ وہ حرام بھی کھائیں اور معاشرہ میں پارسا بھی بنے رہیں۔ اس لیے وہ فوراً رشوت دینے والوں کے ذریعہ اس امر کا اعلان کراتا ہے کہ فلاں حاکم سے فلاں کام اتنا روپیہ دے کر کرایا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے کوئی رشوت خور چھپا نہیں رہتا۔ اور بہت جلد شیطان کی دوستی کی وجہ سے شیطان کی طرح مشہور ہو جاتا ہے۔ وہ جہاں جاتا ہے اس سے پہلے شیطان اسے وہاں مشہور کر دیتا ہے کہ وہ صاحب تو کھانے پینے والے ہیں۔

راشی اور رنڈی

دربارِ نبوی ﷺ میں وقتاً فوقتاً جو مسائل زندگی زیر بحث آتے رہے، ان میں ایک رشوت بھی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کل لحم انبته السحت فالنار اولیٰ به قیل وما السحت قال الرشوة (کنز العمال)

ہر گوشت (جسم) جو سحت حرام سے بنا (موٹا تازہ ہوا) ہے۔ اس کی حقدار دوزخ ہے۔ پوچھا گیا۔ کہ سحت حرام کیا ہے؟ فرمایا رشوت۔

رشوت کی آمدنی سحت حرام ہونے کے علاوہ کتنی نجس اور ناپاک ہوتی ہے۔ اس ارشاد نبویؐ سے بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

بابان من السحت یاکلهما الناس الرشا و مهر الزانیة (کنز العمال جلد۳ ص ۱۷۷)

سحت حرام (آمدنی) کے دو شعبے ہیں۔ جن سے لوگ کھاتے ہیں۔ رشوتیں اور عصمت فروشی کی اجرتیں۔

گویا رشوت کی آمدنی اور زنا کی آمدنی قدر و قیمت میں برابر ہے۔ بالفاظ دیگر عدلیہ اور انتظامیہ کی کرسی پر بیٹھنے والا ہر راشی افسر، حاکم یا ملازم اپنے انتہائی اعزاز، اکرام اور احترام کے باوجود اپنی ناجائز اور حرام کمائی کی بنا پر چکلہ میں بیٹھنے والی فاحشہ و بدکار اور عصمت فروش رنڈی کے برابر ہے۔ موجودہ معاشرہ نے بھی راشی اور رنڈی کو مطلب برآری کے لیے ایک ہی سطح پر رکھا ہے کہ جس سے چاہو اور جس وقت چاہو پیسے دے کر کام نکلوالو۔

راشی اور کتا

دنیوی ساز و سامان کی حرص و ہوس و دولت جمع کرنے کا خبط اور ایک دوسرے پر تفوق برتری و غلبہ پانے کی خواہش حریص انسان کو دنیا کا کتا بنا دیتی ہے۔ راشی اور کتے کی عادتیں بھی بالکل ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں۔ مثلاً۔

۱۔ کتے پر حرص و آز کا اتنا غلبہ ہوتا ہے کہ چلتے پھرتے، اس کی ناک بہر حال زمین سونگھنے میں لگی رہتی ہے کہ شاید کہیں سے بوئے طعام آئے اور اسے اپنے تنور شکم کو پُر کرنے کا موقع ملے۔ راشی بھی اسی طرح ہر قریب آنے والے کا باتوں باتوں میں جائزہ لیتا ہے۔ کہ اس سے کتنا روپیہ کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے اور اُس کے لیے کوشاں ہو جاتا ہے۔

۲۔ کتا فطرۃً گندہ۔ ناپاک۔ خبیث۔ خسیس۔ ذلیل اور حریص واقع ہوا ہے۔ اسے اگر حلوہ کے مقابلہ میں فضلہ نظر آ جائے تو وہ فوراً فضلہ پر لپکے گا۔ اور اسے بڑی رغبت سے کھالے گا۔ اسے تازہ اور صاف گوشت کے مقابلہ میں مردار اور بدبودار اشیاء زیادہ پسند ہیں۔ یہ انہیں کھانے میں ویسی ہی لذت محسوس کرتا ہے۔ جیسے راشی انسان حلال کے مقابلہ میں حرام کھانے میں لذت و مسرت محسوس کرتا ہے۔ خواہ اس کی تنخواہ کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔ لیکن جب تک ''فضل ربی'' شامل حال نہ ہو اسے سکون و اطمینان نہیں آتا۔

۳۔ کتے کی کبر و غرور کا یہ عالم ہے کہ جس طرح امیر، غریب کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اسی طرح کتا بھی خستہ حال اور پھٹے پرانے کپڑوں والے غریب انسان کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اسے آتا دیکھ کر بھونکنا شروع کر دیتا ہے بلکہ اس پر حملہ کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ لیکن اگر اسے کوئی وجیہ شکل اور خوش وضع قطع کا انسان نظر آ جائے تو وہ خود اسی طرح خوشامدانہ اور چاپلوسانہ انداز میں دُم ہلانے اور اس کے پاؤں پڑنے لگتا ہے۔ جیسے ہر ''چڑھتے سورج'' کو سلام کرنے والوں کی عادت ہے۔ راشی کے سامنے بھی اگر کوئی غریب آ جائے تو وہ اسے، کتے کی طرح گھورتا ہے۔ اگر اس نے کوئی لقمہ اس کے سامنے پھینک دیا تو اس کی درشتی نرمی میں بدل جاتی ہے ورنہ کاٹ کھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اگر خوش لباس کھاتا پیتا آدمی سامنے آ جائے۔ تو اس سے خوش خلقی سے پیش آتا ہے۔ اور شریفانہ انداز سے اس کی جیب کاٹتا ہے۔

۴۔ کتے میں سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ اس میں قومی ہمدردی نہیں ہوتی یہ جونہی اپنے ہم جنس کو دیکھتا ہے۔ بھونکنا شروع کر دیتا ہے۔ راشی میں بھی اخوت اور مروت نہیں ہوتی۔ وہ اپنے ہم جنس اہل غرض کو دیکھ کر گھورتا ہے۔ دھتکارتا ہے۔ اسے ناحق ہراساں و پریشان کرتا ہے۔ اور ذاتی مفاد کے لیے قومی مفاد کو قربان کر دیتا ہے۔

۵۔ کتا اتنا حریص ہے کہ لالچی سرمایہ دار اور حریص راشی کے سوا اور کسی جانور میں اتنی حرص و ہوس نہیں۔ اسی

لیے حق تعالیٰ نے حریص انسان کی مثال کتے سے دی ہے۔فرماتے ہیں:

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْتَتْرُكْهُ يَلْهَثْ (اعراف:۱۷۶)

ترجمہ: ان کی مثال کتے کی سی ہے، کہ اگر تو اس پر بوجھ لادے۔تو ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے

کتا دل کی کمزوری کی وجہ سے طبعاً گرم ہوا باہر پھینکنے اور سرد و تازہ ہوا اندر کھینچنے پر بآسانی قادر نہیں ہوتا۔ اس لیے وہ اکثر زبان باہر نکالے ہانپتا رہتا ہے۔آپ خواہ اس پر بوجھ لادیں یا نہ لادیں۔اس کا ہانپنا نہیں رکے گا۔ یہی حالت بندگان حرص وہوس کی ہوتی ہے۔وہ شب وروز جائز یا ناجائز ذرائع سے دولت جمع کرنے کے لیے کتے کی طرح دوڑتے اور ہانپتے رہتے ہیں۔ ہر وقت روپیہ کمانے کا ہوکا لگا رہتا ہے۔ لاکھوں کا مالک ہونے کے باوجود دوسروں کے پاس دھن اور دولت دیکھنا گوارا نہیں کر سکتے۔آمدنی بڑھ جائے تو کام کی زیادتی کا رونا روتے ہیں کہ آرام نصیب نہیں ہوتا۔کم ہو جائے تو اس پر روتے دھوتے رہتے ہیں۔غرض کہ وہ جیتے جی، آزادی وفراخی کے باوجود حرص وہوس کی آگ میں کباب ہوتے رہتے ہیں۔اور دوزخ کی طرح هل من مزيد کا نعرہ لگاتے رہتے ہیں۔اور انہیں ایک لحہ کے لیے بھی سکون واطمینان نصیب نہیں ہوتا۔ جو اصل دولت ہے۔اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو رشوت دینے اور لینے سے محفوظ فرمائے۔آمین۔یہ وہ حرکت ہے جو معاشرہ کو دیمک کی طرح کھا رہی ہے اور معاشرہ ہر روز مشکلات کی بھنور میں پھنستا جا رہا ہے۔اس مہلک بیماری کا حل صرف اور صرف یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ کو ان الله هو الرزاق المتين۔جان کو حلال رزق کمانے کی اہتمام کیا جائے، قبر اور میدان حشر کی رسوائی کا تصور کیا جائے۔

''تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اللہ کا اُن سے یہ وعدہ ہے کہ زمین پر انہیں حکومت اور اقتدار عطا کرے گا، جیسے ان سے پہلوں کو دیا تھا۔اور جو دین کے لیے لیے پسند کیا ہے اسے مضبوط کرے گا۔ان کے خوف کو امن اور طمانیت سے بدل دے گا''۔[القرآن نور، آیت:۵۵]

محقق سُون سکیسر -- نوشہرہ کا سرور اعوان

محمد شاہد را

یہ موسم بہار کی ایک معتدل دوپہر تھی جب ہمارا قافلہ دو گاڑیوں میں سوار ہو کر قصبہ نوشہرہ کی طرف گامزن ہوا۔ یوں تو پاکستان میں نوشہرہ کے نام کے کئی اور شہر یا قصبے بھی آباد ہیں۔ لیکن سرور اعوان کا قصبہ نوشہرہ انفرادی اہمیت کا حامل ہے۔ جو ضلع خوشاب کی آبادی سون سکیسر میں واقع ہے اور وسطی کوہستان نمک کے ساتھ ایستادہ ہے۔ ہمارے قافلے میں قائداعظم یونیورسٹی کے ڈاکٹر سدید عارف، ڈاکٹر بادشاہ سردار، پی ایچ ڈی سکالر نبیلہ ملک اور عدنان عالم اعوان شامل تھے۔ نوشہرہ نبیلہ ملک اور عدنان عالم کا آبائی قصبہ بھی ہے۔ میں پہلے بھی کئی مرتبہ نوشہرہ جا چکا تھا لیکن اس مرتبہ قائداعظم یونیورسٹی کے مذکورہ پروفیسرز اور پی ایچ ڈی سکالر نبیلہ ملک کے ہمراہ نوشہرہ اور وادی سون سکیسر کا مطالعاتی دورہ کرنا مقصود تھا۔

نوشہرہ پہنچ کر ہم نے عدنان عالم اعوان کے کزن ملک مظہر اعوان کے گھر پُر تکلف ڈنر کیا۔ اگلی صبح ہم نے وادی سون سکیسر کے آثار قدیمہ پر تحقیقی کام کرنے والے نامور محقق محمد سرور اعوان کے قصبہ نوشہرہ کے قدیمی بازار کا دورہ کیا۔ نوشہرہ کے اس قدیمی بازار میں 1890ء میں تعمیر کردہ بعض دوکانیں اب بھی موجود ہیں۔ جبکہ دست برد زمانہ کا شکار ہوتی کچھ دکانوں کی قدیم جھروکے بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ پھر ہم نوشہرہ کے مختلف بازاروں اور گلیوں سے گزرتے ہوئے تاریخی عمارات اور مقامات کو کیمرے کی آنکھ سے محفوظ کیا۔ اِس دورے کے دوران عدنان عالم اعوان نے ہمارے گائیڈ کا کردار ادا کیا۔ چونکہ عدنان عالم نے وادی سون سکیسر کے تقریباً تمام مقامات کو اپنی سائنسی بنیادوں پر تحقیق اور ہائیکنگ کے دوران وزٹ کیا ہوا ہے لہٰذا اس دورے کے دوران انہوں نے ایک اچھے گائیڈ کا کردار ادا کیا۔ قدیمی بازار اور شہر کی گلیوں سے گھومتے ہوئے ہم عدنان عالم اعوان کی رہنمائی میں محقق وادی سون سکیسر سرور اعوان کے گھر پہنچے۔ جہاں ان کے فرزند صبغت اللہ اعوان نے فراغ دلی سے ہمارا استقبال کیا۔ اور انہوں نے ہمیں سرور اعوان کے وادی سون سکیسر کی مختلف جگہوں سے اکٹھے کیے گئے قدیمی برتن اور دیگر نوادرات دکھائے جو

انہوں نے اپنی حویلی کے ڈرائنگ روم سے منسلک ایک کمرہ میں محفوظ کر رکھے ہیں۔ وہ اشیاء وادی سون کی قدیم تہذیبی آثار کا پتہ دے رہی تھیں۔ لیکن یہ کام ڈاکٹر سدید عارف، ڈاکٹر بادشاہ سردار اور نبیلہ ملک کے جانچنے کا تھا۔ ہم تو سروراعوان اور ان کی آبائی قصبہ نوشہرہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے خواہاں تھے۔ لہذا ہم نے ان کے فرزند صبغت اللہ سے ان کے والد سروراعوان کے بارے میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ ان کے والد محمد سروراعوان نے بحیثیت پرائمری مدرس ضلع سرگودھا اور پھر موجودہ ضلع خوشاب کے مختلف دیہات میں خدمات انجام دیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے والد سروراعوان تدریسی امور کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ وادی سون سکیسر کی سیاست، ثقافت اور ادب میں گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنی تمام زندگی وادی سون کی تحقیق و جستجو میں گزار دی۔ وادی سون کا چپہ چپہ انہوں نے چھانا۔ تاہم اہم اور تاریخی مقامات پر بار بار گئے اور ان کی تاریخی حیثیت کے بارے میں بڑی محنت و جانفشانی سے کام لیا۔ وادی سون سکیسر کا کوئی ایسا گوشہ یا مقام نہیں جو ان کے والد سروراعوان کی نظروں سے نہ گزرا ہو یا اس پر انہوں نے تحقیقی کام نہ کیا ہو اور انہوں نے اپنے گھر کے ایک حصہ میں وادی سون سکیسر کے قدیمی نوادرات کا ایک عجائب گھر بنایا جو اب بھی موجود ہے۔

صبغت اللہ اعوان نے اپنی یادوں کے دریچے وا کرتے ہوئے بتایا کہ محمد سروراعوان کے گھر میں قائم اس عجائب گھر کو ممتاز مورخ و محقق احمد حسن دانی اور اس وقت کے ڈائریکٹر عجائب گھر لاہور ڈاکٹر سیف الرحمان ڈار بھی دیکھنے کے لیئے تشریف لائے تھے اور انہوں نے بابا سروراعوان کے کام کو سراہا۔ صبغت اللہ اعوان نے فخر و انبساط کے ساتھ بتایا کہ ان کے والد سروراعوان نے اپنے نجی "عجائب گھر" کے بہت سے نوادرات قومی لوک ورثہ اسلام آباد کو منتقل کر دیے۔ جہاں وادی سون سکیسر کے تہذیبی نوادرات کے لیے علیحدہ گیلری مختص کر دی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں اُن دِنوں عکسی مفتی ڈائریکٹر قومی ورثہ اسلام آباد نے سروراعوان کے اعزاز میں لوک ورثہ کے آڈیٹوریم میں باقاعدہ ایک تقریب کا انعقاد کیا۔ جس میں ملک بھر سے چیدہ چیدہ ماہرین آثار قدیمہ اور دانشوروں نے شرکت کی تھی۔ اس تقریب کے انعقاد کروانے میں لوک ورثہ کے ساتھ ساتھ علاقہ کے معروف سیاستدان ملک بشیر اعوان نے بھی کلیدی کردار ادا کیا تھا۔

اپنی حویلی کے ڈرائنگ روم کے باہر صحن میں بیٹھ کر جہاں سے صبغت اللہ اعوان نے اپنے عظیم والد کی شخصیت کی مختلف جہتوں سے ہمیں آگاہ کیا وہاں گرم گرم چائے اور بسکٹوں سے ہماری تواضع بھی کی۔ انہوں نے

انتہائی فراخ دلی کے ساتھ ہمیں نہ صرف اپنے آبائی گھر میں ایک کمرہ میں قائم "عجائب گھر" دکھایا بلکہ ہمیں سرور اعوان اور ان کے کام کے حوالے سے بہر حاصل معلومات فراہم کیں۔ عجائب گھر دیکھنے اور ان سے تفصیلی گفتگو کے بعد جب ہم نے اجازت چاہی تو انہوں نے ہمیں سرور اعوان کی دو تصانیف "کوہستان نمک کی قدیم ثقافت اور جدید کشافت" اور "تاریخ اعوان" بھی تحفتاً پیش کیں۔ ہم نے اس عنایت پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ صبغت اللہ اعوان نے اس موقع پر بتایا کہ عدنان عالم اعوان کی دلچسپی کی وجہ سے بابا سرور اعوان عدنان عالم سے خصوصی انس رکھتے تھے اور عدنان عالم اعوان وقتاً فوقتاً بابا سرور اعوان سے ملنے آتے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر وادی سون کے بارے میں آگہی حاصل کرتے اور اپنی وادی سے ملنے والی باقیات اور نوادرات پر سیر حاصل بحث کرتے اور وہ اکھٹے مختلف مقامات کا دورہ بھی کرتے تھے۔ یوں بابا سرور اعوان عدنان عالم اعوان کو وادی سون کی تحقیق کو آگے بڑھانے کے حوالے سے اپنا جانشین سمجھتے تھے اور عدنان عالم اعوان کی بھرپور حوصلہ افزائی کرتے تھے۔

پھر ہم عدنان عالم اعوان کی معیت میں قریبی محلہ میں موجود سکھوں کے قدیمی گردوارے کی عمارت دیکھنے گئے جس کی باقیات اس عمارت کی عظمت رفتہ کی داستان سنا رہی تھیں۔ سکھوں کے اس گردوارہ کی خوبصورت عمارت قیام پاکستان سے قبل 1940ء کے لگ بھگ تعمیر کی گئی تھی اونچے دالانوں اور بڑے بڑے برآمدوں پر مشتمل یہ پرشکوہ عمارت اپنے بنانے والوں کی محنت وخلوص کا پتہ دے رہی تھی۔ اس عمارت کی مختلف دیواروں پر جگہ جگہ ماربل کے پتھر کی تختیاں نصب تھیں۔ جن پر گورمکھی رسم الخط میں اس عمارت کی تعمیر کی وجہ اور اس کی تعمیر میں حصہ لینے والوں کے نام درج تھے۔ جبکہ عمارت سے متصل صحن کے ایک حصہ میں ایک بہت بڑا کنواں تھا۔ جہاں سے لوگ پانی بھرنے جاتے تھے اس کنویں کی اندرونی دیوار پر بھی اس کی تعمیر میں حصہ ڈالنے والے مخیر حضرات کے نام کی ماربل کی تختیاں نصب تھیں۔ سماجی بھلائی کے شعبہ سے تعلق رکھنے کی وجہ سے مجھے یہ بات بہت بھلی لگی کہ نوشہرہ کے لوگوں میں اجتماعی فلاحی کاموں کے حوالے سے اس وقت بھی باہمی تعاون کا جذبہ موجود تھا۔ جس کی بناء پر نہ صرف گردوارہ کی شکل میں ایک عبادت گاہ کی تعمیر ہوئی بلکہ اہلیان نوشہرہ کے اس کنویں کی شکل میں ایک فلاحی منصوبہ کی تعمیر بھی ہوئی۔ عدنان عالم اعوان نے ہمیں اس قدیمی گردوارہ کے قریب واقعہ ہندوستان ہجرت کر جانے والے عجائب سنگھ کے گھر کی وہ جگہ بھی دکھائی جہاں اب نیا مکان تعمیر ہو چکا ہے۔ عدنان عالم نے بتایا کہ 2015ء میں عجائب سنگھ کے گھر کا پچھلا حصہ اپنی پرانی حالت میں موجود تھا جس کی تصاویر انہوں نے بذریعہ ای میل عجائب سنگھ کو بھجوائی تھی جنہیں دیکھ کر عجائب سنگھ اور اس کے

خاندان کے دیگر افراد آبدیدہ ہو گئے اور انہوں نے نوشہرہ میں گزرے دنوں کی یادوں کو تازہ کیا۔ عجائب سنگھ اور عدنان عالم اعوان کے اس رابطہ کو ایک نجی ٹی وی چینل نے اپنی ڈاکومنٹری کا حصہ بھی بنایا۔ عدنان عالم اعوان نے اس دورے کے دوران ہمیں بتایا کہ 2024ء میں انہوں نے عجائب سنگھ کو جو آخری ای میل کی تھی اس کا جواب ابھی تک نہیں آیا۔

نوشہرہ کے دورہ کے دوران عدنان عالم اعوان نے مزید بتایا کہ نوشہرہ وادی سون سکیسر کا مرکزی قصبہ ہے اور یہاں قیام پاکستان سے قبل بھی بورڈنگ ہائی سکول تھا جہاں وادی کے چھوٹے بڑے دیہات سے طلبہ اپنی علم کی پیاس بجھانے آتے تھے اور سکول کی بورڈنگ میں قیام کرتے تھے۔ ایک بازار سے گزرتے ہوئے عدنان عالم نے ہمیں بورڈنگ کی وہ وسیع و عریض عمارت بھی دکھائی جہاں اب مختلف خوانچہ فروشوں اور کھوکھے بانوں نے اپنی بے ترتیب دکانیں سجا رکھی ہیں۔ نوشہرہ میں قیام کے دوران اگلے روز کی میزبانی کی سعادت ملک سعادت نواب کے حصہ میں آئی۔

نوشہرہ اپنے تاریخی و جغرافیائی پس منظر کے اعتبار سے ایک قدیم قصبہ ہے۔ محمد سرور اعوان کی تحقیق کے مطابق اس کی تاریخ برطانوی دور حکومت سے بھی پانچ سو سال قبل کی ہے۔ عالی ہمت اعوان جو موضع کنڈ کا رہنے والا تھا۔ نوشہرہ شہر کی موجودہ آبادی کے شمال میں کروڑہ نامی جگہ پر پہاڑی کے دامن میں آباد ہو گیا۔ یہاں ایک جنگل تھا پھر آہستہ آہستہ گاؤں بن گیا۔ نوشہرہ کی وجہ تسمیہ یہ بتائی جاتی ہے کہ اس علاقے میں دیگر اور نو آبادیاں بھی تھیں۔ یہاں آب رسانی کے لیے ایک تالاب بھی تھا۔ عالی ہمت کے بیٹے کا نام دریا اور پوتے کا نام شہباز تھا جو بعد میں دریو اور باجو کے نام سے معروف ہوئے۔ شہباز کے بیٹے محمد لطیف کی اولاد لطیفال کہلائی۔ مہر محمد کی اولاد مہرال، فتح خان کی اولاد پھتیال اور محمد سعید عرف رادھن کی اولاد ردھنیال کے نام سے مشہور ہوئی۔ سب خاندانوں کے علیحدہ علیحدہ علیحدہ محلے اور محلہ میں ایک چوپال تھی۔ مقامی زبان میں اسے "دارہ" کہا جاتا ہے۔ دیگر خاندان جو باہر سے اس شہر میں آباد ہوئے ان میں منڈیاں، سدال، گندوال، کھڑا اور بکھوال وغیرہ ہیں۔

نوشہرہ میں 1869ء میں پولیس اسٹیشن اور ریسٹ ہاؤس بنا۔ میں پرائمری سکول اور ہسپتال کی تعمیر ہوئی 1891ء میں برانچ پوسٹ آفس اور 1932ء میں وٹرنری ہسپتال کی تعمیر ہوئی۔ نوشہرہ کی اولین مسجد پپلاں والی مسجد ہے۔ بعد ازاں ہر محلہ میں مساجد تعمیر کی گئی اب مساجد کی تعداد 30 سے زائد ہے نوشہرہ میں اب لڑکوں کے لیے

گورنمنٹ گریجوایٹ کالج اور لڑکیوں کے لیے ہائر سیکنڈری سکول بن چکا ہے۔ جبکہ سرکاری سکولوں کی تعداد میں اضافہ کے ساتھ ساتھ کچھ پرائیویٹ تعلیمی ادارے بھی قائم ہو چکے ہیں۔ نوشہرہ کے دورہ کے دوران ہمیں اس بات کا شدت سے احساس ہوا کہ تاریخی و تہذیبی اعتبار سے ممتاز حیثیت رکھنے والے وادی سون کے مرکزی قصبہ نوشہرہ (جو اب تحصیل ہیڈکوارٹر بن چکا ہے) میں تعمیراتی کاموں کا فقدان ہے۔ سڑکیں اور گلیاں جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں یہاں تک بڑے شہروں کو جانے والی سڑکیں اپنی بے بسی اور مسافروں کی بیچارگی کی داستان سنا رہی ہیں۔ میں نے نوشہرہ کے ٹرانسپورٹر اور سماجی کارکن ملک مظہر اعوان سے نوشہرہ کی پسماندگی اور وادی سون کی سڑکوں کی بدحالی کی بابت پوچھا تو انہوں نے انتہائی افسردگی سے بتایا کہ اس علاقے کی سیاسی قیادت کی عدم توجہی کی وجہ سے وادی سون اور نوشہرہ کی سڑکوں اور گلیوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ حالانکہ وادی سون سکیسر کی سیاحتی اہمیت کے پیش نظر یہاں رابطہ سڑکوں کا جال بچھایا جانا چاہیئے اور وادی کے مرکزی قصبہ نوشہرہ کو ماڈل تحصیل ہیڈکوارٹر بنایا جانا چاہیے۔ مظہر اعوان کی یہ خواہش جائز بھی ہے، قابل عمل بھی اور وادی کے دیگر مکینوں کے دل کی آواز بھی۔

جب ہم نے وادی سون اور نوشہرہ کے ترقیاتی کاموں اور سڑکوں کی حالت زار کی بابت اس علاقے سے منتخب ممبر قومی اسمبلی شاکر بشیر اعوان سے گفتگو کی تو انہوں نے کہا کہ یہ علاقہ اب ان کے حلقہ انتخاب میں شامل ہے جبکہ پہلے وہ ضلع خوشاب کے دوسرے حلقہ سے منتخب ہوئے تھے لہٰذا اب اس علاقے میں سڑکوں کی نئے سرے سے تعمیر کا آغاز کر دیا گیا ہے انہوں نے یہ بھی بتایا کہ جس طرح نوشہرہ کے قریب کھبیکی جھیل پر کوٹی ڈی سی پی (ٹورازم ڈیویلپمنٹ کارپوریشن، پنجاب) کے ذریعے سیاحوں کے لیے ایک خوبصورت پکنک پوائنٹ بنایا گیا ہے اب اوچھالی جھیل کو بھی طرز پر سیر سیاحتی مقام بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگلی مرتبہ جب آپ نوشہرہ آئیں گے تو آپ کو ترقیاتی کاموں کے حوالے سے واضح فرق نظر آئے گا۔ شاکر بشیر اعوان نے جو نوید سنائی اس پر سر دست یہی کہا جا سکتا ہے کہ:

دنیا بہ امید قائم ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بچے کا اپنے باپ پر یہ حق ہے کہ وہ اس کا اچھا سا نام رکھے۔ اور اس کو بہترین اخلاق و آداب سے آراستہ کرے"۔ (بیہقی)

یکجہتی کشمیر کے عظیم راہنما

سید علی شاہ گیلانیؒ

منور احمد راجپوت

یکم ستمبر 2021ء، 23 محرم الحرام 1443 ہجری، بروز بدھ، شب ساڑھے دس بجے بطلِ حریت، مقبوضہ کشمیر میں چلتے پھرتے پاکستان، سید علی گیلانی نے اپنی زندگی کی آخری سانس لی اور اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، جس کے لیے زندہ رہے، جیون کے 92 برس گزار کر اُسی کے نام کے ساتھ آنکھیں موند لیں۔ وہ گزشتہ 12 برس سے اپنے گھر میں ضعیف اہلیہ کے ساتھ قید تھے، جہاں بچوں کو بھی اُن سے ملاقات کی اجازت نہیں تھی۔ مسلسل گرفتاریوں، نظر بندیوں، ذہنی اور جسمانی تشدد کے سبب اُن کی صحت بُری طرح متاثر ہوئی تھی۔ ان کے دل کے ساتھ پیس میکر لگا ہوا تھا، پتا اور ایک گردہ نکالا جا چکا تھا، جب کہ دوسرا گردہ بھی درست کام نہیں کر رہا تھا۔ زندگی کے آخری ایام میں انہیں سانس لینے میں دشواری کا سامنا تھا۔

خاندان، ابتدائی زندگی، تعلیم و تربیت

سید علی گیلانی 29 ستمبر 1929ء کو تحصیل بانڈی پورہ کے گاؤں، زوری منز میں پیدا ہوئے۔ والد سید پیر شاہ گیلانی مزدور پیشہ تھے۔ خود اَن پڑھ تھے، مگر بچوں کو پڑھانے کا بہت شوق تھا۔ علی گیلانی نے ابتدائی تعلیم گاؤں ہی میں حاصل کی۔ انہوں نے اپنی کتاب ''اقبال، روحِ دین کا شناسا'' میں اپنے تعلیمی سفر کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں، ''بڑے بھائی مرحوم سید میرک شاہ گیلانی اور میں ''زوری منز'' سے بوٹینگو زینہ گیر کے پرائمری اسکول میں پڑھنے جاتے تھے۔ ننگے پاؤں، کبھی بھوکے پیاسے اور دودھ کے بغیر ''نیٹھ قہوہ'' پی کر۔'' بڑے بھائی نے پرائمری کے بعد مقامی مدرسے میں داخلہ لے لیا اور وہ سوپور ہائی اسکول چلے گئے، کیوں کہ انہیں تیسری پوزیشن لینے پر وظیفہ ملا تھا۔ وہاں تنگ دستی اور مشکلات کے باوجود ساتویں تک تعلیم جاری رہی، بعد ازاں صحافی اور مصنف، محمد دین فوق انہیں

تعلیم دِلوانے کے لیے لاہور لے آئے، مگر وہ تعلیم کے حصول کی بجائے گھریلو ملازم بن کر رہ گئے۔اس صورت حال پر بہت دل گرفتہ تھے اور روتے رہتے۔ لکھتے ہیں، ''اس عرصے میں میرا کام صرف اور صرف اقبال کی نظم ''پرندے کی فریاد'' پڑھنا، مکان کی چھت یا صحن میں بیٹھ کر رونا اور آنسو بہانا تھا''۔انہی معاملات میں ایک برس گزر گیا اور وہ آخر تنگ آکر واپس کشمیر آگئے اور سوپور کے اسکول میں داخلہ لے لیا۔میٹرک کے بعد انہیں وہاں ملازمت کی آفر ہوئی، مگر وہ مزید تعلیم حاصل کرنا چاہتے تھے،اس لیے ایک بار پھر لاہور آگئے اور کچھ ہی دنوں بعد اورینٹل کالج میں داخلہ مل گیا۔یہاں انہوں نے فارسی اور عربی زبانوں میں مہارت حاصل کی۔اس دوران وہ گھنٹوں علامہ اقبال کے مزار پر بھی بیٹھے رہتے۔بعدازاں، کشمیر واپس چلے گئے اور کشمیر یونی ورسٹی سے ادیب فاضل اور منشی فاضل کی اسناد حاصل کیں۔1949ء میں بطور استاد، ملازمت شروع کی اور بارہ برس تک مختلف اسکولز میں پڑھاتے رہے۔دورِ طالب علمی ہی میں مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی فکر سے متاثر ہوئے اور پھر جماعتِ اسلامی جموں وکشمیر کے امیر، مولانا سعدالدین کی صحبت بھی نصیب ہوئی،اس طرح وہ باقاعدہ طور پر جماعتِ اسلامی کا حصہ بن گئے،تو ملازمت کا سلسلہ ترک کر کے خود کو مکمل طور پر دینی خدمات کے لیے وقف کردیا۔سید علی گیلانی نے دو شادیاں کیں۔پہلی اہلیہ سے دو بیٹے، ڈاکٹر نعیم گیلانی اور سید نسیم گیلانی، جب کہ تین بیٹیاں ہیں۔1968ء میں اہلیہ کا انتقال ہوا، تو دوسری شادی کی، جس سے تین بیٹیاں ہوئیں۔

سیاسی، تحریکی زندگی

ایک تو یہ علی گیلانی اپنے بچپن میں ڈوگرہ راج کے خلاف عوامی مزاحمت کی تحریک اور اُس کے معاشرے پر اثرات کا مشاہدہ کر چکے تھے، پھر یہ کہ تقسیمِ ہند کے بعد جس طرح بھارتی افواج نے انہیں غلام بنانے کی سازش کی، وہ بھی ان کے سامنے تھی، نیز، مولانا مودودیؒ کی انقلابی فکر نے بھی اپنا کرشمہ دِکھایا اور نوجوان علی گیلانی ظلم وجبر کے خلاف میدان میں نکل پڑا اور ایسا نکلا کہ آخری دَم تک چٹان بنا رہا۔وہ 1953ء میں جماعتِ اسلامی کے رُکن بنے۔بعدازاں سیکرٹری جنرل، پارلیمانی لیڈر اور قائم مقام امیر بھی رہے۔اُس وقت ایک سوچ یہ بھی تھی کہ انتخابات میں حصہ لے کر ایوان میں پہنچا جائے اور وہاں کشمیری عوام کے حقِ خودارادیت کے لیے جدوجہد کی جائے، اسی سوچ کے تحت سید علی گیلانی نے 1972ء اور 1977ء میں جماعتِ اسلامی کے ٹکٹ پر انتخابات میں حصہ لیا اور سوپور سے رکن اسمبلی منتخب ہوئے۔1987ء کا الیکشن ''مسلم متحدہ محاذ'' کے پلیٹ فارم سے لڑا، جس کے قائد وہ خود

تھے۔ اس اتحاد کو اسمبلی میں آنے سے روکنے کے لیے بدترین دھاندلی کی گئی، لیکن اس کے باوجود وہ اسمبلی پہنچ ہی گئے۔ تاہم انہیں جلد ہی اندازہ ہوگیا کہ بھارت وہاں بھی اُن کی آواز سننے پر تیار نہیں، تو 30 اگست 1989ء کو اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہوگئے اور پھر کبھی انتخابی عمل کا حصہ نہیں بنے۔ 1990ء میں بھارتی مظالم سے تنگ آئے عوام نے اپنی مدد آپ کے تحت مسلح جدوجہد کا آغاز کیا، تو انہوں نے کھل کر اس کی حمایت کی۔ 1993ء میں "آل پارٹیز حریت کانفرنس" کا قیام عمل میں آیا، تو وہ اس کے سربراہ منتخب ہوئے۔ بعدازاں بدقسمتی سے یہ فورم دو حصوں میں تقسیم ہوگیا، جس میں سے ایک قیادت سید علی گیلانی اور دوسرے کی میرواعظ عمر فاروق کے پاس تھی، تاہم علی گیلانی گزشتہ جون میں اس سرگرمی سے بھی اپنی طویل علالت اور دیگر مسائل کے سبب الگ ہوگئے تھے۔ انہوں نے 2003ء میں جماعتِ اسلامی کی مشاورت سے اشرف صحرائی کے ساتھ مل کر ایک الگ تنظیم "تحریک حریت جموں وکشمیر" کی بھی بنیاد رکھی تھی۔ وہ معروف عالمی مسلم فورم "رابطہ عالم اسلامی" کے بھی رکن رہے اور یہ اعزاز حاصل کرنے والے وہ پہلے کشمیری رہنما تھے۔

قید و بند، مگر جُھکا نہ بِکا

سید عطاء اللہ بخاری فرمایا کرتے تھے کہ "ہماری زندگی تو جیلوں اور ریلوں (کثرتِ سفر کی طرف اشارہ) ہی میں گزر گئی۔" ایسا ہی کچھ سید علی گیلانی کے ساتھ ہوا۔ وہ تقریباً ڈیڑھ دہائی تک جیلوں میں بند رہے، یہاں تک کہ اُن کا جنازہ بھی قیدی ہی کی حیثیت سے اُٹھا۔ پہلی بار 1962ء میں گرفتار ہوئے اور 13 ماہ قید رہے۔ 1965ء میں ایک بار پھر گرفتار ہوئے اور 22 ماہ جیل میں بند رہے۔ یوں گرفتاریوں اور نظر بندیوں کا یہ سلسلہ زندگی بھر جاری رہا۔ اسی اسیری کے دوران والد کا انتقال ہوا، تو انہیں اُن کا چہرہ تک دیکھنے دیا گیا اور نہ ہی نمازِ جنازہ میں شرکت کی اجازت ملی۔ اسی طرح بڑھاپے اور کئی خطرناک امراض میں مبتلا ہونے کے باوجود بچوں کو اُن سے ملنے کی اجازت نہیں تھی، مگر بھارت کا یہ ظلم و جبر بھی انہیں جھکنے پر مجبور نہ کرسکا۔

چٹان جیسا مؤقف

سید علی شاہ گیلانی نے نوجوانی میں یہ اصولی موقف اختیار کیا کہ مسئلہ کشمیر کا حل ریاستی عوام کے استصواب رائے ہی سے ممکن ہے اور پھر کبھی اس موقف سے ذرا آگے پیچھے نہیں ہوئے۔ زندگی بھر اپنے اس موقف پر یک سُو اور ڈٹے رہے، جس کی انہیں بھاری قیمت بھی ادا کرنی پڑی۔ پرویز مشرف نے مسئلہ کشمیر کے لیے "چناب فارمولا" جیسے

حل تجویز کیے، تو سید علی گیلانی نے سخت مزاحمت کی۔ یہاں تک کہ 2005ء میں نئی دلّی کے پاکستانی سفارت خانے میں پرویز مشرف اور اُن کے درمیان ہونے والی ملاقات میں تلخ کلامی تک نوبت جا پہنچی۔ پھر انہیں تنہا کر کے اس گستاخی کی سزا بھی دینے کی کوشش کی گئی، مگر کشمیری عوام اُن کے ساتھ کھڑے رہے۔ گزشتہ دور میں ایک بار پھر کشمیر کے کئی حل سامنے آنے لگے، تو انہوں نے وزیرِاعظم، عمران خان کو خط لکھ کر خبردار کیا کہ ایسی کوششیں نہ کی جائیں، جن سے مسئلہ کشمیر سرد خانے کی نذر ہو یا جن سے تقسیمِ کشمیر کی بُو آئے۔ اُن سے بھارت نے کئی بار رابطے کیے تاکہ موقف میں کچھ لچک لائی جا سکے، مگر وہ انہیں ''قابو'' نہ کر سکا، حالاں کہ بھارت اِس سے قبل شیخ عبداللہ کو اپنے جال میں لانے میں کامیاب تھا۔

عوامی رہنما کی شان ہی الگ

یہ سوال ہمیشہ سے اہم رہا اور اب بھی اِس کا بار بار ذکر رہا ہے کہ آخر علی گیلانی کی عوامی مقبولیت کا راز کیا تھا؟ لوگ اُن کی ایک اپیل پر کاروبار بند کر کے گھروں میں کیوں بیٹھ جاتے تھے اور ایک اشارہ پر آگ اُگلتی بندوقوں کے سامنے کیوں جا کھڑے ہو جاتے؟ دراصل سید علی گیلانی، کشمیر کے منظرنامے پر اُس وقت آئے، جب اُس دور کے مقبول ترین عوامی رہنما، ''شیرِ کشمیر''، شیخ عبداللہ یوٹرن لیتے ہوئے اچانک بھارت کی گود میں جا بیٹھے اور کشمیری عوام قیادت سے محروم ہو گئے، عوام شیخ عبداللہ کو اپنا ہیرو اور نجات دہندہ سمجھتے تھے، وہ بیس برس سے زائد عرصے تک استصوابِ رائے کے حق میں مہم چلاتے رہے اور پھر ایک روز اندرا گاندھی کے ساتھ معاہدہ کر کے بھارتی سرکار کا حصہ بن گئے۔ ان حالات میں کشمیری مایوس ہو چلے تھے کہ علی گیلانی نے آگے بڑھ کر انہیں حوصلہ دیا اور عوام کو اس بات کا یقین دلانے میں کام یاب رہے کہ شیخ عبداللہ کا بھارت کے ساتھ الحاق کا فیصلہ ہر لحاظ سے غلط ہے۔ پھر یہ عوام کو ان پر اندھا یقین تھا کہ ان کا گیلانی کٹ تو سکتا ہے، مگر وہ کبھی جھکے کا نہیں اور انہیں نے اپنے عوام کا مان بھی رکھا۔ حالاں کہ انہیں بھی بارہا ایسے مواقع ملے، جب ''کچھ دو، کچھ لو'' کی بنیاد پر بہت سے سیاسی اور مالی فوائد سمیٹے جا سکتے تھے، مگر انہوں نے اپنے کشمیر، اپنے پاکستان اور اپنے عوام سے غداری کا سوچا تک نہیں۔ خاتون صحافی، نعیمہ احمد مہجور کا کہنا ہے، ''میں نے اپنے خاندان کے بزرگوں سے اکثر سنا ہے کہ گیلانی کے خلاف شیخ عبداللہ سے زیادہ پروپیگنڈا کیا گیا، مگر گیلانی چوں کہ صوم صلوٰۃ کے پابند اور اپنے موقف پر قائم رہے، لہٰذا اُن پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا اور وہ نہ صرف دشمن کو مات دیتے گئے، بلکہ قوم کے ہر دل عزیز رہنما بھی بن گئے، جس کی انہوں نے تمنا کی تھی''۔ بقول ایک تجزیہ نگار

”جس طرح اُن کی زندگی گزشتہ چار دہائیوں سے بھارت جیسے بڑے ملک پر حاوی رہی، اس سے زیادہ اُن کی موت اگلی دسیوں دہائیوں تک پورے برصغیر پر حاوی رہے گی“۔

بے مثال مصنف، بے بدل خطیب

سید علی شاہ گیلانی نے اپنی تصنیف وتالیف اور خطابت کی خوبیوں سے بھی عوامی بیداری کا خوب کام لیا۔ انہوں نے دو درجن سے زائد کتب لکھیں، جن میں ولر کنارے، روداد قفس، اقبال، روح دین کا شناسا، قصہ درد، نوائے حریت، بھارت کے استعمال حربے، عیدین، مقتل سے واپسی، صدائے درد، سفر محمود میں ذکر مظلوم، دید وشنید، ملت مظلوم، پس چہ باید کرد، پیام آخر، اقبال اپنے پیغام کی روشنی میں ایک پہلو یہ بھی ہے کشمیر کی تصویر کا، ہجرت اور شہادت، تحریک حریت اور انگریزی کتاب ”what should be done“ شامل ہیں۔ دوسری طرف ان کی خطابت بھی کمال تھی، جس کا اندازہ مختلف ویڈیوز سے لگایا جاسکتا ہے۔ ایسا لگتا تھا، جیسے عوام کے دل اُن کے ہاتھ میں ہوں۔ ان کی تقاریر دلائل کی مضبوطی اور عوامی جذبات کے اظہار کا بھرپور عکاس ہوتی تھیں۔

دَم دَم پاکستان

صحافی وکالم نگار، ہارون رشید نے بہت خوبصورت بات کہی ہے کہ ”سید علی گیلانی، قائداعظم کے بعد سب سے بڑے پاکستانی تھے“۔ ایک ایسے ماحول میں جہاں پاکستان کا نام لینا جرم ہو، وہاں ببانگ دہل، گلی محلوں میں، چوک چوراہوں پر ”پاکستان زندہ باد“ کے نعرے لگانا اور ”ہم پاکستانی ہیں اور پاکستان ہمارا ہے“ جیسا لازوال نعرہ متعارف کروانا سید علی گیلانی ہی کا حوصلہ تھا۔ وہ کشمیر میں صرف پاکستان کی آواز ہی نہیں، سراپا پاکستان تھے۔ اگر ہماری کوتاہیوں کے باوجود آج بھی کشمیری پاکستان کے ساتھ کھڑے ہیں اور وہاں سے ”پاکستان زندہ باد“ کی صدائیں بلند ہورہی ہیں، تو اس کا کریڈٹ بجا طور پر علی گیلانی جیسے پاکستانیوں ہی کو جاتا ہے۔

بھارت اب بھی کانپ رہا ہے

قابض افواج ”بوڑھے شیر“ سے سہمی رہتی تھیں اور پھر اُن کی میت بھی قابضین کو خوف زدہ کرتی رہی۔ یہی وجہ تھی کہ انتقال کی خبر کے ساتھ ہی مقبوضہ کشمیر نئی پابندیوں کی لپیٹ میں آگیا۔ کرفیو نافذ ہوا، انٹرنیٹ سروس معطل کردی گئی، موبائل فون خاموش کردیے گئے، گھر کا محاصرہ کرکیا گیا اور جگہ جگہ مسلح اہل کار کھڑے کردیے گئے تاکہ عوام

اپنے قائد کے جنازے میں شرکت نہ کر سکیں۔ علی گیلانی نے وصیت کی تھی کہ انہیں مزارِ شہداء، سری نگر میں سپرد خاک کیا جائے، مگر اس کی اجازت نہیں دی گئی۔ اہل خانہ تدفین کی تیاری کر رہے تھے، تو بھارتی فورسز کی بھاری نفری رات تین بجے گھر میں گھس گئی اور میت زبردستی اپنے قبضے میں لے لی۔ قابض فورسز نے لواحقین پر دباؤ ڈالا کہ وہ میت کو ایک گھنٹے کے اندر سپرد خاک کر دیں، جس پر اہلِ خانہ نے کہا کہ وہ فجر کے بعد تدفین کرنا چاہتے ہیں، لیکن اہل کاروں نے اتنی مہلت بھی دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اس دوران صاحب زادے، ڈاکٹر نعیم گیلانی اور اُن کی اہلیہ پر تشدد کیا گیا، جس سے وہ زخمی ہو گئے۔ سوگواروں نے اس موقعے پر ''ہم کیا چاہتے آزادی، ہم پاکستانی ہیں اور پاکستان ہمارا ہے'' جیسے نعرے لگائے۔ مسلح اہل کاروں نے رات ساڑھے 4 بجے زبردستی تدفین کر دی۔ صاحبزادے ڈاکٹر نعیم گیلانی کے بقول ''ابا جان کو کس نے غسل دیا، اُن کے جنازے میں کون شامل ہوا اور ان کی کس نے تدفین کی؟ اس کا ہمیں کچھ پتا نہیں''۔

نشانِ پاکستان

14 اگست 2020 کو صدرِ مملکت، ڈاکٹر عارف علوی نے حریت رہنما، سید علی شاہ گیلانی کو آزادی کے لیے بے مثال جدوجہد پر پاکستان کے سب سے بڑے اعزاز ''نشانِ پاکستان'' سے نوازا اور ایوانِ صدر میں منعقدہ تقریب میں سید علی گیلانی کے لیے یہ ایوارڈ حریت کانفرنس، آزاد کشمیر شاخ نے وصول کیا۔

بشکریہ: روزنامہ جنگ۔ 12 ستمبر 2021ء

شعلہ بن کر پھونک دے خاشاکِ غیر اللہ کو
خوفِ باطل کیا، کہ ہے غارت گر باطل بھی تو
بے خبر: تو جوہرِ آئینۂ ایام ہے
تو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے
(اقبالؒ)

یومِ تکبیر

28 مئی 1998ء

لیفٹیننٹ کرنل (ر) میاں محمد جمیل اطہر

ایٹم بم بنا کے ہم نے، دنیا کو دکھلایا ہے
اوجِ فلک پر ہم نے اپنا، پرچم اب لہرایا ہے

ایک کرشمہ قوم نے دیکھا، چاغی کے کہساروں میں
سُن کے اوپر تلے دھماکے، ہر دشمن گھبرایا ہے

غوری اور شاہین چلا کے، دشمن کو پیغام دیا
ایٹم کے میدان میں ہم نے، لوہا اب منوایا ہے

حیدر کی تلوار کے وارث، طارق کی یلغار ہیں ہم
ایٹم کے معماروں میں، نام اپنا لکھوایا ہے

ہاتھوں میں قرآن اٹھائے، سینوں میں ایمان چھپائے
حق کے اونچے نعروں میں، آگے قدم بڑھایا ہے

محسنِ☆ ملت حافظِ ملت، جس نے بم بنایا ہے
ناز ہے ساری قوم کو اس پہ، قوم کا وہ سرمایا ہے

توڑیں گے کشکول کو ہم، ہاتھ نہ اَب پھیلائیں گے
درسِ خودی اقبال نے ساری، قوم کو اب سکھلایا ہے

ہر فرد ہماری مِلت کا، مردِ مجاہد غازی ہے
اعزاز خدا کے فضل سے اطہرؔ، قوم نے یہ اب پایا ہے

☆ ڈاکٹر عبدالقدیر خان

اطلاعات انجمن

مرتب: تاج محمد جان

یوم اقبال اور انجمن کے یوم تاسیس کی مشترکہ تقریب

شاعر مشرق، مصور پاکستان علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کے یوم وفات اور انجمن فیض الاسلام کے یوم تاسیس کی مشترکہ تقریب انجمن کے راجا غلام قادر غبار ہال فیض آباد مرکز میں منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی سابق صوبائی وزیر صحت اور معروف سماجی رہنما ڈاکٹر جمال ناصر تھے۔ صدر انجمن پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے تقریب کی صدارت کی جبکہ سینئر نائب صدر انجمن محترمہ اظہار فاطمہ، نائب صدر لیفٹیننٹ کرنل (ر) میاں جمیل اطہر، جنرل سیکریٹری گروپ کیپٹن (ر) پرویز اختر، سیکریٹری مالیات راجہ صابر حسین، جوائنٹ سیکریٹری طاہر ضیا، بزم عروج ادب کے سربراہ نعیم اکرم قریشی، ماہر تعلیم پروفیسر انعام، پرنسپل صاحبان شبیر احمد ستی، مسز مسرت شفیق، نسیم نازنین، زین العابدین، اساتذہ، طلبہ اوران کے والدین کی بڑی تعداد اس موقع پر موجود تھی۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز اللہ تعالیٰ کے پاک کلام اور نعت رسول مقبول ﷺ سے ہوا۔ تقریب کی نظامت فیض آباد سکول کی اساتذہ مسز مسرت عباس اور مس غزالہ زیدی نے انجام دیئے۔ انجمن فیض الاسلام کے سکولوں کی طالبات اور طلبا نے ملی نغمے اور خوبصورت ٹیبلوز پیش کیے جن میں تحریک پاکستان، وطن کی تعمیر و ترقی اور علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ کی سوچ کے پہلو نمایاں تھے۔ حاضرین نے بچوں کی بہترین پرفارمنس پر انہیں دل کھول کر داد دی۔ صدر انجمن پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے اپنے صدارتی و استقبالی خطبے کے ابتدائی کلمات میں تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا اور خصوصی طور پر ڈاکٹر جمال ناصر کو داد و تحسین سے نوازا جو اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود انجمن فیض الاسلام کے ہر پروگرام میں شرکت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماہ اپریل اقبالؒ کی رحلت اور انجمن فیض الاسلام کے قیام کا مہینہ ہے اور اسی لئے ہم نے یوم اقبالؒ اور انجمن کے یوم تاسیس کو منانے کے لیے مشترکہ تقریب کا اہتمام کیا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد نے کہا کہ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے پاکستان بننے سے چار سال پہلے انجمن فیض الاسلام کا ادارہ بنایا تھا جہاں یتیم بچوں کی پرورش کا اہتمام کیا گیا اور آج

یہ ادارہ ایک تناور درخت بن کر معاشرے کی ہمہ جہت خدمت کر رہا ہے۔انہوں نے پاکستان کے قیام میں علامہ اقبالؒ کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اقبال نے نہ صرف پاکستان کے قیام کا تصور دیا بلکہ اس تصور یا خواب کو تعبیر دینے کے لیے قائداعظم محمد علی جناح کو فعال و متحرک کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔قائداعظم محمد علی جناحؒ اور ڈاکٹر محمد اقبالؒ دونوں ایک دوسرے کے بہت مداح تھے۔انہوں نے انجمن فیض الاسلام کی خدمات پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اس ادارے کی فلاحی سرگرمیوں کا دائرہ روز بروز وسیع ہو رہا ہے۔مہمان خصوصی ڈاکٹر جمال ناصر نے اپنے خطاب میں کہا کہ وطن عزیز میں پاکستان بنانے والوں کے ویژن کا شدید فقدان ہے۔ہم گفتار کے غازی تو ہیں مگر کردار کے غازی نہیں بن سکے اور یہی وجہ ہے کہ ہم مسائل کے اندر گھرے ہوئے ہیں۔ڈاکٹر جمال ناصر نے کلام اقبالؒ کی روشنی میں مسلمان اور مومن کا فرق واضح کرتے ہوئے کہا کہ مومن کا سب سے بڑا ہتھیار اس کا اللہ اور اسلامی تعلیمات پر ایمان و یقین ہوتا ہے جس کے آگے تمام مشینی اسباب کمزور پڑ جاتے ہیں۔انہوں نے بچوں سے کہا کہ وہ اپنے اندر اسلام میں بتائے گئے اوصاف حمیدہ پیدا کریں۔نعیم اکرم قریشی نے اپنے خطاب میں علامہ اقبالؒ اور انجمن فیض الاسلام کی خدمات کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت و تحسین پیش کیا اور اقبالؒ کے کلام کی تشریح سے آگاہ کرتے ہوئے طلبہ سے کہا کہ وہ قائدؒ اور اقبالؒ جیسے راہنماں کو اپنا ہیرو بنائیں اور ان کے کردار کا مطالعہ کر کے اس پر عمل پیرا ہوں۔نائب صدر لیفٹیننٹ کرنل (ر) میاں جمیل اطہر نے انجمن فیض الاسلام کے حوالے سے اپنی نظم پیش کی جبکہ راجا صابر حسین نے ملک و قوم کی فلاح و بہتری کے لئے دعا کروائی۔

کبھی خوش ، تو کبھی غم میں ڈھلتے رہتے ہیں
طبیعتوں کی طرح ہم بدلتے رہتے ہیں
سنوارتے کبھی سیرت بھی کاش وہ اپنی
جو لوگ نت نئے چہرے بدلتے رہتے ہیں

(نصرت زیدی)

توشۂ آخرت

جولوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ اُن کے مال کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک دانہ، کہ اس سے سات بالیاں اُگیں ۔ اور ہر ہر بالی کے اندر سوسو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہتا ہے افزونی دیتا رہتا ہے۔ اللہ بڑا وسعت اور بڑا علم والا ہے۔ (سورۃ البقرہ:۲۶۱)

☆

☆ انجمن کے مرکزی دفتر (ٹرنک بازار) اور فیض آباد کمپلیکس کی برانچوں میں موصول ہونے والے عطیات کی فہرست۔

اس شمارے میں جس ماہ کے عطیات کی فہرست شائع ہورہی ہے۔ اگر آپ نے اسی ماہ میں عطیہ دیا ہوتو اپنی رسید نمبر کے مطابق جس جگہ اور جس تاریخ کو عطیہ دیا ہو وہیں تلاش کیجئے۔

حسابات ٹرنک بازار بابت ماہ مارچ 2025ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
24مارچ25	17820	غضنفر صاحب	راولپنڈی	200
//	17821	منسوخ	-	-
//	17822	امجد صاحب	راولپنڈی	500
//	17823	عادل صاحب	//	500
//	17824	جان محمد مرحوم	//	2000
//	17825	ابوش احمد صاحب	//	3000
//	17826	خواجہ فیصل صاحب	//	25000
//	17827	النور ڈرگ سٹور	//	2000
//	17828	وقار ٹریڈرز	//	5000
//	17829	رفیق صاحب	//	5000
//	17830	ریحان خالد صاحب	//	1000
//	17831	القادر ٹریڈرز	//	15000
//	17832	طاہرہ اشرف صاحبہ	//	1000
//	17833	اذان فیبرکس	//	500
//	17834	نیک دل مسلمان	//	2500
//	17835	عبدالرشید صاحب	//	10000
//	15892	نصرت آفتاب	//	1000
//	15893	آفتاب شوکت صاحب	//	1000
//	15894	کامران آفتاب صاحب	//	2000
//	15895	مختار احمد صاحب	//	100
//	15896	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000
25مارچ25	15897	وسیم گلزار صاحب	//	2000
//	15898	محمد لطیف صاحب	//	4500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
25مارچ25	15899	نسیم درانی صاحب	راولپنڈی	1000
//	15900	لطیف صاحب	//	500
//	17836	بلال صاحب	//	12000
//	17837	بلال صاحب	//	1000
//	17838	اذان فیبرکس	//	500
//	17839	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	2000
//	17840	بریگیڈیئر ابراہیم انجم صاحب	//	2000
//	17841	زاہد عزیز صاحب	//	5000
//	17842	مختار صاحب	//	100
//	17843	عامر صاحب	//	10000
//	17844	چوہدری عظیم صاحب	//	1250
//	17845	منسوخ	-	-
//	17846	کامل صاحب	راولپنڈی	3000
//	17847	ریاض صاحب	//	1000
26مارچ25	17848	بسلسلہ ختم القرآن فیض مسجد ٹرنک بازار	//	10000
//	17849	جاوید اقبال اینڈ سمعیہ جاوید	//	100000
//	17850	ڈاکٹر امجد علی عمر صاحب	//	40000
//	17851	منسوخ	-	-
//	17852	خرم شہزاد صاحب	//	1000
//	17853	اذان فیبرکس	//	500
//	17854	زبیر انجمن صاحب	//	500
//	17855	محمد سلیمان قریشی صاحب		5000
//	17856	مختار صاحب	//	100
//	17857	شیخ محمد رزاق صاحب	//	5000
//	17858	سید شارق وقار صاحب	//	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
26 مارچ 25	17859	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	راولپنڈی	1000
27 مارچ 25	17860	طاہر صاحب	//	4000
//	17861	سید عزیز احسن صاحب	//	30000
//	17862	منسوخ	-	-
//	17863	خورشید اشرف صاحب معرفت یعقوب صاحب	مسقط اومان	100000
//	17864	شاہد، تاثیر احمد صاحبان	راولپنڈی	700
//	17865	نزاکت صاحب	//	1000
//	17866	انجمن فیض الاسلام بکس ۲-۱	//	17380
//	17867	والدین ثاقب	//	100
//	17868	ثاقب فیملی	//	120
//	17869	ارشد اینڈ فیملی	//	1100
//	17870	محمد سعید شیخ صاحب	اسلام آباد	50000
//	17871	شاہدہ اعظم بھٹی	راولپنڈی	10000
//	17872	مختار صاحب	//	100
//	17873	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا	//	2000
//	17874	بریگیڈیر ابراہیم انجم	//	2000
//	17875	بندہ خدا	//	3000
//	17876	عبداللہ اعوان صاحب	//	15000
//	17877	یوسف صاحب	//	2000
28 مارچ 25	17878	ایاز صاحب	//	1500
//	17879	ایاز صاحب	//	2000
//	17880	ایاز صاحب	//	1500
//	17881	ملک رضا صاحب	//	2700
//	17882	شیخ طارق صاحب	//	4900
//	17883	عمران صاحب	//	2500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
28 مارچ 25	17884	عمران صاحب	راولپنڈی	2000
//	17885	چندہ نمازیاں فیض مسجد ٹرنک بازار	//	14850
//	17886	شیخ نعمان صاحب	//	2000
//	17887	وسیم صاحب	//	2500
//	17888	ندیم فوٹو سٹوڈیو	//	1000
//	17889	محمد عامر صاحب	//	1000
//	17890	محمد ادریس صاحب	//	4000
//	17891	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا صاحب	//	1000
//	17892	ساجد تاج، زاہد تاج صاحبان	یوکے	20250
//	17893	شعیب احمد جاوید صاحب	راولپنڈی	4000
//	17894	انجم بشیر صاحب	//	20000
//	17895	انجم بشیر صاحب	//	1000
//	17896	منزہ ناز صاحبہ	//	10000
//	17897	جاوید اقبال صاحب	//	30000
//	17898	چوہدری دل محمد صاحب	//	20000
//	17899	رابعہ صاحبہ	//	1500
//	17900	زاہد صابر صاحب	//	2000
//	17901	محمد صابر حسین صاحب	اسلام آباد	1000
29 مارچ 25	17902	شیخ جنید صاحب	راولپنڈی	1000
//	17903	محمد شعیب صاحب	//	1000
//	17904	چندہ نمازیاں	//	4750
//	17905	طاہر محمود صاحب	//	3500
//	17906	عثمان اظہر صاحب	//	150000
//	17907	ملک انجم فاروق پراچہ صاحب	//	2000
//	17908	محمد حاشر حسین صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
[illegible]	17909	عبدالسلام صاحب	راولپنڈی	1500
//	17910	سعدیہ صاحبہ	//	10000
//	17911	فراز احمد ولد اقبال احمد	//	13000
//	17912	راضیہ لطیف صاحبہ	//	3000
//	17913	راشد صاحب	//	1500
//	17914	عمیر رضا صاحب	//	20000
//	17915	اشعر خالد صاحب	//	10000
//	17916	احسان اظہر صاحب	//	50000
//	17917	سہیل احمد جاوید صاحب	//	2100
//	17918	فراز احمد والد اقبال احمد	//	100000
//	17919	ملک رحیم دین صاحب	//	1800
//	17920	فرحان رشید صاحب	//	9000
//	17921	جمال رشید صاحب	//	15000
//	17922	محمد جنید الحق صاحب	//	1000
//	17923	آغا جاوید اقبال صاحب	//	7500
//	17924	دلاور عباس صاحب	//	1350
//	17925	آغا اظہر اقبال فیملی	//	1000
//	17926	علی رضا صاحب	//	6000
//	17927	عبدالشکور بٹ صاحب	آزاد کشمیر	8000
//	17928	حافظ محمد اسحاق صاحب	ہری پور	5000
//	17929	عبداللہ برادرز	راولپنڈی	3600
//	17930	ڈاکٹر یوسف عباس مرزا	//	2000
//	17931	بریگیڈیئر ابراہیم انجم صاحب	//	2000
//	17932	محمد اشتیاق راجا صاحب	//	4200
//	17933	امتیاز احمد صاحب	//	1200
//	17934	محمد اسامہ صاحب	//	500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
29/4/25ء	17935	مرزا محمد سعید عباس صاحب	راولپنڈی	1000
//	17936	ڈاکٹر سعید عباس مرزا صاحب	//	1000
30/4/25ء	17937	محمد ادریس صاحب	//	3000
//	17938	مریم احمد [illegible]	//	1500
//	17939	ڈاکٹر احمد علی عمر صاحب	سعودی عرب	11000
//	17940	شاہدہ فاروق صاحبہ	راولپنڈی	25000
//	17941	محمد شیراز صاحب	//	5000
//	17942	وقار احمد صاحب	//	15000
//	17943	عتیق محمود صاحب	//	40000
//	17944	طاہر محمود صاحب	//	500
//	17945	امتیاز احمد صاحب	//	1500
//	17946	عابد صاحب	//	7650
//	17947	زبیر احمد صاحب	//	2500
//	17948	امجد شاہ صاحب	//	1440
//	17949	امجد شاہ صاحب	//	1000
//	17950	امجد شاہ صاحب	//	5000
//	17951	عتیق احمد صاحب	//	12000
//	17952	عتیق احمد صاحب	//	4000
//	17953	تنویر شجاع صاحب	//	1500
//	17954	عتیق احمد صاحب	//	2000
//	17955	سید ذوالفقار صاحب	//	2500
//	17956	وسیم احمد صاحب	//	1000
//	17957	مقبول حسین صاحب	//	1680
//	17958	آصف اقبال صاحب	//	2000
//	17959	عمر پراچہ صاحب	//	500
//	17960	عمران شاہ صاحب	//	1500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
30مارچ25	17961	والدین مرحومین عمران	راولپنڈی	1000
//	17962	میاں تنویر صاحب	//	500
//	17963	حمزہ علی صاحب	//	200
//	17964	وقاص صاحب	//	1300
//	17965	فیصل صاحب	//	1000
//	17966	زاہد سعید صاحب	//	3500
//	17967	زاہد صاحب	//	500
//	17968	عامر صاحب	//	500
//	17969	شاہ زمان صاحب	//	50
//	17970	ساجد محمود صاحب	//	2000
//	17971	محمد مسعود صاحب	//	2500
//	17972	قاضی محمد اظہر شہزاد اعوان	//	750
//	17973	قاضی محمد اظہر شہزاد اعوان	//	250
//	17974	شیراز صاحب	//	2000
//	17975	قدیر عالم صاحب	//	2000
//	17976	محمد شفاقت صاحب	//	1000
//	17977	محمد معین صاحب	//	500
//	17978	سہیل صاحب	//	2000
//	17979	ابرار اینڈ فیملی	//	500
//	17980	منصور صاحب	//	3000
//	17981	مبین صاحب	//	3200
//	17982	شیراز پراچہ صاحب	//	2000
//	17983	عابد صاحب	//	750
//	17984	عبداللہ صاحب	//	1500
//	17985	عبدالرشید صاحب	//	1500
//	17986	بابر ریاض صاحب	//	1500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
30مارچ25	17987	شاہد محمود صاحب	راولپنڈی	1500
//	17988	سید اختر علی صاحب	//	1000
//	17989	نیکدل مسلمان	//	5000
//	17990	نیکدل مسلمان	//	200
//	17991	وقاص صاحب	//	250
31مارچ25	17992	عبدالحمید صاحب	راولپنڈی	1500
//	17993	عامر غلام صاحب	//	1350
//	17994	سراج الحق صاحب	//	1250
//	17995	عمران صاحب	//	1000
//	17996	نعیم صاحب	//	500
//	17997	خالد بشیر صاحب	//	5000
//	17998	مرزا حفیظ صاحب	//	5000
//	17999	پرنسپل فریدہ عمر صاحبہ	//	2000
//	18000	شیخ ضیاء قمر صاحب	//	6000

حسابات ٹرنک بازار بابت ماہ اپریل 2025ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
کیم اپریل25	18001	عبدالرحمان صاحب	راولپنڈی	1100
2اپریل25	18002	زینب سلیمی صاحبہ	//	27740
//	18003	نیکدل مسلمان	//	1000
3اپریل25	18004	طارق سلیم صاحب	//	4000
//	18005	طارق سلیم صاحب	//	1000
//	18006	احمد حفیظ صاحب	//	20000
//	18007	مختار صاحب	//	100
4اپریل25	18008	خالد رشید، محمد ابوذر خالد	راولپنڈی	700
//	18009	اذان فیبرکس	//	500
//	18010	مختار احمد صاحب	//	100

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
15 اپریل 25	18011	عبدالطیف مغل صاحب	راولپنڈی	5000
//	18012	امتیاز صاحب	//	100
16 اپریل 25	18013	عزیز الرحمٰن صاحب	//	4000
//	18014	بندہ خدا	//	500
//	18015	ساجد نواز قریشی صاحب	//	2000
//	18016	محمد لطیف صاحب	//	500
17 اپریل 25	18017	منسوخ	-	-
//	18018	سلمان چوہدری صاحب	یو ایس	20000
//	18019	M . I . 2	راولپنڈی	450
//	18020	نثار صاحب	//	1000
//	18021	احسان الحق صاحب	//	1000
//	18022	محمد شفیع ٹرنک	//	1500
//	18023	عمران صاحب	//	5000
//	18024	اذان فیبرکس	//	500
18 اپریل 25	18025	محمد اشفاق صاحب	راولپنڈی	25000
//	18026	عدیل صاحب	//	100
//	18027	اذان فیبرکس	//	500
//	18028	بلال احمد شاہ صاحب	//	5000
19 اپریل 25	18029	دانیال حمید صاحب	راولپنڈی	1000
//	18030	اذان فیبرکس	//	500
//	18031	امجد جاوید صاحب	//	100
//	18032	مختار صاحب	//	100
10 اپریل 25	17201	ص نمبر ۱۳۸ محمد طارق	راولپنڈی	640
//	17202	ص نمبر ۱۴۵ عاشق حسین	//	1520
//	17203	انجم آرا جمیل صاحبہ	//	7000
//	17204	انجم آرا جمیل صاحبہ	//	4000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
10 اپریل 25	17205	ص نمبر ۱۱۷ حاجی میاں نقو جراح	راولپنڈی	2000
//	17206	ص نمبر ۷۲۹ نیو دہلی دواخانہ	//	1100
//	17207	ص نمبر ۲ محمد ظہیر بٹ صاحب	//	1430
//	17208	ص نمبر ۲۸۷ بابر برادرز	//	1090
//	17209	ص نمبر ۱۲۷ افضل سیونگ مشین نمبر ۱	//	980
//	17210	ص نمبر ۱۵۸ وقار فیبرکس	//	750
//	17211	ص نمبر ۱۵۵ الرحمٰن فیبرکس	//	1040
//	17212	ثاقب علی صاحب	//	2000
//	17213	ثاقب علی بمعہ فیملی	//	1000
//	17214	والدین مرحومین ثاقب علی	//	200
//	17215	Afzal Jehan Siddiqi	اسلام آباد	35000
//	17216	ڈاکٹر رضوان صاحب	راولپنڈی	9000
//	17217	طارق محمود صاحب	کمال آباد	10000
//	17218	ص نمبر ۱۵۲ سودا سلف	اسلام آباد	6300
//	17219	محمد شاہد ولد فضل حسین	//	6000
//	17220	منسوخ	-	-
//	17221	منسوخ	-	-
//	17222	منسوخ	-	-
//	17223	ص نمبر ۱۵۳ ابن اصغر شیخ عبدالحنان	راولپنڈی	1660
//	17224	ص نمبر ۱۲۹ عدیل پراچہ	//	5400
//	17225	نسیم اشتیاق صاحبہ	سہام روڈ	1000
//	17226	نسیم اشتیاق صاحبہ	//	1000
//	17227	والدین مرحومین اشتیاق رسول	//	1000
//	17228	چوہدری اشتیاق رسول	//	1000

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
10اپریل25	17229	نوید اشتیاق صاحب	سہام روڈ	4500
//	17230	چوہدری خالد اشتیاق	//	1000
//	17231	[illegible]	//	500
//	17232	نوید اشتیاق صاحب	//	2500
//	17233	بیگم نوید صاحبہ	//	200
//	17234	شاہد اشتیاق صاحب	//	1000
//	17235	بیگم نوید صاحبہ	//	200
//	17236	والدین مرحومین بیگم نوید	//	200
//	17237	محمد حسن صاحب	//	100
//	17238	محمد طیب صاحب	//	200
//	17239	جمشید صاحب	راولپنڈی	1000
//	17240	خواجہ حفیظ مرحوم	DHA	3000
//	17241	خواجہ حفیظ مرحوم	//	3000
//	17242	انجم نوید، مبشر نوید صاحبان	لالہ زار	5000
//	17243	نیکہ بانوں صاحبہ	راولپنڈی	500
//	17244	شوکت ملک صاحب	//	500
//	17245	سلمان رؤف صاحب	//	500
//	17246	والدین مرحومین محمد بشارت	//	100
//	17247	سید اقبال حسین صاحب	//	5000
//	17248	عادل قیوم صاحب	//	100
//	17249	طارق قیوم صاحب	//	100
//	17250	ذولیخاں بی بی	//	100
//	18033	شاہد قریشی صاحب	راولپنڈی	30000
//	18034	شاہد قریشی صاحب	//	5000
//	18035	مبشرہ عابد صاحبہ	//	15620
//	18036	اذان فیبرکس	//	500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
10اپریل25	18037	خان محمد خان صاحب	راولپنڈی	1000
//	18038	مختار صاحب	//	100
11اپریل25	18039	اذان فیبرکس	//	500
//	18040	مختار صاحب	//	100
//	18041	حاجی خالد صاحب	//	5000
//	18042	ڈاکٹر شکیل احمد صاحب	//	15000
12اپریل25	18043	بشارت صاحب	//	2000
//	18044	منسوخ	-	-
//	18045	پیروز بخت قاضی صاحب	لاہور	15000
//	18046	اذان فیبرکس	راولپنڈی	500
//	18047	چندہ نمازیاں	//	5080
//	18048	مختار صاحب	//	100
//	18049	خیال محمد صاحب	//	1500
//	18050	بندہ خدا	//	500
13اپریل25	18351	اذان فیبرکس	راولپنڈی	500
//	18352	مختار صاحب	//	100
14اپریل25	17602	فرخندہ عزیز صاحبہ	//	5000
//	17603	عامر کامران صاحب	//	25000
//	17604	منسوخ	-	-
//	17605	ڈاکٹر محمد جبرا صاحب	راولپنڈی	1000
//	17606	کرنل خواجہ جاوید سرشاد	//	5000
//	17607	مسز شوکت فاروقی صاحبہ	اسلام آباد	10000
//	17608	زارا بی بی صاحبہ	//	10000
//	17609	طارق محمود قریشی صاحب	//	5000
//	17610	سعید اختر انصاری صاحب	//	1000
//	17611	وقار رستم بخشی صاحب	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
14اپریل25	17612	کامران ملک، عثمان ملک، ساجدہ نسیم	اسلام آباد	3000
//	17613	سلمان محمود فاروقی صاحب	//	3000
//	17614	صلاح الدین ضیاء صاحب	//	1000
//	17615	عمیر بن معین صاحب	//	2000
//	17616	عامر صاحب	//	2000
//	17617	بیگم صاحبہ بریگیڈیر اعجاز الدین خان صاحب	//	1000
//	17618	میجر جنرل خواجہ احسان اسلم	//	1000
//	17619	شاہد الرحمان صاحب	//	1000
//	17620	ڈاکٹر عائشہ صاحبہ	//	5000
//	17621	عبدالعزیز قریشی مرحوم و زوجہ	//	1000
//	17622	شمشاد علی قریشی و زوجہ	//	500
//	17623	امین ٹریڈرز	//	500
//	17624	بریگیڈیر وسیم سعید صاحب	//	500
//	17625	بریگیڈیر عامر یعقوب	//	1000
//	17626	محمد ابراہیم صاحب	//	1000
//	17627	ڈاکٹر نوید حسن صاحب	راولپنڈی	1000
//	17628	بریگیڈیر محمد الیاس خان	//	3000
//	17629	بریگیڈیر فیض اللہ چیمہ	//	1000
//	17630	بریگیڈیر منیر احمد چیمہ صاحب	//	1000
//	17631	ماڈرن پینٹ صدر	راولپنڈی	200
//	17632	ائیر کموڈور محمد علی صاحب	//	1000
//	17633	لیفٹیننٹ کرنل عبدالعزیز خان	//	2000
//	17634	چوہدری احسان الحق صاحب	//	1000
//	17635	ناصر رشید صاحب	//	1000
//	17636	بیگم صاحبہ چوہدری محمد اسلم قمر	//	1000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
14اپریل25	17637	نعمان حسن صاحب	راولپنڈی	2000
//	17638	علی خان بابر صاحب	//	1000
//	17639	محمد حسن صاحب	ایبٹ آباد	500
//	17640	جنرل غلام حسن خان صاحب	راولپنڈی	100
//	17641	حبیب خان صاحب	//	500
//	17642	نبیل نجم صاحب	//	500
//	17643	ڈاکٹر ملک شفقت حسن	//	5000
//	17644	حسن رضا زیدی صاحب	//	200
//	17645	منظر احمد صاحب	//	3000
//	17646	منظر احمد صاحب	//	2000
//	17647	منظر احمد برائے زوجہ مرحومہ	//	1000
//	17648	منظر احمد برائے والدہ صاحبہ	//	1000
//	17649	منظر احمد برائے والد صاحب	//	1000
//	17650	پروفیسر مسرت خان صاحب	//	500
//	18353	بندہ خدا	راولپنڈی	300
//	18354	آذان فیبرکس	//	500
//	18355	خان محمد صاحب	//	500
//	18356	بندہ خدا	//	7500
//	18357	مختار احمد صاحب	//	100
//	18358	رانا ساجد صاحب	//	500
//	18359	شہزاد صاحب	//	100
//	18360	عادل صاحب	//	2000
15اپریل25	18361	گلزار احمد صاحب	راولپنڈی	5000
//	18362	شوکت علی، نذیر بانو صاحبہ	//	8000
//	18363	اذان فیبرکس	//	500
//	18364	بریگیڈیر ابراہیم انجم صاحب	//	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
16اپریل25	18151	شیخ احسان الٰہی مرحوم	راولپنڈی	100
//	18152	ساجدہ احسان مرحومہ	//	100
//	18153	محمد اعظم خان مرحوم	//	100
//	18154	نادرہ بی بی مرحومہ	//	100
//	18155	آمنہ اعجاز صاحبہ	//	100
//	18156	ہما اعجاز صاحبہ	//	100
//	18157	عبداللہ اعجاز صاحب	//	100
//	18158	مریم ایاز صاحبہ	//	100
//	18159	وسیم اشفاق صاحب	//	100
//	18160	محمد سبحان ایاز صاحب	//	100
//	18161	ڈاکٹر رضوان صاحب	//	2000
//	18162	احمد محمود صاحب	اسلام آباد	50
//	18163	نسرین زبیری صاحبہ	//	200
//	18164	نسرین زبیری صاحبہ	//	50
//	18165	حلیمہ سعدیہ صاحبہ	//	50
//	18166	خرم مجتبیٰ صاحب	//	50
//	18167	محمد فرخ محمود صاحب	//	50
//	18168	خرم مجتبیٰ بمعہ فیملی	//	250
//	18169	محمد شبیر حسن مرحوم	//	50
//	18170	والدہ مرحومہ احمد محمود	//	50
//	18171	سردار فاطمہ مرحومہ	//	50
//	18172	شبیر فاطمہ مرحومہ	//	50
//	18173	محمد محسن مرحوم	//	50
//	18174	عائشہ فرخ صاحبہ	//	50
//	18175	نور فاطمہ صاحبہ	//	50
//	18176	احمد محمود مرحوم	اسلام آباد	1600

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
16اپریل25	18177	عمارہ بتول صاحبہ	اسلام آباد	50
//	18178	رابعہ محمود صاحبہ	//	50
//	18179	عمیلا سعد صاحبہ	//	50
//	18180	محمد حسن صاحب	//	50
//	18181	طاہر اسلام زبیری صاحب	//	50
//	18182	اسماء محمود صاحبہ	//	50
//	18183	اسماء محمود بمعہ فیملی	//	250
//	18184	الیون ویلیوز	//	1000
//	18185	موفلیک شلوشن	//	1000
//	18186	محمد زبیر صاحب	//	100
//	18187	شمشادی خاتون صاحبہ	//	5000
//	18188	پروین اظہر صاحبہ	//	3000
//	18189	بیگم ایوب مرحومہ	//	200
//	18190	مختار احمد صاحب	//	2500
//	18191	سید سفیر الحق حقی، سید تحسین الحق حقی صاحبان	//	3000
//	18192	شیخ اکرام مرحوم	//	5000
//	18193	ڈاکٹر سعدیہ صاحبہ	اسلام آباد	5000
//	18194	عبدالرحمٰن صاحب	//	2500
//	18195	عبدالقادر صاحب	//	2500
//	18196	چوہدری حاکم علی مرحوم	//	500
//	18197	شاہدہ منصور صاحبہ	//	500
//	18198	ثمین صدیق مرحومہ	//	500
//	18199	اتحاد پیکجرز	//	500
//	18200	والدین مرحومین ارشد زمان انصاری و بیگم انصاری	//	2000

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
16 اپریل 25	18365	وقاص احمد ولد اقبال احمد	راولپنڈی	10000
//	18366	عدیل صاحب	//	100
//	18367	اذان فیبرکس	//	500
//	18368	مختار احمد صاحب	//	100
//	18369	Amna Hina Famly	U.S.A	20000
//	18370	امت سلمہ	راولپنڈی	5000
17 اپریل 25	18371	عدیل صاحب	//	100
//	18372	اظہر ضمیر صاحب	اسلام آباد	40000
//	18373	نور اشرف اینڈ سنز	راولپنڈی	2000
//	18374	امجد بشیر صاحب	//	5000
//	18375	محمد علی صاحب	//	5000
//	18376	اذان فیبرکس	//	500
//	18377	اشتیاق صاحب	//	500
18 اپریل 25	18378	ارشاد الرحمٰن صاحب	//	2000
//	18379	سکینہ بیگم صاحبہ	//	5000
//	18380	اذان فیبرکس	//	500
//	18381	مختار احمد صاحب	//	100
//	18382	چندہ نمازیاں فیض مسجد	//	3900
19 اپریل 25	18383	مختار صاحب	راولپنڈی	100
20 اپریل 25	18384	اذان فیبرکس	//	500
//	18385	مختار احمد صاحب	//	100
21 اپریل 25	18251	ص نمبر ۵۶ رفیق باربر شاپ	اسلام آباد	2170
//	18252	ڈاکٹر مسعود مرحوم	//	200
//	18253	ص نمبر ۱۲۱ بسم اللہ ہوٹل	//	1080
//	18254	محمد عمران صاحب	راولپنڈی	1000
//	18255	سید تجمل حسین شاہ مرحوم	//	250

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
21 اپریل 25	18256	سید زاہد حسین شاہ مرحوم	راولپنڈی	250
//	18257	دختر سید عزیز احسن مرحومہ	//	500
//	18258	محمد محبوب صاحب	//	500
//	18259	محمد اقبال صاحب	//	500
//	18260	چوہدری تیمور ظفر صاحب	//	1000
//	18261	والدین مرحومین چوہدری ظفر	//	500
//	18262	اے ایس آپٹیکس عینک ساز	//	3000
//	18263	نیو چمن آٹوز	گوالمنڈی	100
//	18264	چوہدری افتخار حسین مرحوم	//	2000
//	18265	ایک نیک دل خاتون	//	500
//	18266	چوہدری افتخار حسین مرحوم	//	500
//	18267	ایک نیک دل خاتون	//	500
//	18268	ایک نیک دل خاتون	//	200
//	18269	چوہدری نذیر حسین مرحوم	//	300
//	18270	افتخار احمد ستی صاحب	//	1000
//	18271	عبدالغفار صاحب	//	200
//	18272	حاجی معز الدین صاحب	//	4000
//	18273	ایک نیک دل انسان	//	100
//	18274	یاسمین مرحومہ	راولپنڈی	100
//	18275	الحاج محمد حسین صاحب	//	25000
//	18276	منسوخ	-	-
//	18277	شاہ وحید معرفت کرنل حامد	عسکری ۱۴	15000
//	18278	ملک بشیر احمد و بیگم ملک بشیر احمد	راولپنڈی	100
//	18279	بیگم سجاد صاحبہ	//	100
//	18280	محمد ثاقب علی صاحب	//	2000
//	18281	ثاقب علی بمعہ فیملی	//	1000

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
21اپریل25	18282	والدین مرحومین ثاقب علی	راولپنڈی	200
//	18283	انفال واجد	//	1500
//	18284	ساجد اینڈ عثمان صاحبان	//	200
//	18285	مختار برادرز	//	200
//	18286	علی سائیکل ورکس	//	1000
//	18287	جوبلی الیکٹرک سٹور	//	100
//	18288	ملک خدا بخش مرحوم و بیگم خدا بخش مرحومہ	//	300
//	18289	ملک محمد عمران مرحوم	//	150
//	18290	خرم شہزاد صاحب	//	100
//	18291	جان ٹی سٹور	//	200
//	18292	حاجی شیخ نصر اللہ فیملی	//	1000
//	18293	ہارون ٹریڈرز	//	100
//	18294	صدیق کارپوریشن	//	200
//	18295	پاک شوز	//	100
//	18296	میر حسین و بیگم مرحومین	//	200
//	18297	نصرین ناصر صاحب	//	200
//	18298	سید طالب حسین گیلانی	//	1000
//	18299	پیر حسین صراف	//	500
//	18300	بشیر احمد بھٹی صاحب	//	1000
//	18201	غلام فرید صدیقی معرفت عبدالجلیل خان	اسلام آباد	5000
//	18202	بیگم عبدالودود صاحبہ معرفت عبدالجلیل خان	//	5000
//	18203	عبدالجلیل خان صاحب	//	5000
//	18204	سعدہ پروین معرفت عبدالجلیل خان	//	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
21اپریل25	18205	آنسہ سعدہ کوثر صاحبہ معرفت عبدالجلیل خان	اسلام آباد	5000
//	18206	بڑی باجی صاحبہ معرفت عبدالجلیل خان	//	5000
//	18207	محمد اعجاز صاحب	//	500
//	18208	مدینہ دال ملز	//	200
//	18209	اسلام آباد سوپ اینڈ کیمیکلز	//	2000
//	18210	افتخار سیٹھی صاحب	//	5000
//	18211	رفیق کوثر و اہلیہ رفیق کوثر مرحومین	//	3000
//	18212	گلیکسی پیکچرز	//	500
//	18213	ندیم کوثر مرحوم معرفت نعیم کوثر	//	1000
//	18214	میاں حسن احمد صاحب	//	2000
//	18215	ڈاکٹر نجمہ عزیز صاحبہ	//	2000
//	18216	ارسلان پان شاپ	فیض آباد	200
//	18217	سعد شفقت معرفت ڈاکٹر سعدیہ	اسلام آباد	2500
//	18218	سعد شفقت معرفت ڈاکٹر سعدیہ	//	2500
//	18219	ص نمبر ۳۳ حاجی صادق علی	کلر سیداں	370
//	18220	الکرم جیولرز (حوالدار کرم داد مرحوم)	//	200
//	18221	ص نمبر ۱۵ محمد حسن جنرل سٹور	//	1200
//	18222	چوہدری تاج، فرنیچر ہاؤس	//	5700
//	18223	بابو محمد اسماعیل اینڈ بیکرز	//	5500
//	18224	ص نمبر ۲۹ حاجی محمد نیاز خان	//	1000
//	18225	محمد اشتیاق صاحب	//	1000
//	18226	چوہدری محمد امین، چوہدری محمد نوید صاحبان	اسلام آباد	1000
//	18227	والدین مرحومین منیر اختر عباسی	//	500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
21اپریل25	18228	اعتبار حسین صاحب	اسلام آباد	100
//	18229	ص نمبر ۱۸۷ طارق بیکری	راولپنڈی	13660
//	18230	ص نمبر ۱۲۵۶ اقبال جنرل سٹور	نیو کٹاریاں	600
//	18231	ص نمبر ۱۸۳ بلال جنرل سٹور	//	600
//	18232	ص نمبر ۱۹۰ محمد صدیق جنرل سٹور	//	1300
//	18233	ص نمبر ۱۷۶ حاجی رفیق آٹا چکی	//	1300
//	18234	ص نمبر ۲۷ حاجی علی اصغر مرحوم	//	1500
//	18235	ص نمبر ۱۵۶ العباسی بیکرز	//	650
//	18236	ص نمبر ۵۶۹ لائف کیریر میڈیکل سٹور	//	820
//	18237	ص نمبر ۱۸۷ محمد صادق	//	1000
//	18238	ص نمبر ۷۷ ٹوان فارمیسی	//	480
//	18239	آفتاب ہانڈے صاحب	//	200
//	18240	اشرف صاحب جدہ والے	//	200
//	18241	حاجی ارشاد اینڈ فیملی مرحومین	راولپنڈی	1200
//	18242	محمد مشتاق عجواہ ہوٹل	//	200
//	18243	ص نمبر ۱۴۷ ملک نصیر حیدر ٹوانہ	اسلام آباد	1350
//	18244	والدہ مرحومہ تصور حسین والدہ مرحومہ کشمالہ	پاکستان کالونی	1200
//	18245	وقار محمود صاحب	کہوٹہ	500
//	18246	عبدالرحیم مرحوم	//	3560
//	18247	سہیل سیٹھی صاحب	//	500
//	18248	طاہر محمود سیٹھی صاحب	//	1000
//	18249	طارق قیوم صاحب	راولپنڈی	60
//	18250	عادل قیوم صاحب	//	50
//	18386	مشہود صاحب	//	1500
21اپریل25	18387	بشریٰ بی بی صاحبہ	راولپنڈی	5000
//	18388	علی خان صاحب	//	200
//	18389	وقاص صاحب	//	200
//	18390	عادل صاحب	//	3000
//	5960	رحمت خان کرایہ بابت ماہ جولائی تا دسمبر ۲۰۲۴ء	//	150000
22اپریل25	18391	زاہد تی صاحب	راولپنڈی	2500
//	18392	ازان فیبرکس	//	500
//	18393	مختار احمد صاحب	//	100
//	18394	اشرف جاوید فیملی	//	1000
//	18395	طاہرہ اشرف صاحبہ	//	1000
//	18396	شیخ سلیمان عزیز صاحب	//	5500
//	18397	خواجہ محمد طارق صاحب	//	10000
23اپریل25	18398	ازان فیبرکس	راولپنڈی	500
//	18399	مختار احمد صاحب	//	100
24اپریل25	18400	ماسٹر عمران صاحب/بیٹی	//	5000
//	18401	میاں قیصر مبین قریشی صاحب	//	10000
//	18402	وقار احمد صاحب	//	1000
//	18403	امّی وسیم صاحبہ	//	100
//	18404	ازان فیبرکس	//	500
//	18405	محمد نعیم چوہدری صاحب	//	1500
//	18406	ارشد علی صاحب	//	1100
//	18407	مختار احمد صاحب	//	100
25اپریل25	18408	وسیم گلزار صاحب	راولپنڈی	5000
//	18409	چندہ نمازیاں فیض مسجد ٹرنک بازار	//	4300
//	18410	مختار احمد صاحب	//	100

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
26اپریل25	18411	مختار احمد صاحب	راولپنڈی	100
27اپریل25	18412	اذان قیصر کس	//	500
28اپریل25	18413	فیض الاسلام انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی	مندرہ	180000
//	18414	چندہ نمازیاں فیض مسجد	راولپنڈی	3500
//	18415	اذان المہر کس	//	500
//	18416	مختار احمد صاحب	//	100
//	18417	ماریا الٰہی صاحبہ	//	2500
29اپریل25	18418	ڈاکٹر احمد علی عمر صاحب معرفت بدر منیر صاحب	راولپنڈی	15000
//	18419	Marla Ahmed	//	100000
//	18420	شیخ تنویر اکرم صاحب	//	3000
//	18421	مختار صاحب	//	100
30اپریل25	18422	اذان المہر کس	//	500
//	18423	مختار صاحب	//	100
//	18424	ایس انجم بشیر صاحب	//	20000

حسابات فیض آباد بابت ماہ مارچ 2025ء

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
3مارچ25	14497	عذرا خان صاحبہ	اسلام آباد	20000
//	14498	توقیر احمد صاحب	//	5000
//	14499	ڈاکٹر احمد صاحب	//	200000
//	14500	محمد حسن علی ابراہیم صاحب	//	100
//	14501	بیلا	//	35000
//	14502	مسرت جان	اسلام آباد	5000
3مارچ25	14503	گلاس ورلڈ	راولپنڈی	50000
//	14504	رضیہ بیگم صاحبہ	اسلام آباد	1000
//	14505	رحمت علی صاحب	//	10000
//	14506	طاہر صفدر صاحب	//	20000
//	14507	نجمہ محمود صاحبہ	//	10000
//	14508	نجمہ محمود صاحبہ	//	10000
4مارچ25	14509	طارق محمود صاحب	راولپنڈی	100
//	14510	سیما خان صاحبہ	اسلام آباد	30000
//	14511	سیما خان صاحبہ	//	26000
//	14512	محمد شعیب صاحب	//	5000
//	14513	ولید پرویز صاحب	//	15000
//	14514	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	14515	جمشید اقبال صاحب	//	1000
//	14516	فاخرہ نذیر قریشی صاحبہ	راولپنڈی	30000
//	14517	بریگیڈیئر محمد عرفان صاحب	لاہور	5000
//	14518	محمد جواد کھوکھر صاحب	//	150000
//	14519	ڈاکٹر گرانہ خٹک	//	20000
//	14520	ابرار الحق صاحب	اسلام آباد	3000
//	14521	عامر خوشی مسیح	//	2500
//	14522	مقبول الٰہی صاحب	//	5000
//	14523	والدین مقبول الٰہی	//	1000
//	14524	سجاد صاحب	//	1000
//	14525	انیکہ	//	84000
//	14526	محمد ادریس صاحب	راولپنڈی	10000
//	14527	شکیل احمد صاحب	//	20000
//	14528	محمد ممتاز صاحب	//	3000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
4مارچ25	14529	اشرف صاحب	راولپنڈی	5000
//	14530	کیپٹن لنک	اسلام آباد	2000
//	14531	عامر حسین صاحب	//	25000
//	14532	عامر حسین صاحب	//	10000
//	14533	فتح محمد صاحب	//	20000
//	14534	اسیر محمد صاحب	//	20000
//	14535	پیر اسرار عرشی بھٹی صاحب	//	20000
//	14536	عرشی بھٹی صاحب	//	20000
//	14537	فیاض صاحب	//	10000
//	14538	ماں جی	//	3000
//	14539	آفتاب محمود صاحب	راولپنڈی	100000
//	14540	شاہد عالم صاحب	//	100000
//	14541	خاور عباسی صاحب	//	2000
//	14542	فہمیدہ شکیل صاحبہ	//	2000
//	14543	رانیا صفی اللہ	//	5000
//	14544	سید شاہد حنیف صاحب	//	4500
//	14545	اشفاق احمد صاحب	//	6000
//	14546	نانا، نانی، دادا، دادی خلیل احمد	//	2000
//	14547	چاچا، چاچی، مامو، مامی	//	2000
//	14548	پھوپھی	//	1000
//	14549	میاں کرم الٰہی صاحب	//	500
//	14550	اکرام الحق صاحب	//	1000
//	14551	ظہیر الدین بابر صاحب	//	100000
//	14552	نعیم احمد صاحب	//	500
//	14553	والدین مقبول الٰہی	//	5000
//	14554	خلیل احمد صاحب	//	5000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
4مارچ25	14555	عبدالرقیب صاحب	راولپنڈی	200
//	14556	مسز مسرت شفیق	//	250
5مارچ25	14557	عاقب انور صاحب	اسلام آباد	15000
//	14558	محمد ایان صاحب	//	1750
//	14559	کرنل افتخار علی صاحب	راولپنڈی	30000
//	14560	غلام علی صاحب	//	25000
//	14561	صائمہ رؤف صاحبہ	//	12000
//	14562	محمد تحسین صاحب	//	5000
//	14563	سردار عبید غفور صاحب	//	850
//	14564	راجا امجد علی صاحب	//	50000
//	14565	راجا سعد اللہ صاحب	//	5000
//	14566	بجلی بل	//	7182
//	14567	رضوان صاحب	راولپنڈی	1000
//	14568	نوید صاحب	//	500
//	14569	محمد عثمان صاحب	اسلام آباد	10000
//	14570	صدقات	راولپنڈی	7050
//	14571	احد صاحب	//	30000
//	14572	صدقات	//	28000
5مارچ25	14573	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	14574	سیدہ عامرہ سرتاج	اسلام آباد	50000
//	14575	چوہدری فلور ملز	//	50000
//	14576	محمد زبیر صاحب	//	100000
//	14577	محمودہ اجمل صاحب	//	30000
//	14578	فیروز خواجہ صاحب	//	10000
//	14579	عرفان اشتیاق قریشی صاحب	//	50000
//	14580	سٹاف مندرہ کیمپس	//	5600

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
5مارچ25	14581	حماد یوسف صاحب	اسلام آباد	25000
//	14582	تاج محمد جان صاحب	//	6370
//	14583	سعدیہ صاحبہ	//	2000
//	14584	زنیڈ نوسائبہ	//	1000
//	14585	شمیم رضوان	//	10000
//	14586	وقاص محمود صاحب	//	2000
//	14587	محمد عارف صاحب	//	1000
//	14588	گروپ کیپٹن (ر) پرویز اختر	راولپنڈی	8850
//	14589	زاہد سلیم صاحب	//	5000
//	14590	خرم محمود صاحب	//	5000
//	14591	نوشین راجا صاحبہ	//	20000
//	14592	ڈاکٹر عبدالحمید صاحب	اسلام آباد	50000
//	14593	ڈاکٹر تحسین عبدالحمید اسماعیل	//	25000
//	14594	محمد شفیع صاحب	//	6000
//	14595	حاجی محمد صابر صاحب	//	10000
//	14596	خالدہ ثمر صاحبہ	//	25000
//	14597	حنا عثمان صاحبہ	//	6000
//	14598	تاج محمد جان صاحب	//	1000
//	14599	محمد خالد نصر صاحب	//	10000
//	14600	محمد حسن علی ابراہیم صاحب	//	100
//	14601	عبدالحمید ہمدانی صاحب	//	100
//	14602	سردار دانش عباس صاحب	//	200
//	14603	میاں محمد فیصل ہانڈے	راولپنڈی	350000
//	14604	امجد سلیم صاحب	//	1500
//	14605	نعیم اختر صاحب	//	15000
//	14606	عائشہ صاحبہ	//	18000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
5مارچ25	14607	راجہ غلام مرتضیٰ صاحب	راولپنڈی	9900
//	14608	ایک نیک دل انسان	//	10000
//	14609	ثناء اللہ صاحب	اسلام آباد	100000
//	14610	محمد سرور صاحب	//	1000
//	14611	عبدالشکور صاحب	راولپنڈی	500
//	14612	صدقات	//	17000
//	14613	عمران ظفر صاحب	//	7000
//	14614	عمران صاحب	//	2000
6مارچ25	14615	فضل سیونگ مشین	راولپنڈی	20000
//	14616	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	14617	محمد عامر صاحب	//	500
//	14618	ڈاکٹر طاہر بشیر صاحب	اسلام آباد	10000
//	14619	چوہدری بشیر صاحب	//	500
//	14620	اقبال بیگم صاحبہ	//	2000
//	14621	PC سٹور	//	7000
//	14622	میاں کرنل جمیل اظہر	راولپنڈی	3700
//	14623	علی صاحب	//	10000
//	14624	عبدالحمید صاحب	//	2000
//	14625	شہزاد یونس صاحب	//	2000
//	14626	مسز اسامہ صاحبہ	//	25000
//	14627	مسز اسامہ صاحبہ	//	12300
//	14628	محمد زاہد صاحب	//	1000
//	14629	منسوخ	-	-
//	14630	مسز پروین چوہدری	اسلام آباد	56000
//	14631	سید عدنان شاہ صاحب	//	10000
//	14632	شیخ محمد اقبال صاحب	راولپنڈی	60000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
مارچ25	14633	ڈاکٹر منیر احمد صاحب	راولپنڈی	10000
//	14634	رفیق النساء منہاس	//	100000
//	14635	محمد مشتاق صاحب	//	30000
//	14636	اختر علی صاحب	اسلام آباد	5000
//	14637	پروفیسر طارق محمود صاحب	//	11000
//	14638	بریگیڈیئر (ر) جمال ضیاء	لاہور	30000
//	14639	عشرت فیاض	اسلام آباد	10000
//	14640	فرخ فیاض	//	7000
//	14641	فیاض احمد مرحوم	//	20000
//	14642	غزالہ یاسمین صاحبہ	//	10000
//	14643	محمد سلیم صاحب	//	6000
//	14644	پروین اختر صاحبہ	//	7000
//	14645	صلاح الدین صاحب	//	1000
//	14646	مریم بی بی صاحبہ	//	1000
//	14647	شکیل شجاع صاحب	//	1000
//	14648	شجاع الدین صاحب	//	5000
//	14649	محمد حسن علی ابراہیم صاحب	//	100
//	14650	مسز اعجاز صاحبہ	راولپنڈی	10000
//	14651	خالدہ زاہد صاحبہ	//	30000
//	14652	بلال صاحب	//	15000
//	14653	مسعود احمد صاحب	//	3000
//	14654	زاہد علیم صاحب	//	10000
//	14655	جمشید محمود بیگ صاحب	//	200
//	14656	عائشہ علیم صاحبہ	//	10000
//	14657	عبداللہ صاحب	//	40000
//	14658	صدقات	//	54000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
6مارچ25	14659	ڈاکٹر عبدالقیوم صاحب	راولپنڈی	2830
//	14660	شاہد عبداللہ صاحب	//	5000
//	14661	شاہد عبداللہ صاحب	//	2000
//	14662	شاہد عبداللہ صاحب	//	3000
//	14663	مسز شاہد عبداللہ صاحبہ	//	3000
//	14664	افتخار احمد صاحب	//	2000
8مارچ25	14665	محمد عمر اقبال صاحب	راولپنڈی	1050
//	14666	محمد ثقلین صاحب	//	20000
//	14667	مسز سہیل صاحبہ	//	2000
//	14668	عبدالغفار صاحب	//	1000
//	14669	فرحان احمد صاحب	//	3500
//	14670	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	14671	حفیظ احمد صاحب	//	1100
//	14672	عمران صاحب	//	500
//	14673	ڈاکٹر جمشید ضیاء صاحب	//	1000
//	14674	میاں وقاص مسعود صاحب	//	5000
//	14675	امجد صاحب	//	2200
//	14676	ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب	//	5000
//	14677	محمد شبیر عباسی صاحب	//	30000
//	14678	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	14679	ملک سہیل صاحب	//	15000
//	14680	ثوبیہ اسلم صاحبہ	اسلام آباد	20000
//	14681	ضیاء الدین صاحب	//	23000
//	14682	سعد محمد صاحب	//	18000
//	14683	مسز نعیم صاحبہ	//	10000
//	14684	521	//	10000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
7مارچ25	14685	ملک امجد نعیم صاحب	راولپنڈی	300
//	14686	نصیر اللہ اعوان صاحب	اسلام آباد	14000
//	14687	عرفان اللہ اعوان صاحب	//	10000
//	14688	پروفیسر نیاز عرفان صاحب	//	100000
//	14689	چوہدری تنویر صاحب	//	20000
//	14690	محمد جمال صاحب	//	15000
//	14691	سید عثمان احمد صاحب	//	5000
//	14692	تجمل حسین صاحب	//	40000
//	14693	تجمل حسین صاحب	//	1100
//	14694	صدقات	//	2150
//	14695	رضی الرحمان صاحب	//	12000
//	14696	صدقات	//	4250
//	14697	ضیاء الحق صاحب	//	1000
//	14698	محمد حسن علی ابراہیم صاحب	//	100
//	14699	آصف صاحب	//	10000
//	14700	مریم قمر صاحبہ	//	25000
//	14701	حاجی محمد ایوب صاحب	راولپنڈی	50000
//	14702	صدقات	//	1420
//	14703	محمد سفیان صاحب	//	3000
//	14704	فرخ سہیل صاحب	//	3000
//	14705	آمدن بذریعہ گودام	//	1600
//	14706	واثق صاحب	//	10000
//	14707	عمران ارشاد صاحب	لاہور	40000
//	14708	صدقات	راولپنڈی	24000
//	14709	اورنگزیب سفری	//	200
//	14710	محمد نصیر بٹ صاحب	//	35000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
7مارچ25	14711	سہیل صاحب	راولپنڈی	5000
8مارچ25	14712	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	14713	مسز آمنہ درانی صاحبہ	//	20000
//	14714	مسز روبانہ وقار صاحبہ	//	25000
//	14715	صدقات	//	5660
//	14716	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	14717	عبداللہ ظفر صاحب	//	5000
//	14718	مسز عبداللہ ظفر صاحبہ	//	4000
//	14719	مسز عبدالکریم صاحبہ	//	3000
//	14720	مسز شوکت حیات صاحبہ	//	3000
//	14721	ڈاکٹر مسز صغریٰ آمن	//	20000
//	14722	مسز آمنہ احمد	//	5000
//	14723	محمد احمد آمین	//	5000
//	14724	آفتاب صاحب	//	1000
//	14725	عزیز الرحمان صاحب	//	50000
//	14726	شفاء فاؤنڈیشن	اسلام آباد	10000
//	14727	عرفان ضیاء قریشی صاحب	راولپنڈی	25000
//	14728	عائشہ عبدالرحمان صاحبہ	راولپنڈی	25000
//	14729	حنا عثمان صاحبہ	//	40000
//	14730	شوکت محمود صاحب	//	1000
//	14731	نوید علی صاحب	//	15000
//	14732	سعیدہ اختر صاحبہ	//	5000
//	14733	راجا آفتاب احمد صاحب	//	40000
//	14734	فرخ	اسلام آباد	80000
//	14735	بیگم فاخرہ صداقت میر	//	210000
//	14736	ایزد حسین میر صاحب	//	3500000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
8مارچ25	14737	نادیہ حسن میر صاحبہ	اسلام آباد	3000000
//	14738	آمدن بذریعہ ڈینٹل کلینک	راولپنڈی	13590
//	14739	مسز صفیہ جواد صاحبہ	//	2000
//	14740	جواد حسن صاحب	//	1450
//	14741	چوہدری شاہد صاحب	//	1000
//	14742	محمد خالد صاحب	//	20000
//	14743	سیدہ نوید فوزی علی صاحبہ	اسلام آباد	6000
//	14744	کرنل سید نوید فوزی علی صاحب	//	50000
//	14745	فیاض ہاشمی صاحب	راولپنڈی	20000
//	14746	شہباز خان صاحب	اسلام آباد	20000
//	14747	گل رخ	//	5000
//	14748	صدقات	//	4250
//	14749	منسوخ	-	-
//	14750	صدقات	راولپنڈی	1400
//	14751	بریگیڈیئر نبیلہ صاحبہ	اسلام آباد	25000
//	14752	شیخ یعقوب صاحب	//	5000
//	14753	اشتیاق احمد صاحب	//	10000
//	14754	محمد فیصل صاحب	//	5600
//	14755	توقیر استاد صاحب	//	1420
//	14756	محمد بشیر صاحب	//	5000
//	14757	سجاد صاحب	//	1000
//	14758	محمد اسماعیل صاحب	//	75000
//	14759	نعیم صاحب	//	3000
//	14760	منیر احمد صاحب	//	10000
//	14761	جواد یوسف صاحب	//	40000
//	14762	شاہد صاحب	//	50000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
8مارچ25	14763	شاہینہ تمیز الدین صاحبہ	لاہور	75000
//	14764	محمد خالد مسعود صاحب	//	100000
//	14765	پروفیسر ڈاکٹر چوہان شوکت	راولپنڈی	30000
//	14766	مسز انیلہ حامد صاحبہ	اسلام آباد	25000
//	14767	حامد مشتاق صاحب	//	25000
9مارچ25	14768	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	14769	مسز رفعت ریاض صاحبہ	اسلام آباد	10000
//	14770	محمد امین سعید صاحب	راولپنڈی	30000
//	14771	محمد حسن علی ابراہیم صاحب	//	100
//	14772	۴۵۶	//	10000
//	14773	تجمل حسین صاحب	//	20000
//	14774	ارشد محمود صاحب	//	1000
//	14775	عبداللہ صاحب	//	15000
//	14776	توصیف احمد صاحب	//	7000
//	14777	طارق محمود صاحب	اسلام آباد	100000
//	14778	طارق محمود صاحب	//	2000
//	14779	عبدالرؤف صاحب	راولپنڈی	25000
//	14780	عبدالرؤف صاحب	//	5000
//	14781	لبنیٰ راؤف صاحبہ	//	10000
//	14782	حامد علی شاہ صاحب	//	15000
//	14783	لیاقت علی صاحب	//	3000
//	14784	زرلش زنیر	//	20000
//	14785	عمارہ عدنان	//	25000
//	14786	ذوالفقار علی صاحب	//	15000
//	14787	محمد اسلم صاحب	//	15000
//	14788	وقاص صاحب	//	7000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
9مارچ25	14789	بشریٰ صاحبہ	راولپنڈی	15000
//	14790	غلام فرید صاحب	//	50000
//	14791	چوہدری محمد قاسم صاحب	//	10000
//	14792	حاجی محمد ادریس صاحب	//	10000
//	14793	فہد مدثر حمید صاحب	اسلام آباد	30000
//	14794	عبدالجبار صاحب	//	10000
10مارچ25	14795	مسز ڈاکٹر قریشی صاحبہ	اسلام آباد	20000
//	14796	ڈاکٹر سفینہ قریشی صاحبہ	//	10000
//	14797	ڈاکٹر ثانیہ قریشی صاحبہ	//	5000
//	14798	ڈاکٹر عائشہ قریشی صاحبہ	//	5000
//	14799	اسد قریشی صاحب	//	25000
//	14800	انور لطیف صاحب	//	10000
//	14801	قاضی ارشد صاحب	//	5000
//	14802	حسام احمد صاحب	//	2000
//	14803	ایک نیک دل انسان	//	1000
//	14804	یامین صاحب	//	1420
//	14805	ڈاکٹر محمد سعید صاحب	اسلام آباد	20000
//	14806	سردار عمران صاحب	//	5000
//	14807	صدقات	راولپنڈی	19000
//	14808	عادل صاحب	//	500
//	14809	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	14810	گروپ کیپٹن ناصر ضیائی	//	10000
//	14811	ونگ کمانڈر اسلم صاحب	//	50000
//	14812	ڈاکٹر ازا	اسلام آباد	10000
//	14813	قیصر وحید صاحبان	//	2000
//	14814	احمد زبیر صاحب	//	455800

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
10مارچ25	14815	التفات رسول خان	اسلام آباد	30000
//	14816	شمائلہ فیصل صاحبہ	//	25000
//	14817	نگہت ماجد ملک صاحبہ	//	100000
//	14818	منسوخ	-	-
//	14819	ڈاکٹر مسرت علی خان	اسلام آباد	10000
//	14820	منسوخ	-	-
//	14821	زاہد نسیم اختر صاحب	اسلام آباد	30000
//	14822	میجر (ر) مطلوب احمد صاحب	//	5000
//	14823	سٹاف ماڈل سکول	//	16500
//	14824	غلام فاطمہ صاحبہ	//	10000
//	14825	ڈاکٹر فاطمہ کلیم صاحبہ	//	20000
//	14826	مسز طاہرہ کلیم صاحبہ	//	10000
//	14827	صدقات	//	60000
//	14828	عبدالصمد صاحب	راولپنڈی	60000
//	14829	اعجاز اسلم صاحب	//	20000
//	14830	محمد فیاض صاحب	//	30000
//	14831	اعجاز حسین رندھاوہ صاحب	//	200000
//	14832	عاقب انور صاحب	اسلام آباد	4000
//	14833	ردا فاطمہ عاقب صاحبہ	//	1000
//	14834	ڈاکٹر صفدر ملک صاحب	//	500
//	14835	ایک نیک دل انسان	//	500
//	14836	سیف انرجی لمیٹڈ	//	100000
//	14837	کامران سلیم صاحب	//	2500
//	14838	شاہد اسحاق صاحب	//	2500
11مارچ25	14839	ایک نیک دل خاتون	اسلام آباد	5000
//	14840	خرم ارشاد صاحب	راولپنڈی	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
11 مارچ 25	14841	مسٹر اینڈ مسز ہارون رشید	اسلام آباد	1000
//	14842	سہیل انجم صاحب	//	25000
//	14843	ماہ نور صاحبہ	//	12000
//	14844	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	14845	صائمہ مختیار صاحبہ	اسلام آباد	10000
//	14846	صدقات	راولپنڈی	30000
//	14847	ایک نیک دل خاتون	//	200000
//	14848	طاہرہ ریاض صاحبہ	//	5000
//	14849	عابد مظہر صاحب	//	6500
//	14850	محمد زاہد آزاد صاحب	کشمیر	100
//	14851	منیب عالم قریشی صاحب	راولپنڈی	30000
//	14852	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	14853	احمد سلیم صاحب	//	100000
//	14854	غلام سرور صاحب	//	500
//	14855	مسز عدیلہ عبدالباسط	//	15000
//	14856	مسز انیلہ عبدالشیخ	//	25000
//	14857	حسن محمد صاحب	//	5000
//	14858	لفٹی فاروق احمد خان صاحب	کراچی	200000
//	14859	آمدن بذریعہ گودام	راولپنڈی	1750
//	14860	جاوید اقبال صاحب	اسلام آباد	50000
//	14861	درخشاں انجم	//	25000
//	14862	محمد افضل بھٹی صاحب	//	50000
//	14863	مسز قاضی صغیر الحق صاحبہ	//	10000
//	14864	محمد زمرد خان صاحب	آزاد کشمیر	10000
//	14865	عفت لیاقت علی خان	چکوال	2000
//	14866	محمود اختر کیانی صاحب	راولپنڈی	500

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
11 مارچ 25	14867	تنویر حسین صاحب	راولپنڈی	7000
//	14868	ڈاکٹر زینب عباس مرزا	//	200000
//	14869	امین الدین صاحب	//	10000
//	14870	ثمن احمد صاحب	//	56000
//	14871	اخلاق احمد عباسی صاحب	آزاد کشمیر	1000
//	14872	ملک ضیاء صاحب	راولپنڈی	1000
//	14873	ابرار الحق صاحب	//	3000
//	14874	عمران صاحب	//	5000
//	14875	نعمان اسلم صاحب	//	25000
//	14876	ارسلان صاحب	//	10000
//	14877	صدقات	//	28000
12 مارچ 25	14878	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	14879	مسز محمد اشفاق صاحبہ	اسلام آباد	25000
//	14880	محمد اشفاق صاحب	//	10000
//	14881	ڈاکٹر اکرم شیخ صاحب	//	50000
//	14882	محمد ایوب صاحب	راولپنڈی	10000
//	14883	صدقات	//	4950
//	14884	اختر مسعود عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	14885	مسز زاہدہ وحید صاحبہ	راولپنڈی	50000
//	14886	مسز عابدہ جمشید برکی صاحبہ	//	50000
//	14887	زاہد محمود خلیل صاحب	//	40000
//	14888	صائمہ سمیع صاحبہ	//	20000
//	14889	جمیل اختر صاحب	//	5000
//	14890	روبینہ خاتون صاحبہ	//	100000
//	14891	روبینہ رشید صاحبہ	//	5000
//	14892	میاں عبدالمجید صاحب	//	10000

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
12مارچ25	14893	اقراء خان صاحبہ	اسلام آباد	30000
//	14894	مریم اعظم صاحب	//	25000
//	14895	حامد رحمٰن صاحب	//	6000
//	14896	معظمہ قدیر صاحبہ	//	20000
//	14897	منسوخ	-	-
//	14898	نائرہ قدیر صاحبہ	اسلام آباد	50000
//	14899	خورشید صاحب	//	10000
//	14900	فرقان الٰہی صاحب	راولپنڈی	10000
//	16001	حامد رشید صاحب	//	50000
//	16002	اشفاق حسین صاحب	//	5000
//	16003	حامد رشید صاحب	//	30000
//	16004	عزیز الہ ملک مرحوم	//	5000
//	16005	مسز راحت عزیز	//	5000
//	16006	رحمٰن الٰہی صاحب	//	5000
//	16007	سلمان الٰہی صاحب	//	5000
//	16008	جاوید خان صاحب	//	10000
//	16009	چوہدری طاہر محمود صاحب	اسلام آباد	10000
//	16010	عثمان یوسف مبین صاحب	//	50000
//	16011	ڈاکٹر زینب عباس مرزا	//	65000
//	16012	انور صاحب	//	2000
//	16013	مس فرزانہ صاحبہ	//	10000
//	16014	سٹاف گرلز سکول مندرہ	//	6300
//	16015	میجر ضیاء صاحب	اسلام آباد	5000
//	16016	مائرہ صاحبہ	//	10000
//	16017	رشید احمد صاحب	//	10000
//	16018	اعفان غازی صاحب	//	55000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
12مارچ25	16019	خواجہ ارشد صاحب	اسلام آباد	48500
//	16020	محمد دانیال شائق صاحب	//	40000
//	16021	مس ایس این عباسی	//	10000
//	16022	ابرار الحق صاحب	//	21000
//	16023	کرنل سعود صاحب	//	21000
13مارچ25	16024	مسٹر ایم اشفاق صاحب	راولپنڈی	8500
//	16025	مبین صاحب	//	3000
//	16026	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	16027	ایک نیک دل انسان	//	2000
//	16028	محمد افضل صاحب	اسلام آباد	50000
//	16029	ایک نیک دل انسان	//	500
//	16030	عمر قریشی صاحب	//	10000
//	16031	خورشید صاحب	//	25000
//	16032	ڈاکٹر قمر ضیاء صاحب	//	3000
//	16033	ارشد محمود صاحب	//	820
//	16034	طالب حسین صاحب	//	6000000
//	16035	سارہ خان صاحبہ	//	5000
//	16036	صدقات	راولپنڈی	2830
//	16037	چوہدری شاہد صاحب	//	1000
//	16038	بشارت جاوید صاحب	اسلام آباد	2500
//	16039	صدقات	//	4250
//	16040	عرفان صاحب	//	1000
//	16041	میجر نوید فاروقی صاحب	راولپنڈی	10000
//	16042	صدقات	//	2830
//	16043	خالد فضل صاحب	//	100000
//	16044	لیاقت محبوب صاحب	//	10000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
13 مارچ 25	16045	صدقات	راولپنڈی	25000
//	16046	صدقات	//	20000
14 مارچ 25	16047	نیک آدمی	//	5000
//	16048	صدقات	//	3000
//	16049	محمد حنیف صاحب	//	10000
//	16050	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	16051	ظہیرالدین بابر صاحب	اسلام آباد	100000
//	16052	پروفیسر ڈاکٹر ریاض صاحب	راولپنڈی	50000
//	16053	محمد رشید صاحب	//	1000
//	16054	ڈاکٹر دانیال حسن صاحب	//	56000
//	16055	سید عثمان احمد صاحب	//	6000
//	16056	گروپ کیپٹن (ر) پرویز اختر	//	1300
//	16057	محمد عمر خان صاحب	//	40000
//	16058	محمد عمر خان صاحب	//	20000
//	16059	محمد عمر خان صاحب	//	50000
//	16060	محمد سعید خٹک صاحب	//	5000
//	16061	محمد امین سعید صاحب	اسلام آباد	25000
//	16062	رضی الرحمٰن صاحب	راولپنڈی	2000
//	16063	مہران ۳۴۴	//	500
//	16064	جواد بیگ، حمزہ بیگ، یوسف بیگ	//	500
//	16065	ارشد ایوب صاحب	//	5000
//	16066	رضوان عثمان صاحب	//	10000
//	16067	شہزاد اصغر صاحب	//	5000
//	16068	زبردست بٹر فلائی	//	10000
//	16069	محمد ارشاد صاحب	//	2100
//	16070	محمد خالد صاحب	اسلام آباد	1000000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
15 مارچ 25	16071	راشدہ عباسی صاحب	اسلام آباد	15000
//	16072	فراست علی صاحب	//	50000
//	16073	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	16074	کیپٹن زاہد محمود رحمٰن بروله	اسلام آباد	100000
//	16075	منسوخ	-	-
//	16076	طارق صاحب	اسلام آباد	1000
//	16077	مقبول صاحب	//	20000
//	16078	سوئی کیبن لنک	//	5000
//	16079	کیبن لنک	//	5000
//	16080	قیصر اعظم صاحب	//	25000
//	16081	محمد اقبال صاحب	//	15000
//	16082	شاہد سہیل صاحب	//	5000
//	16083	سلمان آغا صاحب	//	1000
//	16084	خورشید قریشی صاحب	//	10000
//	16085	نصیراللہ اعوان صاحب	//	6000
//	16086	شاہد فاروق صاحب	//	1200
//	16087	محمد اسماعیل صاحب	//	1000
//	16088	عابد محمود صاحب	//	2000
//	16089	احمد حسین باجوہ صاحب	//	5000
//	16090	انور صاحب	جرمنی	20000
//	16091	سعید صاحب	راولپنڈی	12000
//	16092	صدقات	//	600
//	16093	۵۷۴	//	20000
//	16094	مسٹر اینڈ مسز عمر قریشی	//	5000
//	16095	مسٹر اینڈ مسز شفیع بیگ	//	3000
//	16096	محمد یوسف صاحب	//	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
15مارچ25	16097	اسلم صاحب	راولپنڈی	5000
//	16098	محمد اشرف صاحب	//	25000
//	16099	محمد اشرف صاحب	//	2000
//	16100	مسز قیصر صاحبہ	//	3000
//	16101	راجا محمد بنارس	//	5000
//	16102	ظفر فاروق ملک صاحب	سیالکوٹ	1000
//	16103	فرید احمد مغل صاحب	سندھ	20000
//	16104	فرید احمد مغل صاحب	//	5000
//	16105	صدقات	راولپنڈی	2100
//	16106	مسز اشرف صاحبہ	//	15000
//	16107	جمیل افضل صاحب	//	20000
//	16108	نایاب عزیز	اسلام آباد	20000
//	16109	عائشہ شوکت صاحبہ	//	10000
//	16110	عابدہ شوکت صاحبہ	//	100000
//	16111	مسماۃ مختار نذیر مغل	//	5000
//	16112	صدقات	//	51000
//	16113	صدقات	//	38500
//	16114	عثمان زین صاحب	//	50000
//	16115	ایک نیک دل انسان	//	1000
//	16116	صبیحہ	//	13500
//	16117	بابر اقبال صاحب	لاہور	2000
//	16118	عائشہ بابر صاحبہ	//	2000
//	16119	عامر شہزاد صاحب	راولپنڈی	5000
//	16120	مجلہ بابر صاحبہ	لاہور	2000
//	16121	مصطفیٰ بابر صاحب	//	2000
//	16122	عذرا اقبال صاحبہ	//	2000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
15مارچ25	16123	محمد اقبال صاحب	لاہور	2000
//	16124	سیف جمیل صاحب	راولپنڈی	10000
//	16125	شیخ سلیم صاحب	//	10000
//	16126	مسز غلام مصطفیٰ صاحبہ	//	50000
//	16127	امجد مصطفیٰ صاحب	//	50000
16مارچ25	16128	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	16129	صدقات	//	2830
//	16130	ڈاکٹر عنبرین احمد صاحبہ	اسلام آباد	150000
//	16131	ابرار صاحب	//	2500
//	16132	سلیمان احمد صاحب	//	100000
//	16133	سدرہ صاحبہ	//	100000
//	16134	بحرونی	//	100000
//	16135	نصراللہ خان صاحب	//	5000
//	16136	سردار وقاص صاحب	//	40000
//	16137	پرویز احمد صاحب	//	10000
//	16138	صفیع حسن صاحب	//	2000
//	16139	مظہر زیدی صاحب	//	6600
//	16140	مظہر زیدی صاحب	//	5400
//	16141	سعد صاحب	//	5600
//	16142	عبدالرزاق صاحب	//	380
//	16143	ملک امجد صاحب	راولپنڈی	5000
//	16144	نصیر احمد صاحب	اسلام آباد	30000
//	16145	فریدہ قیوم صاحبہ	//	15000
//	16146	اسماء ساجد صاحبہ	//	10000
//	16147	ارسلان سعید صاحب	//	15000
//	16148	اشفاق محمود صاحب	//	15000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
16 مارچ 25	16149	نوشین اشفاق صاحبہ	اسلام آباد	6000
//	16150	متین صاحب	//	15000
//	16151	محمد عبدالباسط صاحب	//	24000
//	16152	مسز شاہد صاحب	//	15000
//	16153	فوزیہ بیگم صاحبہ	//	1000
17 مارچ 25	16154	سعد ارشد صاحب	اسلام آباد	2500
//	16155	فہیم احمد صاحب	//	250000
//	16156	سلیم کیانی صاحب	راولپنڈی	5000
//	16157	ظفراتا	//	25000
//	16158	صدقات	//	18000
//	16159	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	16160	ڈاکٹر مہرین مسعود	//	14000
//	16161	برائے ایصال ثواب والدین	//	2000
//	16162	اورنگزیب سنری	//	200
//	16163	ایک نیک دل انسان	//	500
//	16164	محمد عثمان صاحب	//	2000
//	16165	سید دبیر الحسن شاہ صاحب	اسلام آباد	50000
//	16166	ناظم الدین صاحب	//	10000
//	16167	محمد جاوید صاحب	//	41000
//	16168	زاہدہ عاقب	//	5000
//	16169	عاقب انور صاحب	//	6000
//	16170	مسز شہناز شریف ہاشمی	//	50000
//	16171	صدقات	//	5660
//	16172	سید اظہر حسین شاہ صاحب	کشمیر	2500
//	16173	سید صغیر حسین شاہ صاحب	//	5000
//	16174	سیدہ فاطمہ بتول صاحبہ	//	5000
17 مارچ 25	16175	محمد سعید صاحب	کشمیر	6000
//	16176	تیمور السلام صاحب	//	20000
//	16177	فیاض قدیر صاحب	اسلام آباد	40000
//	16178	خالدہ بیگم صاحبہ	//	10000
//	16179	محمد اشرف صاحب	//	25000
//	16180	ارسلان محبوب صاحب	//	7000
//	16181	دانش حنیف صاحب	راولپنڈی	30000
//	16182	امتیاز ماجد صاحب	//	15000
//	16183	افتخار حسین صاحب	//	2000
//	16184	عاطف حسین صاحب	//	1000
//	16185	صدقات	//	40000
//	16186	Aeo Paksitan	اسلام آباد	500000
//	16187	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	16188	عاصم مسعود اقبال صاحب	//	100000
//	16189	سلمیٰ مسعود صاحبہ	//	10000
//	16190	شاہد شکور صاحب	//	100000
//	16191	علی ملک صاحب	اسلام آباد	15000
//	16192	طاہر صاحب	//	10000
18 مارچ 25	16193	مسز راشد صاحبہ	//	35000
//	16194	مسز راشد صاحبہ	//	5000
//	16195	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	16196	حفیظ احمد صاحب	//	2600
//	16197	محمد سلیم صاحب	اسلام آباد	12000
//	16198	بلال صاحب	//	5000
//	16199	سلیم احمد صاحب	راولپنڈی	30000
//	16200	منیر احمد صاحب	اسلام آباد	50000

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
18مارچ25	16201	مسز دردانہ اسرار صاحبہ	اسلام آباد	5000
//	16202	امجد سعید صاحب	//	5000
//	16203	صدقات	//	600
//	16204	سعد ایوب صاحب	//	10000
//	16205	خرم شہزاد صاحب	واہ کینٹ	2000
//	16206	حفیظ اللہ صاحب	اسلام آباد	25000
//	16207	صدقات	//	7900
//	16208	شمیم اے خان محمد یامین	//	50000
//	16209	انجم لطیف	//	40000
//	16210	سرفراز صاحب	//	1000
//	16211	نسیم اختر	//	10000
//	16212	نعمہ سعید صاحبہ	//	21000
//	16213	ظفر اقبال صاحب	//	20000
//	16214	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	16215	رضیہ بیگم صاحبہ	//	1000
//	16216	ملک نوید صاحب	اسلام آباد	500
//	16217	زاہد رضا صاحب	//	500
//	16218	غزالہ الطاف صاحبہ	//	10000
//	16219	ذیشان رحمان خٹک	//	100000
//	16220	ہمایوں ملک صاحب	//	10000
19مارچ25	16221	ایک نیک بندہ	اسلام آباد	5000
//	16222	طارق محمود بیگ و فیملی	راولپنڈی	100
//	16223	تجمل حسین صاحب	اسلام آباد	20000
//	16224	تجمل حسین صاحب	//	1100
//	16225	ثاقب قدوس ملک صاحب	راولپنڈی	12000
//	16226	کراؤن آٹوز	اسلام آباد	100

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
19مارچ25	16227	مسز کرنل کھوکھر صاحبہ	راولپنڈی	15000
//	16228	وسیم احمد صاحب	اسلام آباد	20000
//	16229	محمد عثمان عمر صاحب	راولپنڈی	200000
//	16230	ڈاکٹر عائشہ صاحبہ	اسلام آباد	200000
//	16231	نجم الثاقب	راولپنڈی	10000
//	16232	جمشید علی صاحب	اسلام آباد	500000
//	16233	مسز خالد وحید صاحبہ	راولپنڈی	10000
//	16234	ایوب صاحب	اسلام آباد	15000
//	16235	ڈاکٹر قمر ضیاء صاحب	//	2000
//	16236	نوید صاحب	//	2000
//	16237	فرحت افزاء بخاری	//	50000
//	16238	خلیل الرحمن صاحب	اسلام آباد	40000
//	16239	محمد حسین صاحب	راولپنڈی	30000
//	16240	معانیہ خاطہ	اسلام آباد	10000
//	16241	ہالر جمشید	راولپنڈی	70000
//	16242	سلیمان صاحب	//	50000
//	16243	مسرت افسر	لندن	10000
//	16244	جمشید علی صاحب	اسلام آباد	1000000
//	16245	-	//	11000
//	16246	محمد بشارت صاحب	راولپنڈی	30000
//	16247	خورشید بیگم صاحبہ	//	10000
//	16248	محمد رفیق راٹھور صاحب	اسلام آباد	60000
//	16249	ارشاد احمد شیخ صاحب	راولپنڈی	20000
//	16250	محمد حسن علی ابراہیم صاحب	//	100
//	16251	جمشید علی صاحب	//	40000
//	16252	اعصام الحق صاحب	//	1000

CamScanner

تاریخ	رسید نمبر	نام	مقام	رقم/روپے
مارچ 25	16253	نعیم اکرم قریشی صاحب	راولپنڈی	25000
//	16254	مسز ابراہیم صاحبہ	//	165000
//	16255	ولید پرویز صاحب	اسلام آباد	5000
مارچ 25	16256	طارق محمود بیگ صاحب	راولپنڈی	100
//	16257	محمد نوید صاحب	گجر خان	5000
//	16258	حاجی انور صاحب	اسلام آباد	3000
//	16259	طارق صاحب	راولپنڈی	7100
//	16260	معین صاحب	اسلام آباد	100000
//	16261	پروفیسر رفیق احمد چوہان	راولپنڈی	100000
//	16262	اسداللہ صاحب	//	40000
//	16263	حامد علی صاحب	اسلام آباد	10000
//	16264	عبدالمجید بٹ صاحب	راولپنڈی	3000
//	16265	ایک نیک بندہ	//	450
//	16266	رحمت خان صاحب	اسلام آباد	25000
//	16267	آمدن بذریعہ سٹیشنری سٹور	//	16040
//	16268	شمیم اے خان	راولپنڈی	50000
//	16269	عابد صاحب	//	20000
//	16270	شاہد ناہد کامران	اسلام آباد	1000
//	16271	خواجہ فیاض صاحب	//	20000
//	16272	عبدالرشید کیانی صاحب	راولپنڈی	20000
//	16273	خلیل الرحمٰن صاحب	//	1100
//	16274	خان صاحب	//	10000
//	16275	صائمہ رؤف صاحبہ	//	10000
//	16276	صدقات	//	29500
//	16277	ساجد صاحب	اسلام آباد	8000
//	16278	عمر قیوم صاحب	//	6000
20 مارچ 25	16279	عدنان صاحب	راولپنڈی	2000
//	16280	امیر زیب صاحب	اسلام آباد	12000
//	16281	ڈاکٹر عرفان مسعود صاحب	//	50000
//	16282	محمد بشارت صاحب	//	20000
//	16283	صدقات	//	7100
21 مارچ 25	16284	آسیہ خاتون صاحبہ	اسلام آباد	20000
//	16285	پیرزادہ عبدالقدوسی صاحب	راولپنڈی	5000
//	16286	طارق محمود بیگ صاحب	//	100
//	16287	طالب حسین ستی صاحب	//	30000
//	16288	عبدالجبار صاحب	اسلام آباد	1500
//	16289	اختر مسعود عباسی صاحب	//	15000
//	16290	احمد علی صاحب	//	7000
//	16291	والدین اختر علی	//	2000
//	16292	اسامہ صاحب	راولپنڈی	2000
//	16293	محمد صالحین مغل صاحب	اسلام آباد	100000
//	16294	بریگیڈیئر محمد عرفان نوید	//	75000
//	16295	لیفٹننٹ کرنل خالد محمود	//	50000
//	16296	مسز نجمہ اکرم صاحبہ	//	50000
//	16297	عبدالواحد صاحب	//	20000
//	16298	محمد حسن ابراہیم صاحب	راولپنڈی	100
//	16299	عائشہ کاشف صاحبہ	//	15000
//	16300	کموڈور عبدالقیوم صاحب	اسلام آباد	200000
//	16301	کاوش	راولپنڈی	1500
//	16302	رضی الرحمان صاحب	//	2000
//	16303	مسٹر اینڈ مسز جنید	//	100
		(جاری)		

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(سورۃ المنافقون)

اور تم اس (مال) میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے پھر وہ کہنے لگے: اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کی مہلت اور کیوں نہ دے دی کہ میں صدقہ وخیرات کر لیتا اور نیکوکاروں میں سے ہو جاتا۔ (آیت: 63:10)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لوگو! صدقہ کرو کیونکہ تم پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لیے ہوئے پھرے گا مگر اسے کوئی شخص ایسا نہیں ملے گا جو اس کو قبول کرے، جسے دینے لگے گا وہ جواب دے گا: اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا لیکن آج تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں'' (صحیح البخاری: 1411)

ادارہ کے لیے امداد، خیرات، صدقات وزکوۃ کی رقوم مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر میں بھی جمع کرائی جاسکتی ہیں

ALLIED BANK LIMITED

Swift Code

ABPAPKKA

Account No: 0010014045790013

IBAN

PK 65 ABPA 0010014045790013

Branch Code 0339

Account Title

ANJUMAN FAIZ-UL-ISLAM

MCB BANK LIMITED

Swift Code

MUCBPKKA

Account No: 0046702010017539

IBAN

PK 25 MUCB 0046702010017539

Branch Code 0467

Account Title

APNA GHAR ANJUMAN FAIZ-UL-ISLAM

یوم تاسیس انجمن و یوم اقبال کے موقع پر فیض آباد کیمپس میں منعقدہ تقریب جس میں سابق صوبائی وزیر صحت ڈاکٹر جمال ناصر نے مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کی۔ اس موقع پر صدر انجمن اور دیگر عہدیداران و سماجی شخصیات بھی موجود تھے۔

Monthly Faiz ul Islam (Reg #. NPR-043)

پاکستان کا سب سے قدیم یتیم، بے سہارا
اور غریب بچوں کا پرورش کنندہ ادارہ
جہاں بچوں کی رہائش
تعلیم و دینی تربیت کا بندوبست کیا جاتا ہے

1943 میں بانیِ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی ہدایت پر قائم شدہ

انجمن فیض الاسلام (رجسٹرڈ) راولپنڈی

کے یتیم، بے سہارا اور مستحق بچوں کی کفالت اور تعلیم و تربیت کیلئے

قربانی کی کھالیں انجمن فیض الاسلام کو دے کر اپنی قربانی کو افضل و مقبول بنائیں

ضرورت پڑنے پر ان نمبروں پر کال کر کے
ہمارے رضا کار کو طلب فرمائیں

فیض آباد **051-4575687-88 / 0344-0553201**

ٹرنک بازار 051-5532909-5772909
0345-2958201,0316-8425446
0300-5119981

مندرہ کیمپس 051-3591705
0300-5185202

پکا کھوہ 0321-5617483

دوبیرن کلاں 0300-5122147

CS CamScanner